صبح صادق	04:37
طلوع آفتاب	06:00
زوال آفتاب	12:38
غروب آفتاب	07:16

آج کی حدیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ''مجھ پر وہ تین لوگ بھی پیش کئے گئے جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ لوگ بھی پیش کئے گئے جو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوں گے وہ تین لوگ جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے وہ یہ ہوں گے (۱) شہید (۲) وہ غلام جو اپنے رب کی بھی بہترین عبادت کرے اور اپنے آقا کی بھی خدمت کرے۔

روزنامہ ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAIRAABTA

JANATA AUTO

CONTACT : 9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 167, Tuesday- 16 June, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر: ۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۶۷ ۞ منگل، ۱۶/جون، ۲۰۲۶، ۲۹/ذی الحجہ ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴/روپے، صفحات: ۸

روس کا یوکرین پر بڑا حملہ، مذہبی مقام میں لگی آگ

بمباری کی زد میں آئے رہائشی علاقے، ۵/افراد کی موت، یوکرینی وزیر داخلہ کے مطابق خارکیف میں روسی حملے کے بعد لگی آگ کو بجھانے پہنچنے والے امدادی کارکن دوسرے حملے کی زد میں آگئے۔ اس حملے میں ۵/امدادی کارکنان کی موت ہوگئی۔

گزشتہ تین سالوں سے جاری روس-یوکرین جنگ کے درمیان پیر کے روز روس نے یوکرین پر بڑے پیمانے پر حملہ کیا، جس میں راجدھانی کیف اور خارکیف سب سے زیادہ متاثر رہے۔ اس حملے میں خارکیف میں 5 امدادی کارکنان کی موت ہوگئی، جبکہ کیف میں کم از کم 13 لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ حملے کے دوران کئی رہائشی عمارتوں، بازاروں اور شہری ٹھکانوں کو نقصان پہنچا۔ سب سے شدید نقصان یوکرین کے سب سے اہم مذہبی اور تاریخی مقامات میں سے ایک 'کیف-پیچیرسک لاورا' کو ہوا، جہاں شدید آگ لگ گئی۔ یوکرینی حکام نے روس پر جان بوجھ کر شہری ٹھکانوں اور ثقافتی ورثے کو نشانہ بنانے کا الزام عائد کیا ہے۔ یوکرین کے وزیر داخلہ اہور کلائمینکو کے مطابق خارکیف میں روسی حملے کے بعد لگی آگ کو بجھانے پہنچنے والے امدادی کارکن دوسرے حملے کی زد میں آگئے۔ اس حملے میں 5 امدادی کارکنان کی موت ہوگئی، جبکہ کم از کم 5 دیگر ہنگامی خدمات کے اہلکار زخمی ہوگئے۔ حکام کا کہنا ہے کہ یہ حملہ ایسے وقت میں کیا گیا جب امدادی اور بچاؤ کا کام جاری تھا۔ یوکرینی انتظامیہ نے اسے انتہائی سنگین اور تشویشناک واقعہ قرار دیا ہے۔ دوسری جانب راجدھانی کیف میں بھی بیلسٹک میزائلوں اور 'شاہد' ڈرونز کے ذریعے کئی حملے کیے گئے، جس کے بعد لوگوں کو زیر زمین پناہ گاہوں میں جانا پڑا۔ کیف سٹی ملٹری ایڈمنسٹریشن کے سربراہ تیمور تکاچینکو نے دعویٰ کیا کہ روس نے جان بوجھ کر رہائشی علاقوں کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے بتایا کہ شیوچینکیوسکی ضلع میں 30 منٹ کے اندر 5 حملے ہوئے، جن میں ایک 25 منزلہ اپارٹمنٹ کی عمارت کو شدید نقصان پہنچا۔ اس کے علاوہ ایک بازار اور گروسری اسٹور میں بھی آگ لگ گئی۔ اوبولونسکی ضلع میں ایک 9 منزلہ رہائشی عمارت براہ راست حملے کی زد میں آئی۔ حکام کے مطابق ان حملوں میں ایک بچہ سمیت 13 افراد کو طبی امداد کی ضرورت پڑی۔ یوکرین کا الزام ہے کہ ان حملوں کا مقصد شہریوں میں خوف و ہراس پیدا کرنا اور بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچانا تھا۔ روسی حملے میں 'کیف-پیچیرسک لاورا' کمپلیکس کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ یہ یوکرین کے قدیم ترین اور اہم ترین عیسائی مذہبی مقامات میں سے ایک ہے۔ حملے کے دوران ڈورمیشن کیتھڈرل کی چھت میں آگ لگ گئی۔ یوکرین کے آرتھوڈوکس چرچ کے سربراہ میٹروپولیٹن اپی فینیئس نے اس حملے کی مذمت کرتے ہوئے اسے انسانیت، تاریخ اور عیسائیت کے خلاف جرم قرار دیا۔ 11ویں سے 19ویں صدی کے درمیان تعمیر ہونے والا یہ کمپلیکس یونیسکو کے عالمی ثقافتی ورثے کی فہرست میں شامل ہے۔ یہاں واقع چرچ، خانقاہیں اور زیر زمین غاریں صدیوں سے زائرین اور سیاحوں کی توجہ کا مرکز رہی ہیں۔ یوکرینی حکام کا کہنا ہے کہ اس مقام کو پہنچنے والا نقصان نہ صرف یوکرین بلکہ عالمی ثقافتی ورثے کے لیے بھی ایک بڑا جھٹکا ہے۔

کئی نکات کو حتمی شکل دیا جانا ابھی باقی

امریکہ-ایران معاہدہ پر دستخط سے عین قبل جے ڈی وینس کا انکشاف

امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے امریکہ اور ایران کے درمیان ہونے والے معاہدہ سے متعلق یہ بیان دے کر سبھی کو حیران کر دیا ہے کہ مجوزہ معاہدہ میں ابھی کئی اہم نکات پر کام کیا جانا باقی ہے۔ امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے پیر (15 جون) کو مغربی ایشیا میں ایران کے ساتھ جاری تنازعہ کے خاتمہ اور مکمل امن کی بحالی کے لیے ہونے والے معاہدے کا اعلان کر دیا۔ ٹرمپ نے کہا کہ ایران کے ساتھ جمعہ (19 جون) کو سوئٹزرلینڈ میں امن معاہدے کے میمورینڈم پر دستخط کیے جائیں گے۔ اس دوران امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے امریکہ اور ایران کے درمیان ہونے والے معاہدے کے حوالے سے ایک اہم بیان دے کر سبھی کو حیران کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مجوزہ معاہدے کے سلسلے میں ابھی کئی اہم نکات پر کام کیا جانا باقی ہے۔ دونوں فریقوں کے درمیان کئی ایسے معاملات ہیں جنہیں ابھی حتمی شکل نہیں دی گئی ہے۔ 'سی این بی سی' کو دیے گئے ایک انٹرویو میں امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے کہا کہ ''آنے والے دنوں میں یہ واضح ہو جائے گا کہ تہران کن معاملات پر رعایت دینے کے لیے تیار ہے۔'' انہوں نے اشارہ دیا کہ مذاکراتی عمل اب بھی جاری ہے اور دونوں فریقوں کے درمیان کئی اہم پہلوؤں پر گفتگو ہونا باقی ہے۔ اس دوران جب امریکی نائب صدر سے جمعہ (19 جون) کو مجوزہ معاہدے پر دستخط کے لیے منعقد ہونے والی تقریب میں ایران کی جانب سے نمائندگی کے بارے میں سوال کیا گیا، تو وینس نے کہا کہ ہمیں امید ہے ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر (محمد باقر قالیباف)، وزیر خارجہ (سید عباس عراقچی) اور دیگر سینئر عہدیدار موجود ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ''ہمیں امید ہے دستخطی تقریب میں ایران کے نمائندوں کا مکمل وفد شریک ہوگا۔'' واضح رہے کہ امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے جب ایران کے ساتھ مجوزہ معاہدے پر اتفاقِ رائے کا اعلان کیا تو انہوں نے آبنائے ہرمز کے بارے میں بھی ایک اہم بیان دیا۔ انہوں نے 'ٹروتھ سوشل' پر اپنی پوسٹ میں کہا کہ ''میں آبنائے ہرمز سے امریکی بحریہ کی ناکہ بندی مکمل طور پر ہٹانے اور آبنائے ہرمز میں بغیر کسی ٹول کے آزادانہ بحری آمد و رفت کی اجازت دیتا ہوں۔'' اس معاملے میں فی الحال ایران کی طرف سے کوئی رد عمل سامنے نہیں آیا ہے۔ حالانکہ 'بمکو' نے اب بھی آبنائے ہرمز کو خطرناک گزرگاہ بتایا ہے۔ اپنے بیان میں اس نے کہا ہے کہ کچھ معاملے واضح نہیں کیے گئے ہیں، جس سے جہازوں کے لیے اب بھی ہرمز سے گزرنا جوکھم بھرا ہے۔

آبنائے ہرمز سے جہازوں کا گزرنا اب بھی جوکھم بھرا

بین الاقوامی کونسل 'بمکو' نے جاری کیا الرٹ

بالٹک اینڈ انٹرنیشنل میری ٹائم کونسل (بمکو) نے الرٹ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ کل رات ہوئے امن معاہدہ کے باوجود آبنائے ہرمز سے جہازوں کا گزرنا اب بھی جوکھم بھرا ہے۔ دنیا کے سب سے بڑے انٹرنیشنل شپنگ ایسوسی ایشن بالٹک اینڈ انٹرنیشنل میری ٹائم کونسل (بمکو-بی آئی ایم سی او) نے آبنائے ہرمز سے متعلق ایک الرٹ جاری کیا ہے۔ یہ الرٹ آبنائے ہرمز سے گزرنے والے جہازوں سے متعلق ہے۔ کونسل کا کہنا ہے کہ گزشتہ شب ہوئے امن معاہدہ کے باوجود آبنائے ہرمز سے جہازوں کا گزرنا جوکھم بھرا ہے۔ بمکو کا کہنا ہے کہ امریکہ اور ایران کے بیانات ابھی واضح نہیں ہیں۔ ان میں وقت اور محفوظ راستوں جیسی اہم باتوں کے بارے میں موافق جانکاری نہیں دی گئی ہے۔ بمکو نے اس بارے میں اپنا نظریہ سامنے رکھتے ہوئے کہا ہے کہ ''جانکاری کی کمی اور بہت زیادہ امید پیدا کرنے والی یقین دہانیوں کو دیکھتے ہوئے ہمارا ماننا ہے کہ شپنگ انڈسٹری کے لیے سکیورٹی کی حالت اب بھی غیر مستحکم بنی ہوئی ہے۔'' سامنے آرہی خبروں کے مطابق امن معاہدہ کے مسودہ میں ایران کی تیل برآمدگی پر عائد پابندیوں میں عارضی چھوٹ ملے گی۔ اس کے علاوہ امریکہ 25 ارب ڈالر کی منجمد ایرانی ملکیتوں کو بھی جاری کرسکتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ آبنائے ہرمز سے ایل این جی کی آمد و رفت پھر سے شروع ہونے کے بعد مارچ سے یوروپ اور ایشیا میں گیس کی بڑھی ہوئی قیمتوں اور سپلائی کی قلت سے بڑی راحت ملے گی۔ اسی کے سبب خام تیل کے بازار میں بھی گراوٹ آئی اور برینٹ کروڈ ابتدائی کاروبار میں 4 فیصد سے زیادہ ٹوٹ گیا۔ واضح رہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان معاہدہ طے پانے کی خبر سب سے پہلے پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف نے دی۔ بعدازاں امریکی صدر ٹرمپ نے سوشل میڈیا ٹروتھ پر اس سے متعلق ایک بیان شیئر کیا۔ اس میں انھوں نے کہا کہ ''ایران اور ایران کے درمیان معاہدہ ہوگیا ہے۔'' اس کے بعد ایران کے نائب وزیر خارجہ نے اس معاہدہ سے متعلق تصدیق کی۔ گزشتہ 107 دنوں سے امریکہ اور ایران کے درمیان فوجی جدوجہد، مذاکرہ، جنگ بندی اور سفارتی کوششوں کے بعد اب امن معاہدہ پر دستخط کی راہ ہموار ہونے سے پوری دنیا نے راحت کی سانس لی ہے۔

امریکہ سے معافی مانگنے کہا جائے'، امریکی حملہ میں

۳/ہندوستانی ملاحوں کی ہلاکت پر کانگریس کا مودی حکومت سے مطالبہ

خلیج عمان میں ایک جہاز پر امریکی فوج کے حملہ میں 3 ہندوستانی ملاحوں کی ہلاکت کے معاملہ پر کانگریس نے مطالبہ کیا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی اپنی خاموشی توڑیں، قوم سے خطاب کریں اور غمزدہ خاندانوں سے خود بات کر کے انہیں انصاف کی یقین دہانی کرائیں۔ پارٹی نے کہا ہے کہ مودی حکومت امریکہ کے سامنے سخت احتجاج درج کراتے ہوئے اس سے عوامی طور پر معافی مانگنے کا مطالبہ کرے۔ ساتھ ہی متاثرہ خاندانوں کو معاوضہ دینے اور خطے میں خدمات انجام دے رہے تمام ہندوستانی ملاحوں کی سلامتی کی ضمانت بھی طلب کرے۔ کانگریس دفتر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کانگریس کے سوشل میڈیا شعبہ کی چیئرپرسن سپریا شرینیت نے مذکورہ مطالبات سامنے رکھے۔ ساتھ ہی یہ مطالبہ بھی کیا کہ سمندری علاقوں اور تنازعات سے متاثرہ خطوں میں کام کرنے والے ہندوستانی شہریوں کی سلامتی کے انتظامات کا فوری طور پر جامع جائزہ لیا جائے اور ضرورت پڑنے پر انہیں محفوظ طریقے سے وطن واپس لایا جائے۔ اس کے علاوہ انہوں نے شہریوں کی سلامتی یقینی بنانے میں ہندوستان کی خارجہ پالیسی کی ناکامی پر پارلیمنٹ میں بحث کرانے کا بھی مطالبہ کیا۔ سپریا شرینیت نے امریکی حملہ میں جان گنوانے والے آدتیہ شرما (ہماچل پردیش)، شیوانند چورسیا (اتر پردیش) اور پٹنالا سریش (آندھرا پردیش) کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اس نہایت حساس معاملے پر خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں اور ان کا یہ بزدلانہ رویہ ناکام خارجہ پالیسی کا زندہ ثبوت ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ مغربی ایشیا میں جاری جنگ سے ہندوستان کا کوئی براہ راست تعلق نہیں ہے، اس کے باوجود امریکہ نے ہندوستانی شہریوں پر حملہ کرنے کی جسارت کی۔ کانگریس لیڈر نے پی ایم مودی کے فرانس دورہ اور امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ساتھ ان کے تعلقات پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانیوں کو مارنے والا وزیر اعظم کا 'ڈیئر فرینڈ ٹرمپ' ہے۔ امریکہ کو معلوم تھا کہ جہاز پر ہندوستانی سوار ہیں، اس کے باوجود حملہ کیا گیا اور ہندوستانی شہری مارے گئے، لیکن وزیر اعظم اس سب سے بے پرواہ ہوکر بیرون ملک رقص و موسیقی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ سپریا شرینیت کا کہنا ہے کہ آزاد ہندوستان کی تاریخ میں پہلی بار ملک کی خودمختاری اور آزادی پر اس طرح حملہ ہوا ہے۔ امریکہ منمانی کر رہا ہے، لیکن نریندر مودی بولنے کی ہمت نہیں جٹا پا رہے ہیں۔

وزیر اعظم مودی کا تاریخی دورۂ سلوواکیہ

یورپ میں بھارت کا نیا دفاعی شراکت دار بننے کی راہ ہموار

براٹسلاوا/نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی کے سلوواکی کے تاریخی دورے کو بھارت اور سلوواکیہ کے تعلقات میں ایک نئے باب کے آغاز کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ یہ دورہ نہ صرف سفارتی اور اقتصادی تعلقات کو مضبوط کرے گا بلکہ سلوواکی کو یورپ میں بھارت کے ایک اہم دفاعی شراکت دار کے طور پر بھی ابھار سکتا ہے۔ سلوواکی یورپ کی ان چند ریاستوں میں شامل ہے جن کے پاس دفاعی ساز و سامان کی تیاری، فوجی ٹیکنالوجی، آرٹلری سسٹمز، فضائی دفاع اور جدید انجینئرنگ کے شعبوں میں مضبوط صلاحیت موجود ہے۔ ماہرین کے مطابق بھارت کی ''میک ان انڈیا'' اور دفاعی خود انحصاری کی پالیسی کے تناظر میں سلوواکی کمپنیوں کے ساتھ اشتراک دونوں ممالک کے لیے فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے۔ دفاعی ماہرین کا کہنا ہے کہ روس یوکرین جنگ کے بعد یورپی ممالک اپنی دفاعی صنعتوں کو وسعت دے رہے ہیں، جبکہ بھارت بھی جدید دفاعی ٹیکنالوجی، مشترکہ پیداوار اور سپلائی چین کے تنوع پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہے۔ ایسے میں سلوواکی اور بھارت کے درمیان دفاعی تعاون کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ توقع کی جا رہی ہے کہ دونوں ممالک دفاعی صنعت، جدید ٹیکنالوجی، سائبر سکیورٹی، مصنوعی ذہانت، خلائی تعاون اور صنعتی شراکت داری جیسے شعبوں میں تعاون بڑھانے پر بھی بات چیت کریں گے۔ ماہرین کے مطابق سلوواکی وسطی یورپ میں اپنی جغرافیائی اہمیت کے باعث بھارتی کمپنیوں کے لیے یورپی منڈیوں تک رسائی کا ایک مؤثر دروازہ بھی بن سکتا ہے۔ وزیر اعظم مودی کا یہ دورہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب بھارت یورپ کے ساتھ اپنے تعلقات کو مزید وسعت دے رہا ہے اور دفاعی و تزویراتی شراکت داریوں کو نئی جہت دے رہا ہے۔ حالیہ برسوں میں بھارت نے فرانس، یونان، پولینڈ اور دیگر یورپی ممالک کے ساتھ دفاعی تعاون کو فروغ دیا ہے، جبکہ یورپی یونین اور بھارت کے درمیان سکیورٹی و دفاعی شراکت داری بھی مزید مضبوط ہوئی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق اگر بھارت اور سلوواکی کے درمیان دفاعی تعاون کے منصوبے عملی شکل اختیار کرتے ہیں تو سلوواکی مستقبل میں بھارت کا ایک اہم یورپی دفاعی شراکت دار بن سکتا ہے۔

برطانیہ میں ۱۶/سال سے کم عمر بچوں کیلئے سوشل میڈیا پر عائد ہوگی پابندی

ماہرین کا ماننا ہے کہ سوشل میڈیا کا حد سے زیادہ استعمال بچوں کی ذہنی صحت، نیند اور تعلیم پر اثر ڈال سکتا ہے۔

برطانیہ نے بچوں کی آن لائن سکیورٹی کو لے کر ایک بڑا اور سخت قدم اٹھایا ہے۔ وزیر اعظم کیر اسٹارمر نے اعلان کیا ہے کہ 16 سال سے کم عمر کے بچوں کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ حکومت کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ بچوں کی حفاظت، ذہنی صحت اور خوشحالی کو مدنظر رکھتے ہوئے لیا گیا ہے۔ لندن میں واقع 10 ڈاؤننگ اسٹریٹ سے ملک کو خطاب کرتے ہوئے اسٹارمر نے کہا کہ یہ فیصلہ انہوں نے وزیر اعظم کے طور پر نہیں، بلکہ چھوٹے بچوں کے والد کے طور پر بھی لیا ہے۔ انہوں نے مانا کہ دنیا کی سب سے بڑی ٹیک کمپنیوں سے منسلک اس طرح کی پابندی کو نافذ کرنا آسان نہیں ہوگا، لیکن بچوں کی بھلائی سب سے مقدم ہے۔ رپورٹ کے مطابق دنیا کی کئی مقبول سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر یہ پابندی عائد ہوگی۔ ان میں ٹک ٹاک، انسٹاگرام، فیس بک، ایکس، یوٹیوب، اسنیپ چیٹ، تھریڈس، ٹوئچ، کک اور ریڈٹ جیسے نام شامل ہیں۔ اگر یہ منصوبہ نافذ ہوتا ہے تو 16 سال سے کم عمر کے بچے ان پلیٹ فارمز کا استعمال نہیں کر پائیں گے۔ حالانکہ واٹس ایپ جیسی میسجنگ ایپس اس پابندی کے دائرے میں نہیں آئیں گی۔ جبکہ گیمنگ سروسز اور لائیو اسٹریمنگ پلیٹ فارمز پر بھی نئے قوانین نافذ ہوں گے۔ ایسے پلیٹ فارمز جہاں اجنبی لوگ بچوں سے براہ راست رابطہ کر سکتے ہیں انہیں عمر کی تصدیق کا نظام کے ذریعہ کنٹرول کیا جائے گا۔ اس نظام کی حتمی شکل ابھی طے ہونا باقی ہے۔ برطانیہ کے اخبار 'دی سنڈے ٹائمز' کی رپورٹ کے مطابق حکومت صرف سوشل میڈیا تک ہی محدود نہیں رہنا چاہتی۔ مجوزہ قوانین میں 'چیٹ بوٹس' اور کچھ گیمنگ ایپس کے فیچرز پر بھی پابندی یا سخت کنٹرول شامل ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ بڑے عمر کے نوجوانوں کو دیر رات تک سوشل میڈیا اسکرولنگ سے روکنے کے لیے 'ڈیجیٹل کرفیو' جیسے اقدامات پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم کیر اسٹارمر کا کہنا ہے کہ سوشل میڈیا بچوں کو خوش کرنے کے بجائے کئی بار انہیں پریشان اور غیر محفوظ بنا رہا ہے۔ ان کے مطابق آن لائن بُلنگ اور بدسلوکی پہلے سے آسان ہوگیا ہے۔ اس کے علاوہ بچے ایسے مواد کے رابطے میں آسکتے ہیں جو ان کی ذہنی صحت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ واضح رہے کہ سوشل میڈیا پر پابندی عائد کرنے کا فیصلہ اچانک نہیں لیا گیا ہے۔ حکومت نے اس معاملے پر عوامی تجاویز طلب کی تھی، جس میں والدین، ٹیک کمپنیوں اور بچوں سمیت مختلف طبقات کی جانب سے تقریباً 1.16 لاکھ آراء موصول ہوئیں۔

مختصر مگر اہم خبریں

ہماچل کی کانگریس حکومت کو ملی سپریم راحت

میئر اور ڈپٹی میئر انتخاب میں اراکین اسمبلی ڈال سکیں گے ووٹ

سپریم کورٹ کی مداخلت کے بعد اب اراکین اسمبلی میونسپل کارپوریشنوں، میونسپل کونسلوں اور نگر پنچایتوں میں میئر، ڈپٹی میئر، صدر اور نائب صدر کے انتخابات میں ووٹ ڈال سکیں گے۔ ہماچل پردیش کی سکھوندر سنگھ سکھو حکومت کو بلدیاتی اداروں کے انتخابات سے متعلق ایک اہم معاملے میں بڑی راحت ملی ہے۔ سپریم کورٹ نے ہماچل پردیش ہائی کورٹ کے اس عبوری حکم پر روک لگادی ہے جس میں اراکین اسمبلی کو میونسپل کونسلوں اور نگر پنچایتوں کے صدر اور نائب صدر کے انتخابات میں ووٹ ڈالنے سے منع کیا گیا تھا۔ یعنی اراکین اسمبلی کے حق رائے دہی کو فی الحال بحال کر دیا گیا ہے۔ ہماچل پردیش ہائی کورٹ کی ڈویژنل بنچ نے حال ہی میں حکم دیا تھا کہ میونسپل کونسلوں اور نگر پنچایتوں کے صدر و نائب صدر کے انتخابات صرف منتخب کونسلروں کے ذریعے کرائے جائیں اور نامزد اراکین، جن میں اراکین اسمبلی بھی شامل ہیں، کو ووٹ دینے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔ عدالت نے کہا تھا کہ متعلقہ قانون اور قواعد کے تحت اراکین اسمبلی کو ایسا اختیار حاصل نہیں ہے۔ ہماچل کی کانگریس حکومت کے ایڈووکیٹ جنرل انوپ رتن نے بتایا کہ اس فیصلے کے خلاف ریاستی حکومت نے سپریم کورٹ میں عرضی داخل کی تھی۔ چیف جسٹس کی سربراہی والی بنچ نے ہائی کورٹ کے عبوری حکم پر روک لگاتے ہوئے ریاستی حکومت کو راحت فراہم کی۔ سپریم کورٹ کی اس مداخلت کے بعد اب اراکین اسمبلی میونسپل کارپوریشنوں، میونسپل کونسلوں اور نگر پنچایتوں میں میئر، ڈپٹی میئر، صدر اور نائب صدر کے انتخابات میں ووٹ ڈال سکیں گے۔ اس فیصلے کا براہ راست اثر ریاست کے شہری بلدیاتی اداروں میں ہونے والے انتخابات پر پڑے گا، جہاں اراکین اسمبلی کی شرکت کے حوالے سے قانونی تنازعہ جاری تھا۔ سپریم کورٹ کے حکم کے بعد فی الحال سابقہ نظام بحال ہوگیا ہے اور آئندہ انتخابی عمل میں اراکین اسمبلی کا کردار برقرار رہے گا۔

راجستھان: ٹرین میں آگ کی افواہ سے مچی بھگدڑ

ریاست کے سابق وزیر اعلیٰ اور کانگریس کے سینئر لیڈر اشوک گہلوت نے ٹرین حادثے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ریلوے کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ مستقبل میں اس طرح کے واقعات رونما نہ ہوسکیں۔ راجستھان کے دھول پور میں محض افواہ کی بنا پر چمبل ندی کے قریب ایک دردناک ٹرین حادثہ ہوگیا۔ دراصل ٹرین میں آگ لگنے کی افواہ کے بعد مسافروں میں افراتفری مچ گئی۔ گھبرائے ہوئے مسافر اپنی جان بچانے کے لیے ٹرین سے کودنے لگے تھے۔ اس دوران دوسری طرف سے آرہی ٹرین کی زد میں آکر 4 لوگوں کی جان چلی گئی۔ اس واردات کی اطلاع ملتے ہی ریلوے انتظامیہ اور پولیس کی ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچ گئی۔ اس حادثے میں راجستھان کے بیکانیر کی ایک خاتون اور بچے سمیت 4 لوگوں کی موت ہوگئی۔ اس حادثے پر ریاست کے سابق وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت نے اپنے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ اشوک گہلوت نے سوشل میڈیا پوسٹ میں متوفیوں کے لیے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ ''ایک افواہ کی وجہ سے دھول پور کے قریب ہوئے ٹرین حادثے میں بیکانیر کی ایک خاتون اور بچے سمیت 4 لوگوں کی موت کی خبر انتہائی افسوسناک اور دل دہلا دینے والی ہے۔'' انہوں نے مزید لکھا کہ ''ریلوے کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ مستقبل میں اس طرح کے واقعات رونما نہ ہوسکیں، میری گہری تعزیت سوگوار خاندانوں کے ساتھ ہے۔ ایشور سے دعا ہے کہ وہ متوفیوں کی روح کو سکون عطا فرمائے اور خاندانوں کو اس مشکل وقت میں طاقت اور صبر عطا کرے۔'' اس واقعے پر ردعمل کا سلسلہ جاری ہے۔ راجستھان کانگریس کے صدر گووند ڈوٹاسرا نے بھی غم کا اظہار کیا۔ انہوں نے لکھا کہ ''دھولپور کے قریب ٹرین میں آگ کی افواہ سے نیچے کودنے والے مسافروں کے دوسری ٹرین کی زد میں آنے سے ہوا سانحہ دل دہلا دینے والا ہے۔

کیرالا: آر ایس ایس تقریب میں تین وائس چانسلروں کی شرکت پر سیاسی ہنگامہ

آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت کے خطاب پر مشتمل تقریب میں کیرالا کی تین سرکاری یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں کی شرکت نے ریاست میں شدید سیاسی تنازع پیدا کر دیا ہے

آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت کے خطاب پر مشتمل تقریب میں کیرالا کی تین سرکاری یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں کی شرکت نے ریاست میں شدید سیاسی تنازع پیدا کر دیا ہے۔ کانگریس، سی پی آئی (ایم) اور دیگر اپوزیشن جماعتوں نے اسے اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں آر ایس ایس کے بڑھتے اثر و رسوخ کی علامت قرار دیتے ہوئے وائس چانسلروں سے عوامی معافی کا مطالبہ کیا ہے۔ کیرالا میں اعلیٰ تعلیم کے شعبے کو لے کر ایک نیا سیاسی تنازع پیدا ہوگیا جب تین سرکاری یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں نے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کی صد سالہ تقریبات کے سلسلے میں منعقدہ ایک پروگرام میں شرکت کی، جس سے آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت نے خطاب کیا تھا۔ تقریب میں شرکت کرنے والوں میں کیرالا یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے وائس چانسلر ڈاکٹر موہنن کنول، مہاتما گاندھی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ماوتھوڈی اور ملیالم یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر سی آر پرساد شامل تھے۔ ان کی موجودگی نے ریاست کی سیاسی جماعتوں اور تعلیمی حلقوں میں بحث چھیڑ دی ہے۔ کیرالا کے وزیر اعلیٰ وی ڈی ستھیسن نے اس معاملے پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ وائس چانسلروں کی شرکت ''سنگین تشویش'' کا باعث ہے اور یہ ریاست کی تعلیمی روایات اور یونیورسٹی عہدوں کے وقار کے مطابق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''کیرالا کا معاشرہ وائس چانسلر کے عہدے کو بہت زیادہ احترام دیتا ہے۔ ایک ایسے پروگرام میں شرکت کرکے جس کی قیادت ایک ایسی تنظیم کے سربراہ نے کی جو فرقہ وارانہ نظریات کی نمائندگی کرتی ہے، انہوں نے اس عہدے کے وقار کو نقصان پہنچایا ہے۔'' ستھیسن نے واضح طور پر مطالبہ کیا کہ تینوں وائس چانسلر کیرالا کے عوام سے معافی مانگیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ''کوئی بھی ایسا عمل جو فرقہ واریت کو فروغ دیتا ہو، قابل قبول نہیں ہوسکتا، چاہے اسے کوئی بھی انجام دے۔'' کیرالا کے وزیر داخلہ رمیش چینیتھلا نے بھی وائس چانسلروں کی شرکت کو ''سنگین اور ناقابل معافی غلطی'' قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ واقعہ ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب ریاست میں تعلیمی اداروں کو ''زعفرانی رنگ'' دینے کی مبینہ کوششوں کے خلاف مزاحمت جاری ہے۔ چینیتھلا نے الزام لگایا کہ اس طرح کے اقدامات یونیورسٹیوں کے سیکولر اور غیر جانبدار کردار کو کمزور کرتے ہیں اور تعلیمی اداروں کو آزاد فکری مباحث کے مراکز کے بجائے سیاسی اور نظریاتی کشمکش کا میدان بنا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''تینوں وائس چانسلروں نے کیرالا کے معاشرے اور تعلیمی برادری کے ساتھ ناانصافی کی ہے۔ انہیں اپنی غلطی تسلیم کرنی چاہیے اور آئندہ ایسی تقریبات سے دور رہنا چاہیے۔'' ادھر اپوزیشن لیڈر پنارائی وجین نے اس معاملے کو سنگھ پریوار کی جانب سے اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں اثر و رسوخ بڑھانے کی ایک منظم کوشش قرار دیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ریاستی یونیورسٹیوں میں آر ایس ایس کی مداخلت کی کوششیں اس وقت تیز ہوئیں جب عارف محمد خان نے ۲۰۱۹ء میں گورنر کا عہدہ سنبھالا۔ وجین نے کہا کہ سابق لیفٹ ڈیموکریٹک فرنٹ (ایل ڈی ایف) حکومتوں نے یونیورسٹیوں کے ''زعفرانی رنگ'' کو روکنے کیلئے قانون سازی تک کی تھی۔

ممبئی میونسپل کارپوریشن اسکولوں میں تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کی کوششیں قابل ستائش

گورنر جشنو دیو ورما کا بیان، بائیکلہ کے میونسپل کارپوریشن اسکول میں داخلہ تقریب، اسکول کے پہلے دن طلباء میں تعلیمی مواد کی تقسیم

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) اسکول صرف تعلیم کی جگہ نہیں ہے، یہ بچوں کی شخصیت کی تشکیل، ان میں اقدار کو ابھارنے اور ان کے خوابوں کو ایک نئی سمت دینے کا ایک اہم مرکز ہے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن کے اسکولوں میں تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے اور طلباء کو زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرنے کے لیے مسلسل کوششیں کی جارہی ہیں۔ گورنر جشنو دیو ورما نے کہا کہ یہ تعلیمی شعبے کے لیے قابل فخر اور قابل ستائش بات ہے۔ تعلیمی سال 2026-27 کے لیے ممبئی میونسپل کارپوریشن کے بائیکلہ (ایسٹ) میں واقع ممبئی میونسپل کارپوریشن اسکول کمپلیکس میں داخلہ تقریب اور اسکولی مواد کی تقسیم آج (15 جون، 2026) منعقد ہوئی ۔ تعلیمی کمیٹی کی چیئرپرسن راجیشری شرواڈکر، میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے، گورنر کے سکریٹری۔ پرشانت نارنوارے، ریاستی پروجیکٹ ڈائریکٹر (سمگرا شکشا ابھیان) سنجے یادو، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضافات) ڈاکٹر اویناش ڈھاکنے، ڈپٹی کمشنر (تعلیم) ڈاکٹر پراچی جمبھیکر، ڈپٹی کمشنر (زون 1) چندا جادھو، محکمہ ای کے اسسٹنٹ کمشنر آنند کنکل، ایجوکیشن آفیسر (سکینڈری) سجاتا کھرے، ایجوکیشن آفیسر (پرائمری) تقریب میں اساتذہ، غیر تدریسی عملہ، والدین کے ساتھ کیرتی وردھن کریت کدوے موجود تھے۔ دریں اثنا، گھاٹ کوپر میں، طلباء کا استقبال سرپرست وزیر (ممبئی مضافات) آشیش شیلار، میئر ریتو تاوڑے نے کیا ۔ گورنر جشنو دیو ورما نے کہا، یہ بچے ایک ترقی یافتہ ہندوستان کے خوابوں کی تعمیر میں سب سے اہم کردار ادا کریں گے جس کا تصور وزیر اعظم نریندر مودی نے کیا تھا۔ اس لیے یہ ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ ہم ان کی شخصیت کی نشوونما، ثقافت اور تعلیم کے لیے کام کریں۔ آج سکول کے پہلے دن طلباء کو نئے اسکول بیگز، نئی کتابیں، نئی نوٹ بکس، رنگین اسکول کا سامان اور پانی کی نئی بوتلیں تقسیم کی گئی نئی کتابوں کی خوشبو اور نئے تعلیمی سال کے جوش وخروش کی یادیں انمول ہیں۔ معاشرے اور قوم کی ترقی کا سب سے موثر ذریعہ تعلیم ہے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن ملک کی سب سے زیادہ قابل اور وسائل سے بھرپور میونسپل کارپوریشن ہے۔ میونسپل اسکول طلباء کو معیاری تعلیم فراہم کرنے میں نمایاں کردار ادا کررہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ممبئی میونسپل کارپوریشن کو اسکولوں میں موسیقی اور یوگا کی تعلیم کو زیادہ فروغ دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ موسیقی دماغ کو زیادہ حساس بناتی ہے جب کہ یوگا سے جسم اور دماغ دونوں کو صحت مند رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے کہا کہ میونسپل کارپوریشن ہر طالب علم کو معیاری تعلیم اور سہولیات فراہم کرنے کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔ میونسپل کارپوریشن آٹھ زبانوں میں تعلیم فراہم کرتی ہے۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ طلبہ کی ہمہ گیر ترقی کو یقینی بنانے کے لیے ہر طالب علم کو ضروری تعلیمی مواد مفت فراہم کیا جاتا ہے۔ اس سے والدین پر مالی بوجھ کم ہوتا ہے اور طلباء کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے میں بھی مدد ملتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سال برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کے تمام اسکولوں میں 35 ہزار نئے طلباء کو داخل کیا گیا ہے۔ مصنوعی ذہانت جیسے شعبے اب کھل گئے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر چیلنجز بڑھے ہیں تو میونسپل کارپوریشن کے سکولوں کے بچے ان چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ میونسپل کارپوریشن اچھی اور معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ راجیشری شرواڈکر نے اپنے تعارف میں اسکول میں داخلہ تقریب کی تیاریوں اور اسکولی مواد کی تقسیم کے بارے میں جانکاری دی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ میونسپل اسکولوں پر والدین کے اعتماد کی وجہ سے طلباء کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضافات) ڈاکٹر اویناش ڈھاکنے نے اظہار تشکر کیا۔ داخلہ تقریب میں، گورنر شری جشنو دیو ورما کے ذریعہ طلباء میں 27 قسم کے اسکولی سامان تقسیم کیے گئے۔ اس کے علاوہ نوجوان طلباء کا گلاب اور چاکلیٹ سے استقبال کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی معزز گورنر نے طلباء کو دوپہر کا کھانا بھی فراہم کیا۔ سکول میں داخلے کی تقریب میں گورنر نے اسکول کے کلاس رومز کا بھی دورہ کیا۔ ریاستی انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ثقافتی امور کے وزیر اور ممبئی کے مضافاتی ضلع کے آشیش شیلار ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے، مقامی ایم ایل اے اسکول میں داخلے کی تقریب پنت نگر میونسپل کارپوریشن اسکول کمپلیکس نمبر 3، گھاٹ کوپر (ایسٹ) میں پراگ شاہ، مقامی کارپوریٹر راکھی جادھو کی موجودگی میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر سیالی سروے، مختلف معززین، افسران، اساتذہ اور طلباء موجود تھے۔

مراٹھواڑہ اور ودربھ میں ہیٹ ویو کا الرٹ

خاندیش میں بھی مانسون کی آمد میں تاخیر۔ دن کا درجہ حرارت ۳۹ر سے ۴۲ر ڈگری سیلسیئس کے درمیان رہے گا۔ مغربی مہاراشٹر میں مانسون کی پیش رفت رک گئی۔

محکمہ موسمیات نے اشارہ دیا تھا کہ ریاست میں مانسون ۱۲ر جون تک تین سے چار دنوں میں مزید آگے بڑھے گا۔ تاہم ۱۳ر جون کو اپ ڈیٹ میں مہاراشٹر کا نام اچانک ہٹا دیا گیا۔ ۱۳ر جون کے خبروں میں کرناٹک، تلنگانہ، مغربی بنگال، آندھرا پردیش، اڈیشہ اور جنوبی چھتیس گڑھ کے حصوں میں ۲، ۳ر دن کے اندر مانسون کی آمد کی پیش گوئی کی گئی تھی۔ لیکن مہاراشٹر کا ذکر نہیں کیا۔ اس کے بجائے ریاست کیلئے ہیٹ ویو کی وارننگ جاری کی گئی۔ اس سے مہاراشٹر کی صورتحال پر تشویش بڑھ گئی ہے۔ سیٹلائٹ کی تصویروں سے پتہ چلتا ہے کہ مہاراشٹر پر بارش کرنے والے بادل نہیں ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ ریاست میں مانسون کی پیش قدمی ۱۹ر سے ۲۰ر جون تک تاخیر کا شکار ہوسکتی ہے۔ نو بھارت ٹائمز کی خبر کے مطابق مہاراشٹر میں ایک اینٹی سائیکلونک سرکولیشن قائم ہوگیا ہے جس کی وجہ سے گرم ہوا باہر دھکیل رہی ہے۔ یہ گرم ہوائیں بارش کے بادلوں کی تشکیل میں رکاوٹ ہیں۔ اس وقت شمال مغرب سے تیز ہوائیں چل رہی ہیں جبکہ مغرب سے آنے والی ہواؤں میں نمی کا تناسب بہت کم ہے۔ اس کے نتیجے میں کم سے کم درجہ حرارت بلند ہوگیا ہے لیکن بارش کیلئے نمی کی سطح ناکافی ہے۔ ریاست کے اندرونی علاقوں میں کم ازکم درجہ حرارت اوسط سے زیادہ ہے اور زیادہ سے زیادہ اور اوسط درجہ حرارت کے درمیان کافی فرق ہے۔ احمد نگر میں ۴۰ر ڈگری، مالیگاؤں میں ۴۰، ۴۰ر ڈگری، ستارا میں ۴۰.۵ر ڈگری اور سانگلی میں ۴۰.۱ر ڈگری سیلسیئس کا فرق ریکارڈ کیا گیا۔ علاقائی محکمہ موسمیات کی گزشتہ روز کی پیش گوئی کے مطابق ممبئی، تھانے، پال گھر اور رائے گڑھ اضلاع میں ۱۶ر جون تک ہوا گرم اور مرطوب رہنے کی توقع ہے۔ اس کے بعد گرج چمک کے ساتھ بارش ہوسکتی ہے۔ حالانکہ بھاری بارش کی توقع نہیں ہے۔ ریاست کے دیگر مقامات ناسک، احمد نگر، اورنگ آباد اور جالنہ میں اتوار کو گرج چمک کے ساتھ طوفان کی وارننگ جاری کی گئی تھی۔ ودربھ میں اتوار اور پیر کو اکولہ، امراوتی، بلڈانہ اور واشم میں گرمی کی لہر متوقع ہے۔ اگرچہ کوکن اور جنوبی مہاراشٹر میں مانسون پہنچ چکا ہے لیکن مغربی مہاراشٹر میں اس کی پیش رفت رک گئی ہے۔ پونے میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۳۶ر ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ سکتا ہے۔ کولہاپور اور دیگر گھاٹ والے علاقوں میں پری مانسون بارش ہونے کا امکان ہے۔ خاندیش میں بھی مانسون کی آمد میں تاخیر ہوئی ہے اور دن کا درجہ حرارت ۳۹ر سے ۴۲ر ڈگری سیلسیئس کے درمیان رہنے کی توقع ہے۔ دن بھر موسم ابر آلود اور گرم رہنے کا امکان ہے۔ اگرچہ آنے والے ہفتوں میں ہلکی بارش ہوسکتی ہے لیکن لوگوں کو بھاری بارشوں کیلئے جولائی کے آخر تک انتظار کرنا پڑے گا۔ اس دوران انہیں گرمی برداشت کرنی پڑے گی۔

شیوسینا یو بی ٹی میں دوبارہ پھوٹ بغاوت کی چہ میگوئیاں

آپریشن ٹائیگر کے بعد یو بی ٹی کا دعوی تمام اراکین پارلیمان پارٹی کے ساتھ، علیحدہ گروپ تشکیل دینے کی منصوبہ بندی، اراکین پارلیمان کی ہنگامی میٹنگ کے بعد سنجے راؤت دلی روانہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی شیوسینا ادھو ٹھاکرے گروپ میں شگاف و بغاوت کی چہ میگوئیاں شروع ہے ایسے میں ادھو ٹھاکرے نے اپنے اراکین پارلیمان کی میٹنگ طلب کی تھی جس میں 9 اراکین پارلیمان کی شمولیت یقینی بنائی گئی تھی شیوسینا یو بی ٹی کے خلاف آپریشن ٹائیگر کے امکان کو رکن پارلیمان سنجے راؤت نے خارج از امکان قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ تمام اراکین پارلیمان ان کے رابطے میں ہیں اور وہ پارٹی سے انحراف نہیں کرسکتے بتایا جاتا ہے کہ دلی میں کئی اراکین پارلیمنٹ اسپیکر کو خط ارسال کرکے ایک علیحدہ گروپ تشکیل دینے کی منصوبہ بندی میں ہے ایسے میں شیوسینا میں دوبارہ بغاوت کا اندیشہ ہے لیکن شیوسینا نے اس سے صاف انکار کردیا ہے جس کے بعد اب بغاوت کے حالات معدوم ہوگئے ہیں۔ شیوسینا یو بی ٹی کے اراکین پارلیمنٹ دلی میں شندے سینا کے رکن پارلیمنٹ اور وزیر مملکت پرتاپ راؤ جادھو کے رابطے میں ہیں اور انہوں نے ان سے ملاقات بھی کی ہے اس کی وجہ سے سیاسی ہلچل تیز ہوگئی ہے اور سنجے راؤت بھی دلی کے روانہ ہوگئے ہیں۔ اس معاملے میں جلد ہی کوئی پیش رفت کا امکان ہے جبکہ یو بی ٹی نے بغاوت اور آپریشن ٹائیگر کے خلاف آپریشن بھیڑیا کرنے کا اعلان کر دیا ہے ایسے میں ادھو ٹھاکرے گروپ کے نئے گروپ تشکیل دیئے جانے کی چہ میگوئیوں کے بعد اب سیاسی منظر نامہ تبدیل ہونے کا بھی خدشہ ہے لیکن ادھو ٹھاکرے گروپ نے یہ دعوی کیا ہے کہ ان کے اراکین پارلیمان منحرف نہیں ہوسکتے اسی لئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ ادھو ٹھاکرے گروپ نے بغاوت کو ناکام بنا دیا ہے۔

ایجنسیوں کو ممبئی کے علاقے میں صفر جانی نقصان کے مقصد کے ساتھ

تال میل سے کام کرنا چاہئے، نائب وزیر اعلی ایکناتھ شندے کی ہدایات

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ایجنسیوں کو مانسون کے دوران ممبئی اور میٹروپولیٹن علاقہ میں جانی نقصان کو صفر کرنے کے مقصد کے ساتھ تال میل سے کام کرنا چاہیے چونکہ اس سال بارش میں تاخیر ہوئی ہے اس لیے ڈیزاسٹر کنٹرول کے ساتھ ساتھ پینے کے پانی کے لیے بھی منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے۔ نالیوں کی صفائی کے ساتھ ساتھ زیر زمین ٹینک (ہولڈنگ تالاب)، لینڈ سلائیڈنگ کے شکار علاقوں میں حفاظتی جال کی تنصیب، اشتہاری بورڈز (ہورڈنگز) کا سٹرکچرل آڈٹ کیا جائے۔ نائب وزیر اعلی ایکناتھ شندے نے ہدایت دی ہے کہ ممبئی میونسپل کارپوریشن این ڈی آر ایف کی طرز پر ڈیزاسٹر ریسپانس ٹیم تشکیل دے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مانسون کے دوران ممبئی والوں کو راحت فراہم کرنے کے لئے انتظامی ایجنسیوں کو ایک ٹیم کے طور پر کام کرنا چاہئے۔ دریں اثنا، انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ممبئی میں 2000 کلومیٹر میں سے 1700 کلومیٹر سڑکوں کی کنکریٹنگ مکمل ہوچکی ہے اور سڑکوں اور گڑھوں کی مرمت کے اخراجات میں 80 فیصد کمی آئی ہے۔ شندے نے ویڈیو کانفرنس کے ذریعے ممبئی کے علاقے میں پری مانسون کاموں کا جائزہ لینے کے لیے میٹنگ کی۔ اس موقع پر ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے، ڈپٹی سنجے گاڈی، گروپ لیڈر رامے گھولے، میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے، نائب وزیر اعلی کے ایڈیشنل چیف سکریٹری اسم گپتا، پرنسپل سکریٹری نوین سونا، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مغربی مضافات) ڈاکٹر وپن سی شرما، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مغربی مضافاتی علاقے) ڈاکٹر وپن جوشی شرما اور دیگر افسران موجود تھے۔ اس موقع پر میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) ابھیجیت بنگر، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضافات) ڈاکٹر اویناش ڈھاکنے وغیرہ موجود تھے۔ اس کے علاوہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے مختلف حکام کے افسران بھی اس میٹنگ میں موجود تھے۔ ان میں بنیادی طور پر مرکزی اور مغربی ریلوے، ہندوستانی محکمہ موسمیات، ہندوستانی کوسٹ گارڈ، بحریہ، نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس (این ڈی آر ایف)، ممبئی پولیس، مہاراشٹر ہاؤسنگ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم ایچ اے ڈی اے)، ممبئی میٹروپولیٹن ریجنل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم ایم آر ڈی اے)، ممبئی بجلی کی فراہمی اور نقل و حمل (BEST) وغیرہ شامل تھے۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ شندے نے کہا کہ میونسپل کارپوریشن اور دیگر محکموں کی طرف سے کی گئی منصوبہ بندی ممبئی والوں کو راحت فراہم کرنے میں کارآمد ثابت ہوگی اور جن علاقوں میں نالیوں کی صفائی کا کام ابھی تک مکمل نہیں ہوا ہے وہاں صفائی کا کام فوری طور پر مکمل کیا جائے۔ طویل بارش کی وجہ سے ایجنسیوں کو تیاری کے لیے اضافی وقت مل گیا ہے۔ ہولڈنگ تالابوں، فلڈ گیٹس کو آپریشنل کیا جائے۔ بیسٹ، ایس ٹی کو متبادل ٹرانسپورٹ انتظامات کی منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔ میونسپل کارپوریشن کو درخت گرنے سے حادثات کو روکنے کیلئے اضافی احتیاط کرنی چاہیے۔ ریلوے کو چاہیے کہ وہ ریل کی پٹریوں کے نیچے نالیوں کی صحیح طریقے سے صفائی کرے۔ اگر کچی آبادیوں میں پانی کی نکاسی مناسب طریقے سے کی جائے تو اس سے اس علاقے میں پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کو پھیلنے سے روکنے میں مدد ملے گی۔

لو جہاد، لینڈ جہاد، ماب لنچنگ، بلڈوزر ایکشن اور

مسلم مخالف ایجنڈا کے خلاف اسلام پارٹی کا اعلان جنگ

اورنگ آباد: (نامہ نگار) ملک اور ریاست میں حکمراں جماعت اور ہندوتوا تنظیمیں مسلم کمیونٹی کو نشانہ بنا رہی ہیں۔ اس کا ایک حصہ ناسک میں ٹی سی ایس تبدیلی کیس میں مسلم کمیونٹی کو بدنام کرنے کے لیے اس کیس کا میڈیا ٹرائل ہے۔ ہم عدالت اور آئین پر یقین رکھتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ جو لوگ جیل میں ہیں وہ بری ہوجائیں گے۔ اس طرح کا بیان اسلام پارٹی کے بانی و قائد آصف شیخ نے اورنگ آباد میں عہدیداروں کو تقرری نامہ دینے کے لئے منعقدہ ایک پروگرام میں کیا۔ ناسک میں بہت زیر بحث ٹی سی ایس کارپوریٹ جہاد اور تبدیلی مذہب کے معاملے نے اب ایک نیا سیاسی موڑ لیا ہے۔ جہاں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایم آئی ایم پارٹی کے کارپوریٹر متین پٹیل نے پہلے اس معاملے میں ملزمین کو پناہ دی تھی، اب مالیگاؤں کی اسلام پارٹی اس کیس میں داخل ہوئی ہے۔ اس کیس کے مشتبہ ملزمان کو اب اسلام پارٹی قانونی مدد فراہم کررہی ہے۔ ناسک کی عدالت میں والی سماعت کے دوران اسلام پارٹی کے بانی اور سابق ایم ایل اے آصف شیخ خود عدالت میں موجود تھے۔ اس کا اعتراف انہوں نے پروگرام میں کیا۔ اسلام پارٹی نے اس مقدمے کے لیے ایک آزاد وکیل فراہم کیا ہے اور ان کی جانب سے مقرر کیے گئے وکلا نے عدالت میں ملزم دانش شیخ کی نمائندگی کی۔ سابق ایم ایل اے آصف شیخ نے اعلان کیا کہ "اگر یہ کیس مستقبل میں سپریم کورٹ میں جاتا ہے، تب بھی اسلام پارٹی قانونی جنگ لڑے گی۔" ملزم دانش شیخ کے وکیل فیض واصف نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ہم ندا خان کیس میں دانش کی جانب سے پیش ہوئے، حکومتی پراسیکیوٹر، مدعی کے وکیل اور ہم نے مشترکہ طور پر دلائل دیے، ہم نے عدالت میں بہت سے معاملات اٹھائے، دانش کو گرفتار کرنے کے بعد پولیس کی تحویل میں دیا گیا، پھر ایم سی آر کی درخواست کی گئی، دانش کو پہلے آگاہ کیا گیا اور اس کے لیے دوبارہ درخواست دی گئی۔ اسلام پارٹی کے بانی آصف شیخ نے کہا "ٹی سی ایس کیس ناسک میں ہوا، اسے مذہبی پہلو دینے کی کوشش کی گئی۔ وہاں ہر کوئی کام کررہا تھا، وہ دوست تھے، اسے مذہبی پہلو دیا گیا، کچھ فرقہ پرست لوگوں نے یہ کام کیا، دانش شیخ کے اہل خانہ ہمارے پاس آئے، وہ خوفزدہ ہوگئے، ہم نے انہیں وکیل دیا، وہ کام دیکھ رہے ہیں۔ سیاست دان ہم مستقبل میں بھی ایسی جنگ لڑیں گے اگر یہ جنگ ناسک کی عدالت سے سپریم کورٹ تک گئی تو ہم اور اسلام پارٹی کھڑے ہوں گے۔ آصف شیخ نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ مسلم کمیونٹی کے تہواروں پر سوالیہ نشان لگ رہا ہے۔ حالانکہ مسلم کمیونٹی گائے کی قربانی نہیں کرتی ہے، لیکن ریاست میں کچھ لوگوں کے خلاف ایم اوسی اے ایکٹ کے تحت کارروائی کی گئی۔ لو جہاد، لینڈ جہاد، ماب لنچنگ، بلڈوزر ایکشن اور ہراساں کرنا جاری ہے۔ ہم قانون کو اپنے ہاتھ میں لیے بغیر یہ جنگ قانون کے دائرے میں لڑیں گے۔ کوئی بھی پارٹی مسلم کمیونٹی کے ساتھ ہونے والی ناانصافی پر بات نہیں کررہی ہے۔ ہم ناانصافی کے متاثرین کے لیے کھل کر سیاسی اور قانونی جنگ لڑیں گے۔ اے آئی ایم آئی ایم حکمران جماعتوں سے ہاتھ ملا کر اپنے سیاسی انگاروں کو جلا رہی ہے۔ اے آئی ایم آئی ایم مسلم ووٹوں کا استعمال کررہی ہے۔ انہوں نے اورنگ آباد میں ایک اسکول کا افتتاح کیا، لیکن اسکول شروع نہیں ہوا، وہ زمین بیچ کر کھا گئے۔ مالیگاؤں میں بھی ایسا ہی ہوا جہاں ایک اسپتال بننا تھا۔ یہاں کے لوگوں نے ایم ایل اے اور ایم پی کو منتخب کیا لیکن نہ صرف شہر کی ترقی نہیں ہوئی بلکہ امتیاز جلیل نے اپنا بنگلہ بنایا۔ وہ شہر کا نام بدلنے سے نہیں روک سکا۔ اب شہر کے عوام ان کے فریب کا شکار نہیں ہوں گے بلکہ اسلام پارٹی متبادل کے طور پر سامنے آئی ہے۔ وہ تمام ذاتوں اور مذاہب کے لوگوں کے مسائل کو اٹھا کر پارٹی کی تنظیم کو مضبوط کریں گے۔ آصف شیخ نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ نئی ایگزیکٹو اچھا کام کرے گی۔ انہوں نے میڈیا پر خبروں کی ویڈیو دکھا کر ایم آئی ایم پارٹی کس طرح حکمراں جماعتوں کی حمایت کرتی ہے اس کا پردہ فاش کرنے کی کوشش کی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ایم آئی ایم پارٹی اس پر کیا ردعمل دیتی ہے۔ موصوف کٹ کٹ گیٹ میں عہدیداران میں تقرری نامہ تقسیم کرنے کی تقریب سے خطاب کررہے تھے۔ اس بار انہوں نے اپنی تقریر میں بی جے پی اور ایم آئی ایم پارٹی پر حملہ کیا۔ اس پروگرام میں نومنتخب سٹی صدر رفعت یار خان، نوجوان سٹی صدر ابوالحسن ہاشمی، ترجمان عارف حسینی، ظفر بلڈر، سلیم پٹیل بورگاونکر، غازی سعدالدین، شکیلہ پٹھان، ندیم رانا، مہر غیسہ خان عرف موتے بھابھی، جمیل خان، اظہر پٹھان، ابوالالہ ہاشمی، جلیل خان، اظہر پٹیل، شیخ عبدالعزیز، عبدالعزیز، شیخ رشید اور دیگر نے شرکت کی۔ پٹھان اور بڑی تعداد میں عہدیداران اور کارکنان پلیٹ فارم پر موجود تھے۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

کھاڑی کے ایک جانب حفاظتی دیوار کی تعمیر سے سیلاب کا خطرہ

بارش میں کئی علاقوں میں پانی بھرنے کا خدشہ، میونسپل کمشنر سے فوری اقدامات کی اپیل۔

ہر سال برسات میں کلیان کھاڑی کا پانی قریبی بستیوں میں داخل ہوکر ہزاروں شہریوں کی زندگی اجیرن بنا دیتا ہے مگر اس بار صورتحال مزید سنگین ہونے کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے۔ کھاڑی کے مغربی کنارے پر سیلابی پانی کی روک تھام کیلئے تعمیر کی گئی حفاظتی دیوار کے باعث اب پانی کا دباؤ دوسرے کنارے کی بستی کی جانب منتقل ہونے کا اندیشہ ظاہر کیا جارہا ہے۔ اس سلسلے میں ایک سماجی کارکن نے کلیان ڈومبیولی میونسپل کارپوریشن (کے ڈی ایم سی) انتظامیہ کو مکتوب روانہ کرکے فوری مداخلت اور موثر حفاظتی اقدامات کا مطالبہ کیا ہے۔ عیاں رہے کہ ہر سال برسات میں کلیان کھاڑی کے کنارے واقع ریتی بندر، دارالفلاح مسجد، قافلہ، گوونڈ واڑی سمیت متعدد علاقوں میں رہائش پذیر ہزاروں خاندانوں کے گھروں میں پانی داخل ہوجاتا ہے جس سے انہیں زبردست پریشانی اٹھانی پڑتی ہیں۔ امسال کھاڑی کے مغربی حصہ کون گاؤں میں کھاڑی کے کنارے حفاظتی دیوار کی تعمیر کی جارہی ہے اس کا اثر گوونڈ واڑی اور ریتی بندر کے علاقوں پر پڑنے کا قوی امکان ہے۔ ماہرین اور مقامی لوگوں کو خدشہ ہے کہ برسات کے دوران اس حفاظتی دیوار کے سبب پانی کا بہاؤ مخالف سمت کے علاقوں کو متاثر کرسکتا ہے جس سے سیلابی صورتحال مزید سنگین ہوسکتی ہے۔ سماجی کارکن عقیل انصاری نے میونسپل انتظامیہ کو مکتوب لکھ کر مطالبہ کیا ہے کہ گوونڈ واڑی، ریتی بندر، دارالفلاح مسجد اور مولوی کمپاؤنڈ کے اطراف رہنے والوں کو درپیش اس خطرے کا فوری نوٹس لیا جائے۔ متعلقہ علاقوں کی مکمل جانچ پڑتال کی جائے اور شہریوں کو کسی بھی ناخوشگوار صورتحال سے بچانے کیلئے فی الفور ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔

آفٹرنون ٹائمز کا خودساختہ صحافی دولاکھ ہفتہ طلبی کے الزام میں گرفتار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میں پنیر کی دکان سے ہفتہ وصولی کرنے کے الزام میں ایک خودساختہ صحافی کو ممبئی

کرائم برانچ نے گرفتار کرنے دعوی کیا ہے، سوشل میڈیا پر اس نے دکان کو بدنام کرنے کی کوشش کی تھی اس کے ساتھ ہی اس نے پنیر دکان مالک سے آن لائن پہلے پچاس ہزار روپے وصول کئے تھے انسٹاگرام اکاؤنٹ آفٹرنون ٹائمز کے نام پر ملزم نے تیار تھا ملزم نے جب دوبارہ دکان مالک سے ہفتہ طلب کیا تو پولس نے کارروائی کرتے ہوئے اس کو رنگے ہاتھوں دولاکھ روپے لیتے ہوئے گرفتار کرلیا اس پر ہفتہ وصولی، سازش کرنے کا مقدمہ درج کرلیا ہے پولس یہ بھی معلوم کررہی ہے کہ آیا ملزم نے اس سے قبل بھی ہفتہ وصولی کی ہے یا نہیں ملزم کے مجرمانہ ریکارڈ کی جانچ کی جارہی ہے شکایت کنندہ نے ملزم کو ملنڈ میں بلایا تھا جہاں اسے دولاکھ روپے لیتے وقت پولس کرائم برانچ نے گرفتار کرلیا اس نے دکان مالک کو اس کی دکان اور پنیر کی معیار کو بدنام کرنے کی دھمکی دی تھی اور متعدد مرتبہ اسے دھمکانے کی کوشش کی تھی جس سے عاجز آکر دکان مالک نے کرائم برانچ میں شکایت کی اور کرائم برانچ نے کارروائی کرتے ہوئے اسے گرفتار کرلیا۔ ۴۴ سالہ ملزم کا پیشہ ریل اسٹار ہے اور اس نے اسی لئے ریل سے متعلق انسٹاگرام پر نیوز اپ لوڈ کرنا بھی شروع کردی تھی یہ اطلاع آج یہاں ڈی سی پی راج تلک روشن نے دی ہے۔

این سی پی آئی: ۲۰۲۳ر میں رجسٹریشن اور پہلے الیکشن میں محض ۸۲۲ر ووٹ

این سی پی آئی لیڈر شانتنو ڈے کے مطابق پارٹی نے ۲۰۲۳ر میں مغربی بنگال پنچایت انتخابات لڑنے کا بھی منصوبہ بنایا تھا لیکن وسائل کی کمی کے باعث ایسا ممکن نہ ہوسکا

ترنمول کانگریس کے 20 اراکین پارلیمنٹ نے اتوار (14 جون) کو دہلی میں لوک سبھا اسپیکر اوم برلا سے مل کر نیشنلسٹ سٹیزنز پارٹی آف انڈیا (این سی پی آئی) میں ضم ہونے کا اعلان کیا ہے۔ اس کے بعد اچانک ملک بھر میں این سی پی آئی کے بارے میں باتیں ہونے لگیں۔ یہ پارٹی تریپورہ اسمبلی انتخاب میں محض 822 ووٹ حاصل کرسکی تھی اور جس کا نام تک بھی لوگ نہیں جانتے، وہ اچانک سے قومی سیاست کے مرکز میں آگئی ہے۔ الیکشن کمیشن کے ریکارڈ کے مطابق این سی پی آئی کو 20 جنوری 2023 کو ایک غیر تسلیم شدہ سیاسی جماعت (آر یو پی پی) کے طور پر رجسٹریشن ملا تھا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مغربی بنگال میں رجسٹرڈ ہونے کے باوجود پارٹی نے اپنا پہلا انتخابی سفر 2023 میں ہونے والے تریپورہ اسمبلی انتخاب سے شروع کیا تھا۔ کمیشن کی دستاویزات کے مطابق پارٹی کو مجموعی طور پر صرف 13.1 لاکھ روپے کا چندہ حاصل ہوا تھا۔ دستاویزات کے مطابق پارٹی کی خزانچی شیولی کنڈو ہیں، وہ 2 دیگر اداروں 'بسوا بازار پرائیویٹ لمیٹڈ' اور 'پچھم بنگا انگشٹھ مہیلا کرمی ایسوسی ایشن' میں بھی ڈائریکٹر ہیں۔ این سی پی آئی کے ساتھ ساتھ ان دونوں اداروں کا رجسٹرڈ پتہ بھی مغربی بنگال کے ضلع ہاوڑہ کے بنی پور علاقے میں درج ہے۔ پارٹی کے صدر اتیا کنڈو ہیں، جو شیولی کنڈو کے شوہر ہیں۔ این سی پی آئی کا رجسٹریشن مغربی بنگال کے پتے پر ہے، لیکن پارٹی نے اپنا پہلا انتخاب تریپورہ اسمبلی کا لڑا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق این سی پی آئی کے رہنما شانتنو ڈے نے بتایا کہ پارٹی نے 'تریپورہ ٹرائبل ایریاز آٹونومس ڈسٹرکٹ کونسل' (ٹی ٹی اے اے ڈی سی) خطے کے محروم قبائلی طبقات کی نمائندگی کرنے کے لیے تریپورہ اسمبلی انتخاب لڑنے کا فیصلہ کیا تھا۔ تریپورہ اسمبلی انتخاب میں پارٹی نے 7 اسمبلی نشستوں پر اپنے امیدوار اتارے تھے، لیکن 4 نشستوں پر نامزدگی کے کاغذات مسترد ہوگئے۔ ایسی صورتحال میں پارٹی صرف 2 نشستوں پر ہی اپنے انتخابی نشان کے ساتھ الیکشن لڑسکی، جبکہ ایک نشست پر آزاد امیدوار کی حمایت کی گئی۔ این سی پی آئی کے امیدواروں نے تریپورہ کی چاوما نو نشست پر 536 ووٹ حاصل کیے اور کیلاشہر نشست پر پارٹی کو 286 ووٹ ملے۔ دونوں نشستوں کو ملا کر پارٹی کو مجموعی طور پر صرف 822 ووٹ ملے۔ ایک اور امیدوار کرشن کمار دیب برمانے امباسا نشست سے بطور آزاد امیدوار انتخاب لڑا اور 376 ووٹ حاصل کیے۔ اس طرح این سی پی آئی یا اس کا حمایت یافتہ کوئی بھی امیدوار جیت کے قریب نہیں پہنچ سکا۔ دوسری جانب اتوار کو ہونے والی اچانک سیاسی تبدیلی کے بعد این سی پی آئی ملک کی ایک بڑی سیاسی طاقت بن گئی ہے اور اب اس کے پاس 20 لوک سبھا اراکین پارلیمنٹ ہیں۔ ٹی ایم سی کے 20 باغی اراکین پارلیمنٹ نے این سی پی آئی میں انضمام کا اعلان کیا ہے۔ این سی پی آئی لیڈر شانتنو ڈے کے مطابق پارٹی نے 2023 میں مغربی بنگال پنچایت انتخابات لڑنے کا بھی منصوبہ بنایا تھا، لیکن وسائل کی کمی کے باعث ایسا ممکن نہ ہوسکا۔ انہوں نے بتایا کہ تریپورہ انتخاب کے بعد مالی معاملات کو لے کر پارٹی کے اندرونی اختلافات ابھر کر سامنے آئے، جس کی وجہ سے تنظیمی سرگرمیاں تقریباً ٹھپ ہوگئیں اور پارٹی گمنامی کے اندھیرے میں کھوگئی۔

کانگو: ایبولا وبا بے قابو، ایک دن میں ۲۷؍ نئے کیسز، اموات ۱۸۱؍ تک پہنچ گئیں

ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو میں ایبولا وائرس کی وبا تیزی سے پھیل رہی ہے، جہاں گزشتہ ۲۴؍ گھنٹوں کے دوران ۲۷؍ نئے تصدیق شدہ کیسز رپورٹ ہوئے ہیں

ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو میں ایبولا وائرس کی وبا تیزی سے پھیل رہی ہے، جہاں گزشتہ ۲۴؍ گھنٹوں کے دوران ۲۷؍ نئے تصدیق شدہ کیسز رپورٹ ہوئے ہیں، جو ایک دن میں سب سے بڑا اضافہ قرار دیا جا رہا ہے۔ وزارت صحت کے مطابق مجموعی کیسز کی تعداد ۸۲۷؍ تک پہنچ گئی ہے جبکہ اموات بڑھ کر ۱۸۱؍ ہو گئی ہیں۔ ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو (ڈی آر سی) میں ایبولا وائرس کی تازہ وبا تشویشناک رفتار سے پھیل رہی ہے۔ وزارت صحت نے اتوار کی شب جاری کردہ تازہ صورتحال رپورٹ میں بتایا کہ گزشتہ ۲۴؍ گھنٹوں کے دوران ۲۷؍ نئے تصدیق شدہ کیسز سامنے آئے ہیں، جو وبا کے آغاز کے بعد ایک ہی دن میں رپورٹ ہونے والا سب سے بڑا اضافہ ہے۔ وزارت کے مطابق ۱۵؍ مئی کو بنڈی بوگیو ایبولا وائرس کے پھیلاؤ کا اعلان کیے جانے کے بعد سے متاثرہ افراد کی مجموعی تعداد بڑھ کر ۸۲۷؍ ہو گئی ہے۔ تازہ ترین اضافے کے بعد اموات کی تعداد بھی ۱۸۱؍ تک پہنچ گئی ہے، جبکہ شرح اموات ۲۱؍ فیصد سے بڑھ کر ۲۳ء۱؍ فیصد ریکارڈ کی گئی ہے۔ صحت حکام کے مطابق نئے کیسز میں سب سے زیادہ اضافہ صوبہ اٹوری میں دیکھا گیا، جہاں ایک ہی دن میں ۵۶؍ نئے مریضوں کی تصدیق ہوئی۔ اٹوری ہی اس وبا کا بنیادی مرکز سمجھا جا رہا ہے۔ وزارت صحت نے وضاحت کی کہ کیسز میں حالیہ اضافہ بڑی حد تک کمیونٹی کی سطح پر نگرانی کے نظام کو فعال بنانے کا نتیجہ ہے۔ وزارت نے اپنے بیان میں کہا کہ ’’کیسز کی زیادہ تعداد اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ مقامی آبادی مشتبہ مریضوں کی اطلاع دے رہی ہے اور ہماری ٹیمیں فوری تحقیقات کر رہی ہیں۔‘‘ حکام کے مطابق وبا اب مزید دو نئے ہیلتھ زونز تک پھیل گئی ہے۔ ان میں صوبہ اٹوری کا نیا-نیا (Nia-Nia) اور شمالی کیوو کا مابالاکو (Mabalako) شامل ہیں۔ ان نئے متاثرہ علاقوں کے بعد تین صوبوں میں متاثرہ ہیلتھ زونز کی مجموعی تعداد ۱۳؍ تک پہنچ گئی ہے، جس سے وبا کے دائرہ کار میں نمایاں توسیع کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ وزارت صحت کا کہنا ہے کہ وبا کے آغاز سے اب تک تقریباً ۴۰؍ افراد مکمل صحت یاب بھی ہو چکے ہیں، تاہم نئے علاقوں میں وائرس کی منتقلی نے صحت حکام کی تشویش میں اضافہ کر دیا ہے۔ حکام نے بتایا کہ نئے متاثرہ علاقوں میں فوری ردعمل کے تحت طبی ٹیمیں تعینات کر دی گئی ہیں اور نگرانی، تشخیص، علاج اور رابطہ ٹریسنگ کے عمل کو تیز کیا جا رہا ہے۔ تاہم وبا سے نمٹنے کی کوششوں کو کئی سنگین چیلنجوں کا سامنا ہے۔ وزارت صحت کے مطابق ایبولا ردعمل کے لیے درکار وسائل میں تقریباً ۲۱ء۵؍ ملین ڈالر کی کمی ہے۔ اس کے علاوہ ایبولا علاجی مراکز میں گنجائش محدود ہے، رابطہ ٹریسنگ کا نظام کمزور ہے اور انفیکشن کی روک تھام کے لیے ضروری حفاظتی سامان کی بھی کمی پائی جا رہی ہے۔ افریقہ سینٹرز فار ڈیزیز کنٹرول اینڈ پریوینشن (افریقہ سی ڈی سی) کے ڈائریکٹر جنرل جین کاسیا نے کہا ہے کہ ادارہ وبا پر قابو پانے کے لیے متاثرہ علاقوں میں تکنیکی ماہرین تعینات کر رہا ہے۔ ان کے مطابق لیبارٹری نظام کو مضبوط بنانے، فعال کیس تلاش کرنے اور مقامی آبادی کی شمولیت بڑھانے کے اقدامات تیز کیے جا رہے ہیں۔ جین کاسیا نے کہا کہ ’’ہم متاثرہ ممالک کی اس وقت تک مدد کرنے کے لیے پرعزم ہیں جب تک وائرس کی منتقلی مکمل طور پر بند نہیں ہو جاتی۔‘‘ انہوں نے بین الاقوامی شراکت داروں اور عطیہ دہندگان سے فوری مالی اور تکنیکی امداد فراہم کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ جانیں بچانے اور وبا کو مزید پھیلنے سے روکنے کے لیے وسائل کی فوری فراہمی ناگزیر ہے۔ ماہرین صحت کے مطابق اگر بروقت اقدامات نہ کیے گئے تو وائرس مزید علاقوں میں پھیل سکتا ہے، جس سے وسطی افریقہ میں ایک بڑے صحت عامہ کے بحران کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔

تائیوان کا بیجنگ کے خلاف سخت ردعمل

چینی جہازوں کی اِتو آبا جزیرے کے قریب ممنوعہ پانیوں میں داخلے کی مذمت

تائی پے: تائیوان نے جنوبی بحیرۂ چین میں اپنے زیرِ انتظام اِتو آبا (Taiping) جزیرے کے قریب چینی سرکاری جہازوں کے ممنوعہ پانیوں میں داخل ہونے پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اس اقدام کو اپنی خودمختاری کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ تائیوان کی کوسٹ گارڈ انتظامیہ نے کہا کہ دو چینی سرکاری جہاز مختصر وقت کے لیے جزیرے کے قریب محدود سمندری حدود میں داخل ہوئے، جس کے بعد انہیں فوری طور پر خبردار کیا گیا اور علاقے سے نکلنے پر مجبور کیا گیا۔ تائیوانی حکام کے مطابق چینی جہاز اِتو آبا جزیرے کے قریب تقریباً 1.2 ناٹیکل میل تک پہنچ گئے تھے۔ تائیوان کی کوسٹ گارڈ نے ان کی مسلسل نگرانی کی اور ریڈیو پیغامات کے ذریعے خبردار کرتے ہوئے علاقے سے نکل جانے کا حکم دیا، جس کے بعد چینی جہاز واپس چلے گئے۔ تائیوان کی کوسٹ گارڈ انتظامیہ نے اس واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ بیجنگ کی جانب سے اس نوعیت کی کارروائیاں علاقائی استحکام کے لیے نقصان دہ ہیں اور بین الاقوامی قوانین کی روح کے منافی ہیں۔ ادارے نے واضح کیا کہ تائیوان اپنی سمندری حدود اور خودمختاری کے تحفظ کے لیے ہر ضروری اقدام جاری رکھے گا۔ یہ واقعہ ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب حالیہ ہفتوں کے دوران تائیوان کے گرد چینی کوسٹ گارڈ اور دیگر سرکاری جہازوں کی سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ تائیوانی حکام کا کہنا ہے کہ بیجنگ مشرقی تائیوان اور جنوبی بحیرۂ چین میں اپنی موجودگی بڑھا کر دباؤ کی پالیسی اختیار کر رہا ہے۔ اِتو آبا، جسے تائیوان ’’تائی پنگ جزیرہ‘‘ کہتا ہے، جنوبی بحیرۂ چین کے متنازعہ سپراٹلی جزائر میں تائیوان کی سب سے بڑی چوکی ہے۔ اس علاقے پر چین، تائیوان، فلپائن اور ویتنام سمیت کئی ممالک دعویٰ رکھتے ہیں، جس کی وجہ سے یہ خطہ علاقائی کشیدگی کا مرکز بنا ہوا ہے۔ تائیوان نے زور دیا ہے کہ وہ اپنے زیرِ انتظام علاقوں میں کسی بھی غیر مجاز داخلے کو برداشت نہیں کرے گا اور اپنی سمندری حدود کے دفاع کے لیے کوسٹ گارڈ اور دیگر سیکیورٹی اداروں کے درمیان تعاون مزید مضبوط بنایا جا رہا ہے۔ تائیوان نے بیجنگ کی بڑھتی ہوئی فوجی، قانونی اور سیاسی جارحیت کے خلاف انتہائی سخت موقف اختیار کرتے ہوئے چین کو خطے کے امن اور استحکام کے لیے واحد خطرہ قرار دے دیا ہے۔ تائیوان کی جمہوری طور پر منتخب حکومت نے بیجنگ کے حاکمیت کے تمام دعووں کو یکسر مسترد کرتے ہوئے اپنی خودمختاری کے تحفظ کے لیے ہائی الرٹ رہنے اور قانونی اقدامات تیز کرنے کا اعلان کیا ہے۔

عسکریت پسندوں نے گزشتہ ۱۸؍ ماہ کے دوران خیبر پختونخواہ میں

پاکستانی سکیورٹی فورسز کے خلاف کم از کم ۱۸۲؍ ڈرون حملے کئے: رپورٹ

خیبر پختونخواں۔ 15؍ جون۔ ایم این این۔ صوبائی حکام کے مطابق، عسکریت پسندوں نے گزشتہ 18 ماہ کے دوران خیبر پختونخواہ میں پاکستانی سکیورٹی فورسز کے خلاف کم از کم 182 ڈرون حملے کیے ہیں، جو ملک کے سب سے زیادہ غیر مستحکم خطوں میں سے ایک میں عسکریت پسندوں کی حکمت عملیوں میں بڑھتی ہوئی تبدیلی کو نمایاں کرتے ہیں۔ پولیس کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ 2026 کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران 100 سے زیادہ حملے ہوئے، جو پچھلے سال کے مقابلے میں تیزی سے اضافے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ زیادہ تر واقعات شمالی وزیرستان اور بنوں کے اضلاع میں ریکارڈ کیے گئے جہاں سیکیورٹی فورسز طویل عرصے سے عسکریت پسند گروپوں سے برسرپیکار ہیں۔ خیبر پختونخوا پولیس کے مطابق 2025 میں تھانوں، چوکیوں اور سیکیورٹی تنصیبات کو نشانہ بنانے والے 82 ڈرون حملے ریکارڈ کیے گئے۔ ان میں سے 41 واقعات شمالی وزیرستان میں ہوئے، اس کے بعد بنوں میں 26 حملے ہوئے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس سال حملوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ صرف 2026 کے پہلے چھ مہینوں میں، حکام نے صوبے کے 13 اضلاع میں 100 ڈرون حملے ریکارڈ کیے، جن میں بنیادی طور پر پولیس گشت اور سیکیورٹی فورس کی پوزیشنوں کو نشانہ بنایا گیا۔ شمالی وزیرستان میں ایک بار پھر 48 حملوں کے ساتھ سب سے زیادہ واقعات ریکارڈ کیے گئے، اس کے بعد باجوڑ اور ٹانک میں نو، نو حملے ہوئے۔ بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خان میں آٹھ، جبکہ لکی مروت میں پانچ حملے ہوئے۔ خیبر، جنوبی وزیرستان، ایبٹ آباد، ہنگو، مہمند اور صوابی میں اضافی واقعات رپورٹ ہوئے۔ اہلکار نے مزید کہا کہ سینکڑوں اضافی ڈرون حملوں کو اپنے اہداف تک پہنچنے سے پہلے ہی روک دیا گیا تھا اور اس لیے ان کی باقاعدہ دستاویز نہیں کی گئی۔ صرف بنوں میں گزشتہ چھ ماہ کے دوران مبینہ طور پر 200 سے زائد ڈرون حملے ناکام بنائے گئے۔ پشاور یونیورسٹی کے پروفیسر سید عرفان اشرف نے کہا کہ عسکریت پسند گروپوں کو فوج کے ساتھ براہ راست جھڑپوں میں اکثر بھاری جانی نقصان ہوتا ہے لیکن ڈرون آپریشن کے ذریعے زیادہ مؤثر طریقے سے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ڈرون کے بڑھتے ہوئے استعمال نے متاثرہ اضلاع میں عدم تحفظ میں اضافہ کیا ہے اور کچھ رہائشیوں کو اپنے گھر چھوڑنے پر مجبور کیا ہے۔ تجزیہ کاروں کا یہ بھی کہنا ہے کہ حکومتی پابندیوں کے باوجود چینی ساختہ ڈرون پاکستان کی بلیک مارکیٹ میں آسانی سے دستیاب ہیں۔ تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) نے گزشتہ سال دسمبر میں ایک نام نہاد ایئر فورس یونٹ کے قیام کا اعلان کیا تھا، حالانکہ اس نے اس یونٹ کے ڈھانچے یا آپریشنل کردار کے بارے میں عوامی سطح پر کوئی تفصیل نہیں بتائی ہے۔ اگست 2021 میں افغانستان میں افغان طالبان کے اقتدار میں آنے کے بعد سے پاکستان کو عسکریت پسندی کے تشدد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ پاکستانی حکام نے بارہا تحریک طالبان پاکستان پر افغانستان کی سرزمین کو حملوں کی منصوبہ بندی اور شروع کرنے کے اڈے کے طور پر استعمال کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔

غنیمی کاوا سے مصنوعی ذہانت تک: غیر متناسب جنگ کی بدلتی ہوئی صورت

تل ابیب: ایک نئے تجزیے میں کہا گیا ہے کہ جنگ کی نوعیت گزشتہ چند دہائیوں میں تیزی سے تبدیل ہوئی ہے اور روایتی فوجی تصادم کے ساتھ ساتھ غیر متناسب جنگ جدید ٹیکنالوجی، سائبر صلاحیتوں اور مصنوعی ذہانت کی مدد سے ایک نئے مرحلے میں داخل ہو چکی ہے۔ تجزیے کے مطابق، برصغیر میں ماضی میں استعمال ہونے والی ’’غنیمی کاوا‘‘ یا گوریلا جنگی حکمت عملی بنیادی طور پر چھوٹے گروہوں کی جانب سے بڑی اور طاقتور افواج کے خلاف استعمال کی جاتی تھی۔ اس طرزِ جنگ کا مقصد براہِ راست محاذ آرائی کے بجائے اچانک حملوں، نفسیاتی دباؤ اور محدود وسائل کے مؤثر استعمال کے ذریعے برتری حاصل کرنا تھا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اکیسویں صدی میں غیر متناسب جنگ کا دائرہ روایتی گوریلا کارروائیوں سے کہیں آگے بڑھ چکا ہے۔ آج سائبر حملے، ڈرونز، معلوماتی جنگ، سوشل میڈیا مہمات، مصنوعی ذہانت اور خودکار نظام جنگی حکمت عملی کا اہم حصہ بنتے جا رہے ہیں۔ تجزیہ نگاروں کے مطابق، مصنوعی ذہانت نے جنگی میدان میں فیصلہ سازی، نگرانی، اہداف کی نشاندہی، ڈیٹا کے تجزیے اور خودکار دفاعی نظاموں کی صلاحیتوں میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ اس کے نتیجے میں نسبتاً کم وسائل رکھنے والے عناصر بھی جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے طاقتور ریاستوں کو چیلنج کرنے کی صلاحیت حاصل کر سکتے ہیں۔

چین سے منسلک اثر انداز نیٹ ورکس امریکی معاشرے میں مصنوعی ذہانت پر اختلافات کو ہوا دینے میں مصروف

واشنگٹن: امریکی تحقیقاتی اداروں اور مصنوعی ذہانت کی کمپنیوں نے انکشاف کیا ہے کہ چین سے منسلک بعض اثر انداز نیٹ ورکس امریکہ میں مصنوعی ذہانت (AI) اور ڈیٹا سینٹرز سے متعلق جاری مباحث کو متاثر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان سرگرمیوں کا مقصد امریکی معاشرے میں موجود اختلافات اور خدشات کو مزید گہرا کرنا بتایا جا رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، ان نیٹ ورکس نے سوشل میڈیا پر ایسے پیغامات، تصاویر اور تبصرے پھیلائے جن میں دعویٰ کیا گیا کہ AI ڈیٹا سینٹرز کی تیزی سے بڑھتی ہوئی تعمیرات بجلی کی قیمتوں میں اضافے اور توانائی کے نظام پر دباؤ کا سبب بن رہی ہیں۔ ان مواد کو تیار کرنے کے لیے مصنوعی ذہانت کے ٹولز استعمال کیے گئے اور بعض اکاؤنٹس نے خود کو مختلف پس منظر رکھنے والے امریکی شہریوں کے طور پر پیش کیا۔ تحقیقات میں یہ بھی سامنے آیا کہ متعلقہ اکاؤنٹس مبینہ طور پر چین میں موجود ایک ٹیکنالوجی کمپنی کے سوشل میڈیا آپریشنز سے وابستہ افراد کے زیرِ استعمال تھے، جو چینی صوبائی سطح کے سرکاری اداروں کے لیے کام کر رہے تھے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ مہمات بڑے پیمانے پر کامیاب نہیں ہو سکیں اور انہیں عوامی سطح پر زیادہ پذیرائی حاصل نہیں ہوئی، تاہم ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر ملکی عناصر امریکی ٹیکنالوجی اور AI پالیسیوں سے متعلق حساس مباحث کو متاثر کرنے کے لیے جدید AI ٹولز استعمال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ امریکی ماہرین کے مطابق، ایسے اثر انداز آپریشنز اکثر پہلے سے موجود سماجی اور سیاسی اختلافات کو نشانہ بناتے ہیں تاکہ عوامی اعتماد کو کمزور کیا جا سکے اور پالیسی مباحث میں انتشار پیدا کیا جا سکے۔

بنگلہ دیش مسلسل ناکام ترقیاتی منصوبوں کا شکار کیوں؟

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں ترقیاتی منصوبوں کی لاگت میں اضافے، تاخیر اور محدود نتائج کے مسائل ایک بار پھر بحث کا موضوع بن گئے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ملک میں متعدد بڑے منصوبے ایسے ہیں جن کی افادیت کا اندازہ لگانے والی ابتدائی رپورٹس حقیقت پسندانہ تجزیے کے بجائے منظوری حاصل کرنے کے مقصد سے تیار کی جاتی ہیں، جس کے نتیجے میں قومی وسائل کا ضیاع ہوتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، منصوبوں کی فزیبلٹی اسٹڈیز میں اکثر طلب کے تخمینے بڑھا چڑھا کر پیش کیے جاتے ہیں، زمین کے حصول اور دیگر اخراجات کم دکھائے جاتے ہیں جبکہ ممکنہ فوائد کو بڑھا کر بیان کیا جاتا ہے۔ اس طرح بعض ایسے منصوبے بھی معاشی طور پر قابلِ عمل دکھائی دیتے ہیں جو حقیقت میں عوامی مفاد کے لحاظ سے کمزور ہوتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق بنگلہ دیش کے سرکاری اداروں میں ایسا ماحول موجود ہے جہاں منصوبوں کی منظوری اور فنڈز کے حصول کو ترجیح دی جاتی ہے، جبکہ محتاط مالی منصوبہ بندی کی حوصلہ افزائی کم ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے بعض کنسلٹنٹس بھی ایسے نتائج پیش کرنے پر مجبور ہوتے ہیں جو متعلقہ اداروں کی توقعات کے مطابق ہوں۔ رپورٹ میں نشاندہی کی گئی ہے کہ حکومت کی جانب سے تمام منصوبوں کے لیے ایک ہی شرحِ رعایت استعمال کی جاتی ہے، جس کے باعث سماجی شعبوں جیسے صحت، تعلیم اور ماحولیات سے متعلق منصوبوں کی حقیقی اہمیت کم ہو جاتی ہے جبکہ بعض بڑے انفراسٹرکچر منصوبے کاغذوں میں زیادہ منافع بخش دکھائی دیتے ہیں۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ بنگلہ دیش کے کئی میگا منصوبوں میں لاگت بڑھنے اور مقررہ مدت سے تاخیر کی ایک مشترکہ وجہ یہی ہے کہ ابتدائی مرحلے میں حقائق پر مبنی جائزے کے بجائے سیاسی یا انتظامی ترجیحات کو فوقیت دی جاتی ہے۔ اس کا مالی بوجھ بالآخر عوام کو ٹیکسوں، فیسوں اور دیگر اخراجات کی صورت میں برداشت کرنا پڑتا ہے۔ ماہرین نے تجویز دی ہے کہ منصوبوں کی جانچ کے نظام میں اصلاحات کی جائیں، آزادانہ بعد از تکمیل جائزہ متعارف کرایا جائے اور فزیبلٹی رپورٹس تیار کرنے والے اداروں کے لیے زیادہ شفاف اور جوابدہ نظام قائم کیا جائے تاکہ قومی سرمایہ زیادہ مؤثر طریقے سے استعمال ہو سکے۔

راولاکوٹ میں ہلاکت خیز کریک ڈاؤن کے بعد پاکستان مقبوضہ کشمیر میں احتجاجی لہر

مظفر آباد: پاکستان مقبوضہ جموں و کشمیر میں راولاکوٹ میں ہونے والے خونریز واقعات کے بعد مختلف علاقوں میں احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق حالیہ کریک ڈاؤن اور جھڑپوں کے نتیجے میں متعدد افراد ہلاک اور زخمی ہوئے، جس کے بعد عوامی غم و غصے میں اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق راولاکوٹ میں احتجاجی مظاہرین اور سیکیورٹی فورسز کے درمیان تصادم کے بعد صورتحال کشیدہ ہو گئی۔ حکام کا کہنا ہے کہ جھڑپیں قانون و نظم کی بحالی کے لیے کی جانے والی کارروائیوں کے دوران پیش آئیں، جبکہ احتجاجی رہنماؤں نے ان واقعات کو عوامی آواز دبانے کی کوشش قرار دیا۔ واقعے کے بعد مظفر آباد، میرپور اور دیگر شہروں میں احتجاجی مظاہرے، ہڑتالیں اور ریلیاں منعقد کی گئیں۔ کئی علاقوں میں کاروباری مراکز بند رہے جبکہ عوام نے سیاسی حقوق، بہتر نمائندگی اور حالیہ کارروائیوں کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ احتجاجی تحریک سے وابستہ رہنماؤں کا مؤقف ہے کہ عوام اپنے سیاسی اور آئینی حقوق کے لیے آواز بلند کر رہے ہیں، جبکہ حکام کا کہنا ہے کہ بعض مظاہروں کے دوران تشدد اور قانون شکنی کے واقعات بھی پیش آئے۔

پی او کے میں طاقت کے استعمال روکیں ورنہ پاکستان کے وجود کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے: الطاف حسین

لندن: متحدہ قومی موومنٹ (ایم کیو ایم) کے بانی و قائد الطاف حسین نے اتوار کے روز پاکستانی فورسز کی جانب سے پاکستان کے زیر انتظام کشمیر (پی او کے) کے رہائشیوں پر طاقت کے استعمال کو فوری طور پر روکنے کا مطالبہ کرتے ہوئے خبردار کیا کہ خطے میں جاری فوجی کارروائی سے پاکستان کے اپنے استحکام اور وجود کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ آگ پورے خطے میں پھیل سکتی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹک ٹاک کے ذریعے دنیا بھر میں پارٹی کارکنوں اور عوام سے خطاب کرتے ہوئے حسین نے کہا کہ کشمیر میں طاقت کا استعمال فوری طور پر بند ہونا چاہیے، اگر پاکستان نے کشمیر میں فوجی کارروائی نہیں روکی اور وہاں جبر جاری رکھا تو پاکستان کا وجود بھی خطرے میں پڑ سکتا ہے۔‘‘ ان کے خطاب کے بعد جاری ہونے والے ایک بیان کے مطابق حسین نے الزام لگایا کہ راولاکوٹ اور پی او کے کے دیگر علاقوں کے لوگوں نے انہیں پاکستانی فوج کے ملوث ہونے کے واقعات سے آگاہ کیا اور کشمیریوں کے خلاف پاکستانی سیکورٹی فورسز کی کارروائیوں کی شدید مذمت کی اور ان کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔ حسین نے کہا کہ خطے کے لوگوں کو گزشتہ 80 سالوں سے ناانصافی کا سامنا ہے اور انہوں نے زور دیا کہ خطے کے مستقبل کا تعین کشمیریوں کو خود کرنا چاہیے۔ انہوں نے مزید دلیل دی کہ، آئینی اور قانونی طور پر، جموں و کشمیر پاکستان کا حصہ نہیں ہے، اور یہ الزام لگایا کہ اسلام آباد اپنی الگ آئینی حیثیت کے باوجود اس خطے پر کنٹرول رکھتا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ ’’اصولی طور پر کشمیر کشمیریوں کا ہے اور اب یہ کشمیریوں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ کشمیر ان کا ہی رہے گا۔‘‘ بیان میں مزید کہا گیا کہ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ آئینی اور قانونی طور پر آزاد کشمیر پاکستان کا حصہ نہیں ہے، جو لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ کشمیر نے پاکستان کے ساتھ الحاق کر لیا ہے، وہ غلط ہیں، حکومت پاکستان نے خود سپریم کورٹ میں بھی کہا ہے کہ آزاد کشمیر پاکستان کا حصہ نہیں ہے، اگر آزاد کشمیر آئینی طور پر پاکستان کا حصہ ہوتا تو پاکستان کے چار کے بجائے پانچ صوبے ہوتے۔

اقوام متحدہ کے سربراہ نے امریکہ ایران امن معاہدہ کا خیر مقدم کیا

چین پر تیزی سے اسلحہ بڑھانے کا الزام

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے اتوار کو امریکہ ایران امن معاہدے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس کی مستقل جنگ بندی اور آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کو مشرق وسطیٰ میں جنگ کے حل کی جانب ایک ’’اہم قدم‘‘ قرار دیا ہے۔ گٹیرس نے اپنے ترجمان اسٹیفن ڈوجارک سے منسوب ایک بیان میں کہا کہ سیکرٹری جنرل امید کرتے ہیں کہ فریقین اس نئی رفتار کو آگے بڑھائیں گے اور تنازعہ کے حتمی حل کے لیے اپنی کوششوں کو دوگنا کریں گے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ گوٹیرس نے پاکستان، قطر، مصر، سعودی عرب، ترکی اور دیگر علاقائی ممالک کی طرف سے امن معاہدے کی طرف جانے والے مذاکرات کی حمایت میں ادا کیے جانے والے تعمیری کردار کی گہری تعریف کی۔ سیکرٹری جنرل نے اس بات کی تصدیق کی کہ اقوام متحدہ ایک پائیدار اور جامع امن کے حصول کے لیے فریقین کی حمایت کے لیے تیار ہے۔ یورپی رہنما ایران سے پابندیاں ہٹانے کے لیے تیار ہیں۔ E4 ممالک بشمول برطانیہ، فرانس، جرمنی اور اٹلی نے کہا کہ امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ کے خاتمے کے لیے ایک معاہدے پر پہنچنے کے بعد یہ ممالک ایران کے جوہری پروگرام پر اقدامات کے جواب میں ایران پر سے پابندیاں ہٹانے کے لیے تیار ہیں۔ ایران کو کبھی بھی جوہری ہتھیار حاصل نہیں کرنا چاہیے۔ ممالک کے رہنماؤں نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہم اس مقصد کے لیے امریکا، ایران اور آئی اے ای اے کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لیے تیار ہیں۔ ٹوکیو میں، وزیر اعظم سانے تاکائچی نے پیر کو کہا کہ جاپان دشمنی کے خاتمے کے لیے معاہدے کا خیر مقدم کرتا ہے اور بین الاقوامی جہازوں کے لیے آبنائے ہرمز کو حقیقی طور پر دوبارہ کھولنے سمیت معاہدے کے مستقل نفاذ کی امید کرتا ہے۔ ایکس پر پوسٹ کرتے ہوئے، تاکائچی نے کہا کہ جاپان کو قوی امید ہے کہ آبنائے ہرمز کے ذریعے آزادانہ اور محفوظ بحری سفر کو عملی طور پر یقینی بنایا جائے گا، اور یہ کہ ایران کے جوہری مسئلے اور دیگر معاملات پر ایک حتمی معاہدہ جلد از جلد طے پا جائے گا۔

پی او کے مظاہرین کو پیغام میں قرآنی تنبیہ کا حوالہ دینے پر خواجہ آصف تنقید کی زد میں

پاکستان کے وزیر دفاع خواجہ آصف نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پیغام پوسٹ کرنے کے بعد ایک بڑا تنازعہ کھڑا کر دیا ہے

اسلام آباد: پاکستان کے وزیر دفاع خواجہ آصف نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پیغام پوسٹ کرنے کے بعد ایک بڑا تنازعہ کھڑا کر دیا ہے جس میں پاکستان کے مقبوضہ کشمیر (پی او کے) میں جاری مظاہروں سے خطاب کے دوران پاکستان کے آئین اور ایک قرآنی آیت دونوں کو مدعو کیا گیا تھا، جس پر مذہبی اسکالرز اور حقوق کے علمبرداروں کی جانب سے شدید تنقید کی گئی تھی۔ ہفتے کی رات ایک پوسٹ میں آصف نے لکھا کہ ’’مذاکرات کا آغاز ریاست کی وفاداری اور مکمل اطاعت سے ہوتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ’’کشمیر کے کچھ گمراہ بھائی، جو ان دنوں ایک مخصوص ایجنڈے پر عمل پیرا نظر آتے ہیں، انہیں پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 5 کا مطالعہ کرنا چاہیے جو ریاست کے ساتھ غیر متزلزل وفاداری کا تقاضا کرتا ہے۔ یہ ریمارکس پاکستان کے زیر انتظام کشمیر میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان سامنے آئے ہیں، جہاں حال ہی میں ممنوعہ احتجاجی تحریک جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی (JAAC) کے حامی سیاسی، معاشی اور گورننس اصلاحات کا مطالبہ کرتے ہوئے مظاہرے کر رہے ہیں۔ یہ تنازع اس وقت شدت اختیار کر گیا جب آصف نے اسی پوسٹ میں قرآن کی سورہ المائدہ کی آیت 33 کا حوالہ بھی دیا۔ آیت میں ہے کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ انہیں قتل کیا جائے یا سولی پر چڑھایا جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیے جائیں یا ملک سے نکال دیا جائے یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ مذہبی اسکالرز کے مطابق، وزیر دفاع کے ریمارکس ایک نئی کشیدگی کی نشاندہی کرتے ہیں کیونکہ پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر میں مظاہرین میں سے بہت سے لوگ خود کو سیاسی حقوق، نمائندگی اور

اس سے آزادی کے لیے لڑ رہے ہیں جسے وہ مسلسل جبر اور ریاستی زیادتیوں سے تعبیر کرتے ہیں۔ ناقدین نے آصف پر سیاسی اختلاف کرنے والوں کے خلاف مذہبی صحیفے کو ہتھیار بنانے اور اپوزیشن کی آوازوں کو ریاست کے دشمن کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کرنے کا الزام لگایا۔ ایک جاری سیاسی تحریک کے تناظر میں قرآن کی ایک سخت ترین تعزیری آیات کے استعمال نے ان الزامات کو ہوا دی ہے کہ حکومت اختلاف کو دبانے کے لیے مذہبی بیان بازی کو سیاسی پیغام رسانی کے ساتھ ملا رہی ہے۔ آصف کے عہدے کے خلاف ردعمل اس وقت سامنے آیا ہے جب پاکستان کے زیر انتظام کشمیر میں تشدد کا سلسلہ جاری ہے۔ اے ایف پی کے مطابق پولیس اور کالعدم JAAC کے حامیوں کے درمیان جھڑپوں میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد 20 ہو گئی ہے۔ حکام نے ہفتے کے شروع میں ابتدائی طور پر سات اموات کی اطلاع دی تھی، لیکن بعد میں مقامی حکام کے اعداد و شمار سے معلوم ہوا کہ تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اے ایف پی نے بتایا کہ مقامی حکومت کے وزیر ملک ظفر نے کہا کہ کوٹلی حلقے میں جھڑپوں میں سات افراد ہلاک ہوئے، جب کہ راولاکوٹ کے کمشنر سردار وحید نے بتایا کہ چار پولیس اہلکاروں سمیت 12 افراد ہلاک ہوئے۔

ڈی جی خان خودکش حملے میں دو پولیس اہلکار ہلاک

ڈیرہ غازی خان: اتوار کو پنجاب۔ خیبر پختونخواہ سرحد کے قریب وہوا کے علاقے میں ایک پولیس چیک پوسٹ کو ایک مہلک خودکش حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں دو پولیس اہلکار شہید، کم از کم چھ افراد زخمی، اور سیکیورٹی تنصیب کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا۔ حکام کے مطابق کالعدم ٹی ٹی پی سے تعلق رکھنے والے دہشت گردوں نے دوپہر کو جھونگی پولیس چیک پوسٹ (حضرت عمر فاروق) پر خودکش حملہ کیا۔ انہوں نے دھماکہ خیز مواد سے بھری گاڑی کو سہولت کے مرکزی دروازے سے ٹکرایا، جس سے ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر محمد صادق بلوچ نے تصدیق کی کہ دو پولیس اہلکار جن کی شناخت غلام عباس اور مدثر جسکانی کے نام سے ہوئی تھی، شدید زخمی ہوئے اور بعد میں زخموں کی شدت کے باعث جام شہادت نوش کر گئے۔ اس حملے میں کم از کم چھ دیگر پولیس اہلکار شدید زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں محمد حنیف، ریاض، نعمت، اسامہ، عبدالرحمن اور فلک شیر سمیت دیگر شامل ہیں۔ تمام زخمی اہلکاروں کو فوری طور پر طبی امداد کے لیے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تونسہ منتقل کر دیا گیا۔ حکام نے بتایا کہ دھماکے کی شدت سے چیک پوسٹ کا ڈھانچہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا، جس سے سکیورٹی کی سہولت کو اہم آپریشنل نقصان پہنچا۔ حملے کے بعد ریجنل پولیس آفیسر محمد اظہر اکرم، ڈی پی او بلوچ اور دیگر اعلیٰ قانون نافذ کرنے والے افسران پولیس اور سیکورٹی فورسز کی بھاری نفری کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ علاقے کو گھیرے میں لے لیا گیا اور جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کرنے کے لیے سرچ آپریشن شروع کر دیا گیا۔ حکام نے اس بات کی بھی تصدیق کی کہ مشتبہ خودکش حملہ آور کی باقیات برآمد کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ دھماکے کی شدت سے آس پاس کے کئی مکانوں کی چھتیں اور دیواریں گر گئیں۔ ایک درجن سے زائد مقامی افراد زخمی بھی ہوئے جن میں محمد ابرار، حمید اللہ، محمد حنیف، عبداللطیف، محمد حالی اور دیگر شامل ہیں۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ زوردار دھماکے کے بعد علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا، جس کی آواز کافی دور تک سنی گئی۔ ریسکیو ٹیمیں اور مقامی رضا کار زخمیوں کو طبی سہولیات میں منتقل کرنے میں مدد کے لیے علاقے میں پہنچ گئے۔ ڈی پی او محمد صادق بلوچ نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے تصدیق کی کہ دھماکے میں خودکش حملہ آور بھی مارا گیا۔ انہوں نے کہا کہ مزید تحقیقات جاری ہیں اور جائے وقوعہ سے حاصل کیے گئے فرانزک شواہد اور نتائج کی روشنی میں مزید کارروائی کی جائے گی۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔

نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زناکاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

پریانک کھرگے نے آخر کون سا بنیادی سوال اٹھا دیا؟

درحقیقت اس پوری بحث کا اصل مرکز آر ایس ایس نہیں بلکہ ہندوستانی جمہوریت کا بنیادی اصول ہے۔ جمہوری نظام میں طاقت، اثر و رسوخ اور عوامی زندگی پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت جتنی زیادہ ہو، جوابدہی کی ضرورت بھی اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے۔ یہی اصول حکومتوں، سیاسی جماعتوں، عدالتی اداروں، میڈیا ہاؤسز، مذہبی تنظیموں اور سماجی اداروں پر یکساں طور پر لاگو ہوتا ہے۔ یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ کانگریس نے ماضی میں کئی مواقع پر آر ایس ایس اور اس کی ذیلی تنظیموں کے خلاف سخت بیانات دیے، لیکن عملی سطح پر ان کے خلاف بڑے قانونی اقدامات کم ہی دیکھنے میں آئے۔ یہی وجہ ہے کہ ناقدین یہ سوال بھی اٹھا رہے ہیں کہ آیا پریانک کھرگے کا موجودہ مؤقف محض سیاسی بیان ہے یا واقعی حکومت اس معاملے کو قانونی اور انتظامی سطح پر آگے بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

عبدالحلیم منصور

ہندوستانی سیاست میں بعض سوالات ایسے ہوتے ہیں جو وقتی سیاسی بیانات سے کہیں زیادہ گہرے، دیرپا اور دوررس اثرات رکھتے ہیں۔ کرناٹک کے وزیر داخلہ پریانک کھرگے کی جانب سے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کی قانونی حیثیت، رجسٹریشن اور آئینی جوابدہی کے حوالے سے اٹھایا گیا سوال بھی انہی مباحث میں شامل ہے۔ بظاہر یہ ایک سیاسی تنازع معلوم ہوتا ہے، لیکن اگر اس کے مختلف پہلوؤں کا سنجیدگی سے جائزہ لیا جائے تو یہ معاملہ دراصل ہندوستانی جمہوریت، آئین، قانون کی بالادستی اور عوامی احتساب کے بنیادی اصولوں سے جڑا ہوا نظر آتا ہے۔ پریانک کھرگے نے ایک نہایت سادہ مگر بنیادی سوال اٹھایا ہے۔ اگر اس ملک میں ایک چھوٹا سا خوانچہ فروش، ایک دکان دار، ایک این جی او، ایک ٹرسٹ، ایک مذہبی ادارہ، حتیٰ کہ ایک مندر بھی مختلف سرکاری قوانین اور ضابطوں کے تحت رجسٹریشن اور حساب کتاب کا پابند ہے تو پھر آر ایس ایس کس قانونی بنیاد پر خود کو ان تقاضوں سے مستثنیٰ سمجھتی ہے؟ وزیر داخلہ نے یہاں تک کہا کہ اگر آر ایس ایس کے پاس کوئی ایسی قانونی دستاویز یا آئینی بنیاد موجود ہے جو اسے خصوصی حیثیت فراہم کرتی ہے تو وہ اسے عوام کے سامنے پیش کرے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ اگر ان کا مؤقف غلط ثابت ہو تو وہ معذرت کرنے کے لیے تیار ہیں۔

یہ محض ایک سیاسی بیان نہیں ہے۔ یہ سوال اس لیے اہم ہے کیونکہ اسے ایک ایسے شخص نے اٹھایا ہے جو ریاست کے امن و قانون کا ذمہ دار وزیر ہے۔ ایک وزیر داخلہ کی حیثیت سے پریانک کھرگے کا یہ مؤقف انتظامی، آئینی اور سیاسی تینوں حوالوں سے غیر معمولی اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔ وہ صرف ایک جماعتی رہنما کے طور پر نہیں بلکہ ریاستی نظام کے ایک ذمہ دار عہدیدار کے طور پر جواب طلب کر رہے ہیں۔ ان کے بیان کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ یہ سوال کسی اپوزیشن رہنما نے نہیں بلکہ ایک برسر اقتدار ریاستی حکومت کے ذمہ دار وزیر نے اٹھایا ہے۔ اس بحث کا پس منظر آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت کے وہ بیانات ہیں جن میں انہوں نے کہا تھا کہ آر ایس ایس کوئی رجسٹرڈ ادارہ نہیں بلکہ ایک Body of Individuals یعنی افراد کے ایک مجموعے کی حیثیت رکھتی ہے۔ آر ایس ایس کا موقف یہ رہا ہے کہ اس کی نوعیت روایتی تنظیموں سے مختلف ہے اور بعض عدالتی فیصلوں نے اس کے مخصوص قانونی تشخص کو تسلیم کیا ہے۔ تاہم ناقدین کا سوال یہ ہے کہ اگر ایک تنظیم ملک کے سیاسی، سماجی اور نظریاتی منظر نامے پر اتنا گہرا اثر رکھتی ہو تو اس کی ساخت، مالیاتی نظام اور فیصلہ سازی کے طریقہ کار کے بارے میں عوام کو جاننے کا حق کیوں نہیں ہونا چاہیے؟ یہ سوال اس لیے بھی اہم ہے کیونکہ آر ایس ایس کو محض ایک سماجی یا ثقافتی تنظیم قرار دینا حقیقت کا مکمل بیان نہیں ہوگا۔ ملک کی حکمراں جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی سمیت درجنوں تنظیمیں، طلبہ یونینیں، مزدور انجمنیں، مذہبی اور سماجی پلیٹ فارم کسی نہ کسی سطح پر اس کے نظریاتی دائرے سے وابستہ سمجھے جاتے ہیں۔ ناقدین کا استدلال ہے کہ جب ایک ادارہ براہ راست یا بالواسطہ طور پر قومی سیاست، پالیسی سازی اور سماجی رجحانات پر اثر انداز ہو رہا ہو تو اس کی شفافیت اور جوابدہی کا سوال محض سیاسی مخالفت نہیں بلکہ جمہوری ضرورت بن جاتا ہے۔ اس پورے معاملے کا ایک تاریخی پس منظر بھی ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ 1948 میں مہاتما گاندھی کے قتل کے بعد آر ایس ایس پر پابندی عائد کی گئی تھی۔ اس وقت کے وزیر داخلہ سردار ولبھ بھائی پٹیل اور حکومت ہند نے بعض شرائط کے تحت پابندی ہٹانے کا فیصلہ کیا تھا۔ بعد ازاں 1975 کی ایمرجنسی کے دوران بھی تنظیم پر پابندی عائد کی گئی جبکہ 1992 میں بابری مسجد کی شہادت کے بعد بھی

اس کے خلاف کارروائی عمل میں آئی۔ یہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ریاست اور آر ایس ایس کے تعلقات ہمیشہ سے ہندوستانی سیاست کے اہم ترین موضوعات میں شامل رہے ہیں۔ تاریخی ریکارڈ یہ بھی بتاتا ہے کہ پابندیوں کے خاتمے اور قانونی قبولیت کے مختلف مراحل میں تنظیمی ڈھانچے، تحریری دستور اور ریاستی نگرانی کے سوالات بار بار سامنے آتے رہے ہیں۔ اس لیے موجودہ تنازع کوئی نیا مسئلہ نہیں بلکہ ایک پرانے اور حل طلب سوال کا تازہ اظہار ہے۔

یہاں ایک اور اہم سوال پیدا ہوتا ہے۔ اگر آر ایس ایس واقعی ایک غیر رجسٹرڈ ادارہ ہے تو اس کے مالی معاملات کس نوعیت کے ہیں؟ تنظیمی سطح پر فنڈنگ، جائیدادوں، عطیات اور مختلف سرگرمیوں کا حساب کتاب کس قانونی فریم ورک کے تحت انجام پاتا ہے؟ آر ایس ایس کے حامیوں کا کہنا ہے کہ اس کی بیشتر سرگرمیاں اس سے وابستہ رجسٹرڈ اداروں اور تنظیموں کے ذریعے انجام پاتی ہیں، لیکن ناقدین کے مطابق یہی نکتہ مزید وضاحت اور شفافیت کا تقاضا کرتا ہے۔ یہاں یہ سوال بھی اپنی جگہ اہم ہے کہ اگر آر ایس ایس خود کو ایک غیر رجسٹرڈ نظریاتی و سماجی تنظیم قرار دیتی ہے تو پھر اس کے زیر اثر یا اس سے وابستہ سینکڑوں تنظیموں کے ساتھ اس کے تعلقات کی نوعیت کیا ہے؟ کیا یہ تعلق صرف نظریاتی ہے یا تنظیمی بھی؟ اگر تنظیمی ہے تو اس کی دستاویزی بنیاد کیا ہے؟ اور اگر محض نظریاتی ہے تو پھر مختلف شعبوں میں پھیلے ہوئے اس وسیع نیٹ ورک کی جوابدہی کا دائرہ کس طرح متعین کیا جائے گا؟ یہ وہ سوالات ہیں جن کا جواب صرف سیاسی بیانات سے نہیں بلکہ واضح قانونی اور انتظامی وضاحتوں سے دیا جانا چاہیے۔ پریانک کھرگے کی حالیہ مداخلت کی ایک اور اہمیت یہ ہے کہ انہوں نے اس مسئلے کو صرف آر ایس ایس تک محدود نہیں رکھا بلکہ ایک وسیع اصولی بحث کو جنم دیا ہے۔ کیا ہندوستان میں تمام بڑی سماجی، مذہبی، نظریاتی اور فلاحی تنظیموں کے لیے یکساں شفافیت کے معیارات ہونے چاہئیں؟ کیا قانون کا اطلاق سب پر یکساں ہونا چاہیے یا بعض اداروں کو تاریخی، سیاسی یا سماجی اثر و رسوخ کی بنیاد پر خصوصی حیثیت حاصل ہونی چاہیے؟ اگر کوئی استثنا موجود ہے تو اس کی آئینی اور قانونی بنیاد کیا ہے؟ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ گزشتہ ایک دہائی کے دوران غیر سرکاری تنظیموں، انسانی حقوق کے اداروں، مذہبی انجمنوں اور بیرونی امداد حاصل کرنے والی متعدد تنظیموں پر مختلف قوانین کے تحت سخت نگرانی کی گئی ہے۔ کئی اداروں کے ایف سی آر اے لائسنس منسوخ ہوئے، متعدد تنظیموں کے مالی معاملات کی جانچ پڑتال کی گئی اور ان کی سرگرمیوں پر پابندیاں عائد کی گئیں۔ ایسے حالات میں عوامی سطح پر یہ سوال پیدا ہونا فطری ہے کہ کیا جوابدہی اور شفافیت کا اصول سب کے لیے یکساں ہے یا مختلف اداروں کے لیے مختلف پیمانے اختیار کیے جا رہے ہیں؟ اس بحث کا دوسرا پہلو بھی اہم ہے۔ آر ایس ایس کے حامیوں کا کہنا ہے کہ تنظیم نے گزشتہ ایک صدی کے دوران سماجی خدمت، قدرتی آفات میں امدادی کاموں، تعلیمی سرگرمیوں اور تنظیمی تربیت کے میدان میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ان کے مطابق محض سیاسی مخالفت کی بنیاد پر تنظیم کو نشانہ بنانا مناسب نہیں۔ یہ مؤقف بھی اپنی جگہ قابل غور ہے اور ایک سنجیدہ بحث کا تقاضا کرتا ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ یہ حقیقت بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ کسی ادارے کی سماجی خدمات اسے عوامی احتساب سے بالاتر نہیں کر دیتیں۔

درحقیقت اس پوری بحث کا اصل مرکز آر ایس ایس نہیں بلکہ ہندوستانی جمہوریت کا بنیادی اصول ہے۔ جمہوری نظام میں طاقت، اثر و رسوخ اور عوامی زندگی پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت جتنی زیادہ ہو، جوابدہی کی ضرورت بھی اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے۔ یہی اصول حکومتوں، سیاسی جماعتوں، عدالتی اداروں، میڈیا ہاؤسز، مذہبی تنظیموں اور سماجی اداروں پر یکساں طور پر لاگو ہوتا ہے۔ یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ کانگریس نے ماضی میں کئی مواقع پر آر ایس ایس اور اس کی ذیلی تنظیموں کے خلاف سخت بیانات دیے، لیکن عملی سطح پر ان کے خلاف بڑے قانونی اقدامات کم ہی دیکھنے میں آئے۔ یہی وجہ ہے کہ ناقدین یہ سوال بھی اٹھا رہے ہیں کہ آیا پریانک کھرگے کا موجودہ مؤقف محض سیاسی بیان ہے یا واقعی حکومت اس معاملے کو قانونی اور انتظامی سطح پر آگے بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اسی کے ساتھ یہ سوال کانگریس اور کرناٹک حکومت سے بھی پوچھا جانا چاہیے کہ اگر آر ایس ایس کے بارے میں ان کے تحفظات واقعی اصولی نوعیت کے ہیں تو پھر اقتدار میں آنے کے بعد ان تحفظات کے ازالے کے لیے کون سے عملی اقدامات کیے گئے؟ جمہوری سیاست میں محض سوال اٹھانا کافی نہیں ہوتا بلکہ ان سوالات کو آئینی اور قانونی سطح پر منطقی انجام تک پہنچانا بھی ضروری ہوتا ہے۔ یہی وہ کسوٹی ہے جس پر حکومتوں کی سنجیدگی کو پرکھا جاتا ہے۔ ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ کرناٹک گزشتہ چند برسوں میں حجاب تنازع، مذہبی جلوسوں، فرقہ وارانہ کشیدگی اور شناخت کی سیاست کے متعدد مباحث کا مرکز رہا ہے۔ ایسے ماحول میں وزیر داخلہ کی جانب سے آر ایس ایس کی قانونی حیثیت اور جوابدہی کا سوال اٹھانا محض انتظامی معاملہ نہیں بلکہ ایک وسیع سیاسی اور نظریاتی مباحثے کا حصہ بھی بن جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس بیان کے اثرات ریاستی سیاست سے آگے بڑھ کر قومی سطح پر محسوس کیے جا رہے ہیں۔ تاہم اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ پریانک کھرگے نے ایک ایسے موضوع کو قومی سطح پر دوبارہ زندہ کر دیا ہے جس پر طویل عرصے سے کھل کر بحث نہیں ہو رہی تھی۔ ان کا سوال آر ایس ایس کے حامیوں اور مخالفین دونوں کو جواب دینے پر مجبور کر رہا ہے۔ یہی کسی بھی جمہوری معاشرے کی اصل روح ہے کہ طاقتور ترین اداروں سے بھی سوال کیا جا سکے اور وہ سوال سیاسی دشمنی نہیں بلکہ عوامی مفاد کے تناظر میں پوچھے جائیں۔ آخرکار یہ معاملہ کسی ایک جماعت، ایک تنظیم یا ایک رہنما کا نہیں بلکہ اس اصول کا ہے کہ ہندوستان میں آئین سب سے بالاتر ہے یا نہیں۔ اگر آئین سب سے بالاتر ہے تو پھر اس کے سامنے سب برابر ہونے چاہئیں۔ اگر کوئی تنظیم واقعی قانونی استثنا رکھتی ہے تو اس کی بنیاد واضح ہونی چاہیے اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر جوابدہی اور شفافیت کے اصولوں کا اطلاق بلا امتیاز سب پر ہونا چاہیے۔ یہ شعر اس پوری بحث کی معنویت کو خوب واضح کرتا ہے:

سچ بات کہنے میں جو مصیبت ہو سو ہو
یہ حوصلہ بھی تو کسی کردار میں رہے

پریانک کھرگے کے حالیہ بیانات کی اصل اہمیت بھی یہی ہے کہ انہوں نے ایک بار پھر اس بنیادی سوال کو قومی مباحثے کے مرکز میں لا کھڑا کیا ہے کہ کیا ہندوستان میں کوئی بھی ادارہ، خواہ وہ کتنا ہی طاقتور، منظم یا بااثر کیوں نہ ہو، قانون اور عوامی جوابدہی سے بالاتر رہ سکتا ہے؟ اس سوال کا جواب صرف آر ایس ایس یا کانگریس کو نہیں بلکہ پورے ہندوستانی جمہوری نظام کو دینا ہوگا۔ یہی سوال آنے والے دنوں میں ہندوستانی سیاست، آئینی مباحث اور جمہوری احتساب کی سمت متعین کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر — MUMBAIRAABTA

۱۶ر جون۔۲۰۲۶

ایس آئی آر، عوام تیاری کر لیں

ملک کی دوسری ریاستوں کی طرح تلنگانہ میں بھی اب ایس آئی آر کا عمل شروع ہونے والا ہے۔ اس کیلئے محض چند دن کا وقت رہ گیا ہے۔ 25 جون سے ریاست میں باضابطہ طور پر ایس آئی ار کا عمل شروع ہو جائے گا۔ مختلف سیاسی جماعتوں کی جانب سے یہ اندیشے ظاہر کئے جا رہے ہیں کہ دوسری ریاستوں کی طرح تلنگانہ میں بھی لاکھوں ووٹروں کے نام فہرست رائے دہندگان سے حذف کئے جا سکتے ہیں۔ اس تعلق سے ہر پارٹی اپنے اپنے بوتھ لیول اہلکاروں کو چوکس رہنے اور مستعدی کے ساتھ عوام کی مدد کرنے کی اپیل بھی کر رہی ہے۔ صرف ایک بی جے پی ہے جو اس معاملے میں خاموشی اختیار کی ہوئی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ بی جے پی کو رائے دہندوں کے نام حذف ہونے سے کوئی سروکار نہیں ہے بلکہ اسے فائدہ کی ہی امید ہے۔ اس صورتحال میں ریاست کے عوام کو چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ اب بھی جبکہ ایس آئی آر کا عمل شروع ہونے دس دن کا وقت باقی رہ گیا ہے ایسے میں عوام کو اپنے طور پر تیاری کر لینے کی ضرورت ہے۔ گذشتہ دو ماہ سے اس تعلق سے عوام میں مہم چلائی جا رہی ہے۔ مختلف تنظیموں' اداروں اور جماعتوں کی جانب سے ایس آئی آر کے سلسلہ میں رائے دہندوں کی میاپنگ کے سلسلہ میں مدد کی گئی۔ باضابطہ کیمپس لگاتے ہوئے ان کی مدد کی گئی تھی۔ اس کے باوجود جو لوگ میاپنگ کروانے سے رہ گئے ہیں انہیں اس معاملے میں چوکسی اختیار کرنے اور مستعد ہو جانے کی ضرورت ہے۔ جو کچھ بھی سرکاری خانہ پری کی ضرورت ہے اس کو پورا کیا جانا چاہئے۔ 2002 کی فہرست رائے دہندگان میں ناموں کی جانچ کرواتے ہوئے تازہ فہرست میں ناموں کی شمولیت کو یقینی بنانا چاہئے۔ جو لوگ بیرون ملک ہیں ان کے ناموں کی شمولیت کیلئے بھی خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس معاملے میں کسی بھی طرح کی غفلت یا لاپرواہی مستقبل میں کئی مسائل اور پریشانیوں کا سبب بن سکتی ہے۔ یہ عمل ایسا لگتا ہے کہ صرف ایس آئی آر تک محدود نہیں رہ گیا ہے بلکہ اسے آنے والے وقتوں میں این آر سی سے بھی مربوط کیا جا سکتا ہے اور شہریت پر سوال اٹھائے جا سکتے ہیں۔ پہلے ہی کہا جا رہا ہے کہ جن افراد کے نام ووٹر لسٹ میں موجود نہیں پائے جائیں گے انہیں سرکاری اسکیمات سے فوائد حاصل کرنے کا موقع نہیں رہے گا۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے موجودہ ماحول میں ووٹ کا حق انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اگر اس حق سے محرومی ہو جائے تو اس کے عواقب زیادہ سنگین بھی ہو سکتے ہیں۔ فہرست رائے دہندگان میں اپنے اپنے ناموں کی شمولیت' اپنے افراد خاندان کے ناموں کی شمولیت اور اپنے پڑوس کی مدد بھی ضروری ہے۔ اس کے علاوہ جو لوگ پڑھے لکھے ہیں اور جو اس سارے عمل سے واقفیت رکھتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ غریب اور ناخواندہ افراد کی مدد کیلئے آگے آئیں۔ کچھ وقت ضرور اس کیلئے نکالیں اور اپنے آس پاس کے لوگوں کی مدد کو یقینی بنایا جائے۔ ایس آئی آر کے سیاسی محرکات اور اثرات جو کچھ بھی ہو سکتے ہیں اس سے قطع نظر ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ پہلے اپنے ناموں کی شمولیت کو یقینی بنائیں۔ اس معاملے میں کسی طرح کی لاپرواہی یا تغافل برتنے سے گریز کیا جانا چاہئے۔ جو کچھ بھی سرکاری طریقہ کار ہے اسے اختیار کرتے ہوئے درکار دستاویزات کو تیار رکھا جانا چاہئے۔ جب بی ایل اوز گھروں پر آئیں تو پوری ذمہ داری کے ساتھ ناموں کی شمولیت کو یقینی بنانا چاہئے۔ مسلسل اس معاملے پر نظر رکھی جانی چاہئے۔ ابتدائی مراحل میں ناموں کی شمولیت سے لے کر قطعی فہرست رائے دہندگان کی اشاعت تک اس معاملے میں چوکسی' سرگرمی اور مستعدی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ریاست کی تمام تر سیاسی جماعتوں کی جانب سے بارہا اپنے کارکنوں سے اپیل کی جا رہی ہے کہ وہ اس معاملے میں عوام کی مدد کیلئے ہمیشہ دستیاب رہیں اور تمام اہل افراد کے ناموں کی شمولیت کو یقینی بنائیں۔ سیاسی جماعتوں کیلئے بھی ضروری ہے کہ وہ عوام میں اس تعلق سے شعور بیدار کریں۔ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اہل رائے دہندوں کے ناموں کی شمولیت کو یقینی بنایا جائے۔ جہاں کسی نااہل فرد کا نام فہرست میں شامل نہیں ہونا چاہئے وہیں کسی اہل رائے دہندہ کا نام اس سے حذف بھی نہیں ہونا چاہئے۔ سماج کے تمام طبقات کو اس معاملے میں ذمہ دارانہ رول نبھانے کی ضرورت ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

سیاسی اسٹیج سے نعرہ تکبیر کے کیا معنی؟

ابھی ماضی قریب میں بہار اور بنگال سمیت کئی صوبوں میں اسمبلی انتخابات ہوئے جن کے صحیح یا غلط نتائج ہمارے سامنے ہیں، جہاں بھاجپا تمام جائز اور ناجائز حربوں کو عمل میں لاتے ہوئے آمرانہ طور پر اپنی سرکار بنانے میں کامیاب رہی ساتھ ہی عام آدمی پارٹی کی طرح بلکہ اس سے بھی دو قدم آگے بڑھ کر ٹی ایم سی کو نیست و نابود کرنے میں بھی کوئی کسر باقی نہیں چھوڑا، یہ سب جمہوریت کے سایہ میں ہوتا رہا اور پورا ملک، عدلیہ سمیت ملک کے سارے محکمے تماش بین بنے ہوئے ہیں، ہے کسی میں جرأت جو جنبش کر کے دکھائے۔ شریک جرم نہ ہوتے تو مخبری کرتے: اب اتر پردیش میں اسمبلی انتخابات کا بگل بجا دیا گیا ہے اور ہر کوئی اپنی سیٹوں کا اعلان کرتا دکھائی دے رہا ہے ایسے میں مسلم قوم کی ہمدردی کا دم بھرنے والے اپنے باڑوں سے باہر آتے دکھائی دے رہے ہیں جو اب تک کوہ نا معلوم میں چھپے ہوئے تھے، جب بہرائچ کو آتنک گاہ بنایا جا رہا تھا، گھروں کو بلا جرم بلڈوزر کیا جا رہا تھا اور ظلم و ستم کی ساری حدیں پار کی جا رہی تھیں، لیکن چونکہ ہمدردی کا بخار مفاد پرستی کی شکل میں چڑھتا اس لئے اس وقت آواز اٹھانا اور ظلم کے خلاف کھڑا ہونا مناسب نہیں تھا، جب یہ بات کہی جاتی ہے تو لوگ جواباً چیں بہ جبیں ہو کر کہتے ہیں خائد کے علاوہ کوئی اور ہے جو مسلمانوں کی آواز اٹھاتا ہے؟ جواباً عرض ہے کہ کوئی ایسا مسئلہ بتا دیں جس میں خائد اعظم کی تقریر سے سوائے نقصان کے کچھ اور حاصل ہوا ہو، نہیں بتا سکتے اس لئے ان کی تقریر کی اسکرپٹ سودا بازی کی منہ بولتی تصویر ہوتی ہے، پارلیمنٹ سے لیکر عام سبھاؤں تک اس کو سنا اور سمجھا جا سکتا ہے۔۔ دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور : بنگال اور بہار کا قصہ دہرانے سے کچھ حاصل نہیں لیکن اس سے اہل نظر کو خائد کی خیادت سمجھنے کا موقع ضرور ملا ہوگا، اس کے بعد بھی کوئی نہ سمجھے تو پھر جو بھکتی بھاجپا میں پائی جاتی ہے وہ ادھر بھی پائی جا سکتی ہے اور ایک بڑی تعداد ابھی تک خواب سے باہر نہ آ سکی ہے جسے وقت رہتے باہر آ جانا چاہئے ورنہ دیری کا خمیازہ سوائے افسوس کے کچھ ہوتا نہیں ہے جس کا کچھ حاصل نہیں، پچھلے دنوں بہرائچ میں ایک مہا جن سبھا کا انعقاد ہوا جو سیاسی اسٹیج کم کوئی احتجاج اور پروٹسٹ زیادہ معلوم ہو رہا تھا، میں نے پورا بیان تو نہیں سنا البتہ کچھ کلپس سنیں جس میں اللہ اکبر کے نعرہ بلند کئے جا رہے تھے اور اسٹیج سے کنڈیڈیٹ طے کیا جا رہا تھا جسے سن کر حیرانی ہوئی کہ جو اپنے آپ کو سیاست کا سمراٹ کہتے ہیں ان کی یہ حالت ہے۔ ٹھنڈے دماغ سے سوچنے کہ اگر بھاجپا کا طرز حکومت اس لئے صحیح نہیں کہ وہ ہندوتو کی سیاست کرتی ایک خاص مذہب اور مخصوص تہذیب کو تھوپنا چاہتی ہے تو آپ کی سیاست کا رخ کیا ہے آپ بھی تو مذہب کی سیاست کر رہے ہو اسلام اور مسلمانوں کے نام پر سیاست کرتے ہوئے برادران وطن کے دلوں میں نفرت کی بیج ڈالنے کا کام کر رہے ہو نتیجہ کے اعتبار سے دونوں کے طرز سیاست میں کوئی فرق نہیں ہاں مقصد میں یکسانیت نظر آتی ہے وہ ہے نفرت کا بازار گرم کر کے سیاست کے نام پر اپنے مفاد کی روٹی سینکنا، جس میں خائد صاحب بھاجپا سے کسی بھی صورت پیچھے نہیں۔ کسی زمانہ میں راقم بھی مجلس کی بعض نکتوں سے اتفاق رکھتے ہوئے سو کالڈ سیکولر پارٹیز سے اتحاد کا حامی تھا لیکن بعد میں سیاسی رجحانات اور مجلس کے طرز سیاست کو دیکھتے ہوئے اب اس کو دماغ میں بھی نہیں لاتا، 2022 کے اسمبلی الیکشن میں اکھلیش یادو کو بذریعہ میل اتحاد کی دعوت بھی دی تھی لیکن جو ہوا اچھا ہی ہوا، سیکولر پارٹیز کوئی دودھ کی دھلی نہیں ہیں اور نہ ہو سکتی ہیں لیکن کسی حد تک ان کے ساتھ مل کر بات کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ اہل یو پی سے میری یہ درخواست ہے کہ اپنے حق کا صحیح استعمال کریں کسی کی اسٹیج سے ہونے والی گمراہ کن باتوں کا شکار نہ ہوں، جگہ اور وقت بدلا ہے شکاری وہی پرانا ہے، جس نے بنگال اور بہار میں اپنی اصل صورت دکھایا ہے، دینی باتوں کے حوالے تمہیں گمراہ نہ کرنے پائیں، ممکن ہے خوابوں اور جھوٹی قسموں کا سہارا لیا جائے اس سے ہر حال ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے، میں چونکہ ذاتیات پر بات نہیں کرتا ورنہ اور بھی کچھ بتاتا بس آپ یہ سمجھ لیں کہ یہ وہ وقتی پہیہ ہیں جو اپنا بوجھ نہیں اٹھا سکتے تو آپ کو کہاں سہارا دے سکیں گے۔

زین العابدین ندوی

انسانی معاشرہ مختلف رسوم و روایات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ بعض رسمیں ایسی ہوتی ہیں جو معاشرے کی تعمیر، خوش حالی اور استحکام کا ذریعہ بنتی ہیں، جبکہ بعض رسمیں ایسی بھی جنم لیتی ہیں جو رفتہ رفتہ پورے سماج کے لیے زہرِ قاتل ثابت ہوتی ہیں۔ برصغیر کے مسلم معاشرے میں جہیز کی رسم انہی مہلک معاشرتی بیماریوں میں سے ایک ہے جس نے بے شمار خاندانوں کی خوشیوں کو نگل لیا، والدین کی کمروں کو قرضوں کے بوجھ سے جھکا دیا اور شادی جیسے مقدس اسلامی رشتے کو ایک تجارتی معاملے میں تبدیل کر دیا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ جس رسم کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، وہ آج بعض مسلمانوں کے نزدیک معاشرتی وقار اور عزت کا معیار بن چکی ہے۔

جہیز: ایک معاشرتی ناسور اور ہمارا کردار

محمد فداء المصطفیٰ قادری

انسانی معاشرہ مختلف رسوم و روایات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ بعض رسمیں ایسی ہوتی ہیں جو معاشرے کی تعمیر، خوش حالی اور استحکام کا ذریعہ بنتی ہیں، جبکہ بعض رسمیں ایسی بھی جنم لیتی ہیں جو رفتہ رفتہ پورے سماج کے لیے زہر قاتل ثابت ہوتی ہیں۔ برصغیر کے مسلم معاشرے میں جہیز کی رسم انہی مہلک معاشرتی بیماریوں میں سے ایک ہے جس نے بے شمار خاندانوں کی خوشیوں کو نگل لیا، والدین کی کمروں کو قرضوں کے بوجھ سے جھکا دیا اور شادی جیسے مقدس اسلامی رشتے کو ایک تجارتی معاملے میں تبدیل کر دیا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ جس رسم کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، وہ آج بعض مسلمانوں کے نزدیک معاشرتی وقار اور عزت کا معیار بن چکی ہے۔

جہیز دراصل اس سامان کو کہا جاتا ہے جو لڑکی کے والدین شادی کے موقع پر اپنی بیٹی کو دیتے ہیں، لیکن موجودہ دور میں اس کا مفہوم یکسر بدل چکا ہے۔ اب یہ محبت اور تعاون کی علامت نہیں بلکہ ایک ایسی معاشرتی مجبوری بن چکی ہے جس کے بغیر اکثر رشتے طے نہیں ہوتے۔ کہیں نقد رقم کا مطالبہ کیا جاتا ہے، کہیں گاڑی کی فرمائش ہوتی ہے، کہیں قیمتی فرنیچر اور برقی آلات کی فہرست تھما دی جاتی ہے۔ بظاہر اسے تحفہ کہا جاتا ہے لیکن حقیقت میں یہ ایک ایسا دباؤ ہے جس کے نیچے غریب اور متوسط طبقہ بری طرح پس جاتا ہے۔ اسلام نے نکاح کو آسان بنانے کی تعلیم دی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ترجمہ: ”اور تم اپنے بے نکاح مردوں اور عورتوں کا نکاح کر دیا کرو، اگر وہ محتاج ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا۔ (القرآن، سورۃ النور: 32، ترجمۂ کنز الایمان، مکتبۃ المدینہ، کراچی) اس آیت میں نکاح کو آسان بنانے کی ترغیب دی گئی ہے، لیکن آج ہم نے نکاح کو اتنا مشکل بنا دیا ہے کہ ہزاروں لڑکیاں صرف جہیز کی وجہ سے شادی کی عمر گزر جانے کے باوجود اپنے گھروں میں بیٹھی رہتی ہیں۔ یہ صورتحال نہ صرف معاشرتی بگاڑ کو جنم دیتی ہے بلکہ بہت سی اخلاقی اور نفسیاتی خرابیوں کا سبب بھی بنتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: أَعْظَمُ النِّكَاحِ بَرَكَةً أَيْسَرُهُ مَؤُونَةً۔ ترجمہ: سب سے زیادہ بابرکت نکاح وہ ہے جس میں سب سے کم خرچ ہو۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 6، صفحہ 145، موسسۃ الرسالہ، بیروت) یہ حدیث اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ برکت کا تعلق نمود و نمائش اور فضول اخراجات سے نہیں بلکہ سادگی اور اخلاص سے ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے میں برکت کی جگہ دکھاوا، تفاخر اور مقابلہ بازی نے لے لی ہے۔ جہیز کی رسم

کے پھیلنے کی ایک بڑی وجہ معاشرتی نمود و نمائش ہے۔ بعض لوگ اپنی حیثیت سے بڑھ کر خرچ کرتے ہیں تاکہ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے سامنے اپنی شان و شوکت کا اظہار کر سکیں۔ ایک خاندان جب اس طرح کا غیر ضروری خرچ کرتا ہے تو دوسرے خاندان بھی اسی کی تقلید کرتے ہیں۔ یوں ایک غلط روایت پورے معاشرے میں جڑ پکڑ لیتی ہے۔ اردو کی کہاوت ہے: ”دیکھا دیکھی سادھے جوگ، چھوٹے جان سے بڑا روگ۔“ حقیقت بھی یہی ہے کہ تقلیدِ باطل نے اس ناسور کو مزید مضبوط کر دیا ہے۔

ہندوستانی مسلم معاشرے میں جہیز کے نتیجے میں بے شمار معاشرتی مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ غریب والدین اپنی بیٹیوں کی شادی کے لیے سودی قرض لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کئی خاندان اپنی زمینیں اور زیورات فروخت کر دیتے ہیں۔ بعض گھروں میں برسوں کی جمع پونجی صرف ایک دن کی نمائش کی نذر ہو جاتی ہے۔ اس کے باوجود اگر مطالبات پورے نہ ہوں تو لڑکی کو طعنوں، ذلتوں اور بعض اوقات جسمانی و ذہنی تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ رویہ اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔ مزید افسوس ناک بات یہ ہے کہ بعض نوجوان، جو خود کو تعلیم یافتہ اور مہذب سمجھتے ہیں، جہیز کے مطالبات کو اپنا حق تصور کرتے ہیں۔ وہ بھول جاتے ہیں کہ اسلام میں مرد کو لینے والا نہیں بلکہ دینے والا بنایا گیا ہے۔ شریعت نے عورت پر مہر فرض نہیں کیا بلکہ مرد پر مہر لازم کیا ہے۔ اگر اسلام کا مزاج سمجھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اسلام معاشی بوجھ لڑکی کے خاندان پر نہیں بلکہ مرد پر ڈالتا ہے تاکہ عورت عزت اور وقار کے ساتھ ازدواجی زندگی کا آغاز کر سکے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے بھی متعدد مقامات پر فضول رسموں اور غیر شرعی معاشرتی بوجھوں کی مذمت فرمائی ہے اور مسلمانوں کو سنت کے مطابق سادہ نکاح اختیار کرنے کی تلقین کی ہے۔ اہلِ علم ہمیشہ سے اس بات پر زور دیتے آئے ہیں کہ شادی کو آسان بنایا جائے اور ایسی رسوم کا خاتمہ کیا جائے جو شریعت اور عقل دونوں کے خلاف ہوں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس بیماری کا علاج کیا ہے؟ سب سے پہلی ذمہ داری نوجوانوں پر عائد ہوتی ہے۔ اگر نوجوان خود یہ اعلان کر دیں کہ وہ جہیز نہیں لیں گے تو اس مسئلے کا ایک بڑا حصہ خود بخود حل ہو سکتا ہے۔ معاشرے کی تبدیلی ہمیشہ نوجوان نسل سے شروع ہوتی ہے۔ جو نوجوان اپنی تعلیم، دیانت اور کردار پر فخر کرتا ہے، اسے چند سامانِ دنیا کے لیے اپنی عزتِ نفس کا سودا نہیں کرنا چاہیے۔ دوسری ذمہ داری والدین کی ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بیٹوں کی تربیت اس انداز سے کریں کہ وہ جہیز کو حق نہیں بلکہ ایک معاشرتی برائی سمجھیں۔ اسی طرح بیٹیوں کے والدین کو بھی غیر ضروری مقابلہ بازی سے بچنا چاہیے۔ اگر اپنی خوشی سے کوئی ضروری سامان بیٹی کو دینا چاہیں تو یہ ان کا ذاتی معاملہ ہے، لیکن اسے معاشرتی فریضہ یا عزت کا معیار نہیں بنانا چاہیے۔ تیسری ذمہ داری علماء، ائمہ اور دینی اداروں کی ہے۔ مساجد کے خطبات، دینی اجتماعات اور اصلاحی پروگراموں میں اس مسئلے کو مستقل موضوع بنایا جانا چاہیے۔ جب تک عوامی شعور بیدار نہیں ہوگا، اس رسم کا خاتمہ مشکل رہے گا۔ علماء کرام کو چاہیے کہ نکاح کے موقع پر جہیز کے خلاف واضح پیغام دیں اور سنت کے مطابق سادہ شادیوں کی حوصلہ افزائی کریں۔ چوتھی ذمہ داری سماجی تنظیموں اور تعلیمی اداروں کی ہے۔ اسکولوں، کالجوں اور جامعات میں نوجوانوں کو یہ شعور دیا جائے کہ انسان کی عزت اس کے کردار، علم اور تقویٰ میں ہے، نہ کہ جہیز کے سامان میں۔ ایسے نوجوانوں اور خاندانوں کی حوصلہ افزائی کی جائے جو بغیر جہیز کے نکاح کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جہیز صرف ایک رسم نہیں بلکہ ایک ذہنی بیماری ہے۔ جب تک ذہن تبدیل نہیں ہوں گے، قوانین اور نعروں سے مکمل کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے گھروں سے اس اصلاح کا آغاز کریں۔ اگر ہر مسلمان یہ عہد کر لے کہ نہ جہیز لے گا، نہ اس کا مطالبہ کرے گا اور نہ اس رسم کی حوصلہ افزائی کرے گا، تو آنے والی نسلیں اس لعنت سے محفوظ ہو سکتی ہیں۔ آج وقت کا تقاضا ہے کہ ہم اسلام کی اصل تعلیمات کی طرف رجوع کریں، نکاح کو آسان بنائیں، سادگی کو اپنائیں اور جہیز جیسی ظالمانہ رسم کو ہمیشہ کے لیے دفن کر دیں۔ یہی دینی غیرت کا تقاضا ہے، یہی معاشرتی اصلاح کا راستہ ہے اور یہی وہ عمل ہے جس کے ذریعے ہم اپنی بیٹیوں کے مستقبل کو محفوظ اور اپنے معاشرے کو ایک بڑے ناسور سے نجات دلا سکتے ہیں۔ بقول شاعر:

رسم و رواجِ باطل کو مٹانا ہوگا
ہر گھر کو سنتوں سے سجانا ہوگا

اگر ہم نے آج اس مسئلے کے حل کی سنجیدہ کوشش نہ کی تو آنے والی نسلیں بھی اسی بوجھ تلے کراہتی رہیں گی، لیکن اگر ہم نے ہمت، بصیرت اور اخلاص کے ساتھ قدم اٹھایا تو یقیناً ایک ایسا معاشرہ وجود میں آئے گا جہاں شادی خوشی، محبت اور رحمت کا پیغام ہوگی، تجارت اور مطالبات کا میدان نہیں۔

□□□

گداگری ملت کی پیشانی پر ایک بدنما داغ اسلام میں بھیک مانگنے کا کوئی تصور نہیں

عبد الغفار صدیقی

اسلام نے انسان کو عزت اور وقار کے ساتھ جینے کا درس دیا ہے۔ اس نے انسان کے ہاتھ میں کشکول نہیں بلکہ عمل کا ہتھیار دیا ہے، اس کے قدموں کو گلی کوچوں میں سوال کے لیے نہیں بلکہ رزقِ حلال کی تلاش میں چلنے کا حکم دیا ہے۔ اسلام کا تصورِ انسان یہ ہے کہ وہ اپنے رب کے سوا کسی کے سامنے نہ جھکے، اپنی ضروریات کے لیے حتی الامکان دوسروں کا محتاج نہ بنے اور اپنی محنت و جدوجہد سے زندگی کی گاڑی آگے بڑھائے۔ قرآن مجید کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین میں بسانے کے ساتھ اسے رزق کی تلاش اور معاشی سرگرمیوں کا حکم بھی دیا ہے۔ انبیائے کرام علیہم السلام کی زندگیاں اس حقیقت کی روشن دلیل ہیں کہ دین اور دنیا، عبادت اور معاش، روحانیت اور محنت ایک دوسرے کی ضد نہیں بلکہ ایک دوسرے کی تکمیل ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین محمد ﷺ تک انبیائے کرام نے محنت کی، کسبِ معاش کے ذرائع اختیار کیے اور اپنی امتوں کو بھی یہی تعلیم دی۔ قرآن مجید میں بہت سے انبیاء کے ہنر اور کام کا تذکرہ ملتا ہے، حضرت داؤد علیہ السلام کو زرہ بنانے کا ہنر سکھایا گیا، حضرت نوحؑ کو کشتی سازی کا فن دیا گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیبؑ کے یہاں اجرت پر کام کیا، حضرت یوسفؑ نے تو شاہِ مصر سے وزارتِ خزانہ کا چارج ان کے سپرد کرنے کی تجویز دی۔ قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ (یوسف:55) ”یوسف نے کہا: مجھے ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجیے، بے شک میں حفاظت کرنے والا اور علم رکھنے والا ہوں۔“

رسول اللہ ﷺ نے تجارت کی، بکریاں چرائیں، سفر کیے اور زندگی کے عملی تقاضوں کو پورا کیا۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے تجارت کے میدان میں نمایاں مقام حاصل کیا۔ بہت سے صحابہ کرامؓ کھیتی باڑی کرتے تھے، باغات میں محنت کرتے تھے، کنوؤں سے پانی نکالتے تھے اور مزدوری کر کے اپنے اہل و عیال کی کفالت کرتے تھے۔ اسلامی تاریخ میں ہمیں کوئی ایسا طبقہ نظر نہیں آتا جس نے مانگنے کو پیشہ اور گداگری کو ذریعہ معاش بنایا ہو۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق روزی تلاش کرنا، اس کے لیے جدوجہد کرنا، معروف ذرائع اختیار کرنا صرف ضروری ہی نہیں بلکہ عین عبادت ہے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد رزقِ حلال تلاش کرنے کا حکم خود اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (الجمعۃ:10) ”پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو، اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔“ اللہ تعالیٰ نے زمین کو روزی کے حصول کا ذریعہ بنایا: هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ (الملک:15) وہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے نرم اور مسخر بنا دیا، پس اس کے راستوں میں چلو پھرو اور اس کے رزق میں سے کھاؤ، اور اسی کی طرف دوبارہ اٹھ کر جانا ہے۔“

تہجد کی نماز رسول اکرم ﷺ پر فرض تھی، آپ کے ساتھ کچھ صحابہ بھی یہ نماز پڑھتے تھے۔ حضور کبھی کبھی کافی طویل نماز پڑھتے بعض صحابہ کو اس سے دشواری ہوتی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہدایت فرمائی۔

”بے شک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ ایک جماعت کبھی رات کے دو تہائی کے قریب، کبھی نصف رات اور کبھی ایک تہائی رات قیام کرتے ہیں۔ اللہ ہی رات اور دن کا اندازہ رکھتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ تم اس کی پوری پابندی نہ کر سکو گے، اس لیے اس نے تم پر مہربانی فرمائی۔ پس جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو۔ اسے معلوم ہے کہ تم میں کچھ بیمار ہوں گے، اور کچھ دوسرے لوگ زمین میں سفر کریں گے اور اللہ کا فضل (روزی) تلاش کریں گے، اور کچھ دوسرے اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے۔ لہٰذا جتنا

قرآن آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو اچھا قرض دو۔ اور جو بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس موجود پاؤ گے، وہ بہتر بھی ہوگی اور اجر کے اعتبار سے زیادہ عظیم بھی۔ اور اللہ سے مغفرت مانگتے رہو، بے شک اللہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم فرمانے والا ہے۔“ یہاں تک کہ حج جیسی عظیم عبادت کے موقع پر بھی تلاش رزق یعنی کاروبار کرنے کی اجازت دی گئی: لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ (البقرۃ:198) ”تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل (تجارت اور روزی) تلاش کرو۔“

اللہ تعالیٰ نے دن بنایا ہی اس لیے کہ انسان اس میں اپنے لیے حلال رزق کمائے۔ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا (النبأ:11) ”اور ہم نے دن کو معاش (روزی کمانے اور زندگی کی سرگرمیوں) کا وقت بنایا۔“

اسلام کی نظر میں محنت صرف معاشی ضرورت نہیں بلکہ ایک اخلاقی قدر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا کبھی نہیں کھایا۔“ (صحیح البخاری) ایک اور حدیث میں امانت دار تاجر کو انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ شمار کیا گیا ہے۔ یہ اس بات کا اعلان ہے کہ اسلام محنت، دیانت اور کسبِ حلال کو کس قدر بلند مقام عطا کرتا ہے۔ اس کے برخلاف بلا ضرورت سوال کرنا اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانا اسلام کی نگاہ میں پسندیدہ عمل نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”آدمی مسلسل لوگوں سے مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔“ (متفق علیہ) ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”اگر کوئی شخص جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر اپنی پیٹھ پر لاد کر فروخت کرے تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے سوال کے لیے ہاتھ پھیلائے۔“ (بخاری)

یہی وجہ ہے کہ جب ایک محتاج شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے مستقل طور پر مانگنے کا عادی بنانے کے بجائے اس کے لیے کلہاڑی کا انتظام فرمایا اور محنت کر کے کمانے کی راہ دکھائی۔ بدقسمتی سے آج برصغیر کے بعض علاقوں میں گداگری ایک منظم پیشہ بن چکی ہے۔ بازاروں، چوراہوں، ٹرینوں اور بس اڈوں پر پیشہ ور بھکاریوں کے گروہ نظر آتے ہیں۔ بعض لوگ مذہب کا نام استعمال کر کے اور بعض لاؤڈ اسپیکروں کے ذریعے لوگوں کے جذبات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو مسجد، مدرسہ کے نام پر فرضی رسید بک چھپوا لیتے ہیں، کچھ پیر مومرشد بن کر نذر و نیاز کے عنوان سے بھیک قبول کرتے ہیں، بہرحال بھیک مانگنے کی صورت خواہ کتنی ہی مہذب ہو، اسلام کے مزاج سے مطابقت نہیں رکھتی بلکہ اسلام کی روشن تعلیمات پر ایک بدنما داغ ہے۔

اس سے بھی زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ بعض لوگ اپنے آپ کو فقیر برادری سے منسوب کر کے مانگنے کو اپنا آبائی حق سمجھتے ہیں۔ کہیں یہ لوگ اپنے نام کے ساتھ ”علوی“ لکھتے ہیں اور کہیں ”شاہ“۔ اسلام میں نہ کوئی ایسی برادری ہے اور نہ کسی خاندان کو سوال کرنے کا پیدائشی حق حاصل ہے۔ اسلام میں شرف و فضیلت کا معیار تقویٰ، کردار اور عمل ہے۔ اس کا ایک نقصان تو یہ ہے کہ مسلمانوں میں ایک بڑا طبقہ مانگنے کو اپنا پیدائشی حق سمجھ بیٹھا، دوسرا نقصان یہ ہوا کہ ایک بڑے طبقے کے اندر خود کو فقیر سمجھنے کی بنا پر احساس کمتری پیدا ہو گیا، تیسرا نقصان یہ ہوا کہ عام مسلمان ان سے قربت کو ناپسند کرنے لگے، اور سب سے بڑا نقصان یہ ہوا کہ اسلام کی تصویر مسخ ہو کر رہ گئی۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ بعض جاہل اور غیر متوازن صوفیانہ رجحانات نے فقر کے صحیح مفہوم کو مسخ کر کے گداگری کو روحانیت کا لبادہ پہنانے کی کوشش کی، حالانکہ اکابر صوفیہ کی زندگیاں محنت، خودداری اور خدمتِ خلق سے عبارت ہیں۔ اسلامی فقر کا مطلب لوگوں کا محتاج بننا نہیں بلکہ دنیا کی حرص سے آزاد ہو کر اللہ پر اعتماد کرنا ہے۔ فقیر کون ہے؟ اس کو کیسے پہچانا جا سکتا ہے؟ ان سوالوں کے جوابات بھی قرآن میں دیے گئے اور فقراء کی تعریف (Definition) بیان کی گئی ہے۔ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ (البقرۃ:273) ”یہ صدقات ان فقراء کے لیے ہیں جو اللہ کی راہ میں ایسے گھر گئے ہیں کہ زمین میں چل پھر کر (روزی) حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کی خودداری کی وجہ سے ناواقف شخص انہیں مالدار سمجھتا ہے۔ تم انہیں ان کی علامت سے پہچان سکتے ہو۔ وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔ اور تم جو بھی مال خرچ کرو گے، یقیناً اللہ اسے خوب جانتا ہے۔“ اس آیت میں بتایا گیا کہ فقیر وہ معذورین ہیں جو یا تو بستی یا ملک کے حالات کی بنا پر اپنا کام نہیں کر سکتے، مثال کے طور پر فساد کے بعد کرفیو کا لگ جانا، کرونا جیسی کسی وبا کا آ جانا، مسلسل میدانِ جنگ میں ہونے کی وجہ سے اپنے اہل و عیال کے لیے روزی نہ کما پانا، یا کسی حادثہ میں ہاتھ پاؤں کھو بیٹھنا وغیرہ۔ دوسری بات یہ کہی گئی کہ وہ خودداری کی وجہ سے کسی کے سامنے دستِ سوال دراز نہیں کرتے، اور ان کے رکھ رکھاؤ کی وجہ سے لوگ انہیں مال دار سمجھتے ہیں، پھر وہ کسی سے لپٹتے نہیں، جیسا کہ آج کل پیشہ ور بھکاری پیچھے ہی پڑ جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی مدد کرنا باعثِ اجر ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہر اس شخص کو جو اللہ کے نام پر مدد مانگ رہا ہے اسے کچھ نہ کچھ دے دو، دے نہیں سکتے تو اس سے معذرت کر لو لیکن جھڑکو نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسی خیال نے گداگری کو بڑھاوا دیا ہے۔ اسلام جہاں کسی کی مدد کرنے کا حکم دیتا ہے وہیں وہ اس بات کی بھی تعلیم دیتا ہے کہ مستحق کو دیا جائے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر کوئی شخص ہٹا کٹا ہے، کما سکتا ہے، لیکن اپنے نکمے پن، سستی، کاہلی کی وجہ سے ہاتھ پاؤں مارنا نہیں چاہتا، اس کو بھیک مانگنا ہی آسان لگتا ہے، اوپر سے اگر وہ برادری سے بھی فقیر ہے تو مانگنے کو اپنا پیدائشی حق سمجھتا ہے تو ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہیے، گداگری کی حوصلہ شکنی کرنا چاہیے، اگر مانگنے والا ڈھٹائی اور بدتمیزی پر اتر آئے تو اس کے ساتھ سختی بھی کی جانی چاہیے۔ سورہ ضحیٰ کی آیت واما السائل فلاتنهر (سوال کرنے والے کو نہ جھڑکو) میں سائل سے مراد دین کے مسئلہ مسائل معلوم کرنے والا ہے نہ کہ بھیک مانگنے والا (بعض مفسرین نے دونوں مراد لیے ہیں)، اس لیے کہ یہ آیت ووجدک ضالا فھدیٰ کے جواب میں آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اپنی نعمتیں یاد دلاتے ہوئے بتایا ہے کہ تم یتیم تھے، تمہیں ٹھکانہ دیا گیا، تم سیدھے راستے سے واقف نہ تھے تو تمہیں ہدایت دی گئی، تم تنگ دست تھے تو تمہیں مال عطا کیا گیا۔ ان نعمتوں کے بعد بالترتیب حکم دیا گیا، پس یتیم پر سختی نہ کرو، سوال کرنے والے کو نہ جھڑکو، اور اپنے رب کی نعمت (مال و دولت) کا خوب ذکر کرو۔ اگر بھیک مانگنا پسندیدہ یا مباح عمل ہوتا تو نبی اکرم ﷺ یہ نہ فرماتے کہ ”آدمی مسلسل لوگوں سے مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔“ (متفق علیہ) ”اگر کوئی شخص جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر اپنی پیٹھ پر لاد کر فروخت کرے تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے سوال کے لیے ہاتھ پھیلائے۔“ (بخاری)

غزل

پت جھڑ میں بہاروں کی فضا ڈھونڈ رہا ہے
پاگل ہے جو دنیا میں وفا ڈھونڈ رہا ہے

خود اپنے ہی ہاتھوں سے وہ گھر اپنا جلا کر
اب سر کو چھپانے کی جگہ ڈھونڈ رہا ہے

کل رات کو یہ شخص ضیا بانٹ رہا تھا
کیوں دن کے اجالے میں دیا ڈھونڈ رہا ہے

شاید کے ابھی اُس پہ زوال آیا ہوا ہے
جگنو جو اندھیرے میں ضیا ڈھونڈ رہا ہے

کہتے ہیں کہ ہر جاہ پہ موجود خُدا ہے
یہ سُن کے وہ پتھر میں خُدا ڈھونڈ رہا ہے

اس کو تو کبھی مُجھ سے محبت ہی نہیں تھی
کیوں آج وہ پھر میرا پتا ڈھونڈ رہا ہے

کس شہرِ مُنافق میں یہ تُم آ گئے ساغر
اک دوجے کی ہر شخص خطا ڈھونڈ رہا ہے

ساغر صدیقی

ایف ایس ایس اے آئی کا کریک ڈاؤن

ہیلدی، زیرو میدہ دعوؤں پر کئی برانڈز کو نوٹس

فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی آف انڈیا (FSSAI) نے گمراہ کن برانڈ ناموں، تجارتی ناموں

اور صحت سے متعلق دعووں کے خلاف بڑی کارروائی کرتے ہوئے متعدد فوڈ بزنس آپریٹرز کو نوٹس جاری کیے ہیں۔ ریگولیٹر کے مطابق ”ہیلدی“، ”آرگینک“، ”زیرو میدہ“، ”ٹرو وٹامن“ اور دیگر اصطلاحات صارفین کو مصنوعات کی غذائی خصوصیات یا صحت بخش فوائد کے بارے میں غلط تاثر دے سکتی ہیں۔ فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی آف انڈیا (FSSAI) نے گمراہ کن اشتہارات، برانڈ ناموں اور مصنوعات سے متعلق دعووں کے خلاف کارروائی تیز کرتے ہوئے متعدد فوڈ بزنس آپریٹرز (FBOs) کو نوٹس جاری کیے ہیں۔ ریگولیٹر نے کہا ہے کہ کئی کمپنیاں اپنی مصنوعات کی مارکیٹنگ کے لیے ایسے نام اور دعوے استعمال کر رہی ہیں جو صارفین کو مصنوعات کی اصل غذائی خصوصیات کے بارے میں غلط تاثر دے سکتے ہیں۔ ایف ایس ایس اے آئی کے مطابق یہ نوٹس فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ ۲۰۰۶ء اور لیبلنگ وڈسپلے ضوابط کی مبینہ خلاف ورزیوں کے تحت جاری کیے گئے ہیں۔ کارروائی ایک درجن سے زائد مصنوعات اور برانڈ ناموں کا احاطہ کرتی ہے۔ ریگولیٹر کی جانب سے جن مصنوعات پر اعتراض کیا گیا ان میں ہیلتھ فیکٹری کی ”زیرو میدہ پوری گندم کی روٹی“ اور ”زیرو میدہ پیزا بیس“ شامل ہیں۔ ایف ایس ایس اے آئی کا کہنا ہے کہ ”زیرو میدہ“ جیسی اصطلاحات صارفین کو گمراہ کر سکتی ہیں اور ممکنہ طور پر ضوابط کی خلاف ورزی کے زمرے میں آتی ہیں۔ اسی طرح صحت بخش خوراک کے دعووں پر مبنی برانڈنگ بھی ریگولیٹر کی نگرانی میں آ گئی ہے۔ ٹرووی کی ”ہیلدی مکس ویجی چپس“، ”ہیلدی راگی چپس“ اور ”ہیلدی مونگ دال چپس“ سمیت متعدد مصنوعات کو نوٹس بھیجے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ”Healthy Diet“، ”Healthy“، ”Health Aid“، ”Tasty Healthy“، امامی کی ”for Healthy Life“، ”Master“ اور ”Vision of Healthy Serving“ جیسے برانڈ ناموں پر بھی سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ ایف ایس ایس اے آئی نے کہا کہ ”ہیلدی“ جیسی اصطلاحات استعمال کرنے سے صارفین یہ سمجھ سکتے ہیں کہ متعلقہ مصنوعات خصوصی صحت بخش یا غذائی فوائد رکھتی ہیں، حالانکہ ایسی تشریحات ہمیشہ سائنسی یا ریگولیٹری طور پر ثابت شدہ نہیں ہوتیں۔ ریگولیٹر نے سپلیمنٹ برانڈ نیوہربز ٹرو وٹامن (Neuherbs True Vitamin) کو بھی نوٹس جاری کیا ہے۔ ایف ایس ایس اے آئی کے مطابق ”True Vitamin“ کی اصطلاح موجودہ ضوابط میں متعین یا تسلیم شدہ نہیں ہے اور اس کے استعمال سے صارفین کو غلط تاثر مل سکتا ہے۔ ویگن مصنوعات کے شعبے میں بھی ایف ایس ایس اے آئی نے PLAN B Plant-Based Vegan کو نوٹس جاری کیا۔ ریگولیٹر کا کہنا ہے کہ کمپنی کا برانڈ نام صارفین کو یہ یقین دلانے کا باعث بن سکتا ہے کہ اس کی مصنوعات باقاعدہ طور پر ویگن سرٹیفائیڈ ہیں، جبکہ کمپنی کے پاس ایف ایس ایس اے آئی سے مطلوبہ ویگن توثیق کی پیشگی منظوری موجود نہیں تھی۔ نامیاتی مصنوعات کے دعووں پر بھی سخت موقف اختیار کرتے ہوئے ایف ایس ایس اے آئی نے Organic Two Brothers Organic Farms، Shine Organic، Wisdom اور World of Organic جیسے برانڈز کی جانچ کی۔ ریگولیٹر کے مطابق ان برانڈز کی بعض مصنوعات کے لیے نامیاتی دعووں کی حمایت میں ضروری سرٹیفکیشن اور منظوریاں دستیاب نہیں تھیں۔ اجزاء سے متعلق دعووں کے معاملے میں بھی ایف ایس ایس اے آئی نے اسٹوریا جوس انار (Storia Juice Pomegranate) کو نوٹس جاری کیا۔ اتھارٹی کے مطابق پیکیجنگ اور برانڈنگ سے یہ تاثر پیدا ہو سکتا ہے کہ مصنوعات بنیادی طور پر انار کا جوس ہے، حالانکہ اس میں صرف ۴۰ فیصد انار کا جوس شامل ہے۔ اسی طرح پیکیجڈ ڈرنکنگ واٹر برانڈ آئیوٹا واٹر (Iota Water) کی جانب سے معدنیات کے اضافے سے متعلق دعووں پر بھی اعتراض کیا گیا ہے۔ ایف ایس ایس اے آئی نے وضاحت کی کہ موجودہ ضوابط کے تحت کمپنیاں ایسے غذائی اجزاء کی تشہیر نہیں کر سکتیں جو صرف پروسیسنگ کے دوران ضائع ہونے والی مقدار کی بحالی کے لیے شامل کیے گئے ہوں۔ فوڈ ریگولیٹر نے تمام فوڈ بزنس آپریٹرز کو ہدایت دی ہے کہ وہ لیبلنگ، برانڈنگ اور اشتہارات میں مکمل شفافیت اختیار کریں اور ایسے الفاظ یا دعووں سے گریز کریں جو صارفین کو دھوکہ دے سکتے ہوں۔ ماہرین کے مطابق یہ اقدام خوراک کی صنعت میں صحت، غذائیت اور نامیاتی مصنوعات سے متعلق بڑھتے ہوئے دعووں پر ریگولیٹری نگرانی کے سخت ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔ فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی آف انڈیا (FSSAI) نے جون 2026 میں ملک بھر میں گمراہ کن اشتہارات، برانڈ ناموں اور ناقص لیبلنگ کے خلاف ایک بڑا کریک ڈاؤن شروع کیا ہے۔ اس کارروائی کے تحت نامور فوڈ برانڈز کو صارفین کو دھوکہ دینے اور فوڈ سیفٹی قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر سخت نوٹسز جاری کیے گئے ہیں۔ ایف ایس ایس اے آئی (FSSAI) نے پیکیجنگ اور مارکیٹنگ میں استعمال ہونے والے مخصوص دعووں کو ضوابط کے خلاف پایا ہے۔ ہیلدی اور زیرو میدہ کے جھوٹے دعوے: اتھارٹی نے واضح کیا ہے کہ ”زیرو میدہ“ اور ”ہیلدی“ جیسی اصطلاحات صارفین کو گمراہ کرتی ہیں۔ اس سلسلے میں The Health Factory (زیرو میدہ بریڈ)، Troovy (ویجی چپس)، Healthy، Master، Healthy Choice، اور Health Aid جیسی کمپنیوں کو نوٹس بھیجے گئے ہیں کیونکہ ان کی مصنوعات میں ایسے اجزاء پائے گئے جو ان کے دعووں کے برعکس ہیں۔ امامی (Emami) پر کارروائی: مشہور برانڈ امامی کے کوکنگ آئل ”Tasty Healthy“ کے نام پر بھی سوالات اٹھائے گئے ہیں اور اسے قانون کے خلاف ورزی قرار دیا گیا ہے۔ بغیر سرٹیفکیٹ آرگینک اور ویگن کا استعمال: Two Brothers Organic Farms، Organic Wisdom، اور Shine Organic کو بغیر لازمی جیوک بھارت (Jaivik Bharat) لوگو اور ضروری سرٹیفکیشن کے آرگینک لفظ استعمال کرنے پر نوٹس دیے گئے ہیں۔

بھارت اور سلوواکیہ کے درمیان

مزدور ہجرت اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی پر معاہدے

براتسلاوا: ہندوستان اور سلوواکیہ نے مزدوروں کی نقل وحرکت اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے شعبوں میں مفاہمتی یادداشتوں پر دستخط کیے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کے روز اعلان کیا کہ سلوواکیہ کے وزیر اعظم رابرٹ فیکو کے ساتھ مزدور ہجرت اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی سے متعلق معاہدوں پر اتفاق ہوا ہے جبکہ سماجی تحفظ کے شعبے میں ایک اور معاہدہ بھی جلد حتمی شکل دی جائے گی۔ براتسلاوا میں مشترکہ پریس بیان سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا کہ یہ معاہدہ پیشہ ور افراد اور ہنرمند کارکنوں کی نقل وحرکت کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہوگا اور عالمی سطح پر قریبی تعاون کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اور سلوواکیہ عالمی پلیٹ فارم پر بھی قریبی ہم آہنگی کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ دونوں ممالک اس بات پر متفق ہیں کہ تمام تنازعات اور کشیدگیوں کو پرامن طریقے سے حل کیا جانا چاہیے۔ آج ہم نے اپنے دونوں ممالک کے درمیان پیشہ ور افراد اور ہنرمند کارکنوں کی نقل و حرکت بڑھانے کے لیے مزدور ہجرت سے متعلق مفاہمتی یادداشت کا اعلان کیا ہے۔ سماجی تحفظ کے شعبے میں بھی جلد ایک معاہدہ مکمل کر لیا جائے گا۔ وزیر اعظم مودی نے سلوواکیہ کے عوام کو ہندوستان آنے کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ 140 کروڑ ہندوستانیوں کی جانب سے میں آپ کو ہندوستان آنے کی دعوت دیتا ہوں اور مجھے خوشی ہے کہ آپ نے اس دعوت کو عوامی طور پر قبول کیا ہے۔ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے معاہدے کے بارے میں بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس سے دونوں ممالک کے درمیان ڈیجیٹل عوامی انفراسٹرکچر کے شعبے میں تعاون کے نئے امکانات پیدا ہوں گے۔ انہوں نے سلوواکیہ کی ایک یونیورسٹی میں انڈیا چیئر آن اے آئی" کے قیام پر بھی خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ٹیکنالوجی ہماری مستقبل کی شراکت داری کا ایک اہم ستون ہے۔ آج دستخط ہونے والا ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کا معاہدہ ڈیجیٹل عوامی انفراسٹرکچر میں تعاون کے نئے دروازے کھولے گا۔ مجھے خوشی ہے کہ سلوواکیہ کی ایک یونیورسٹی میں انڈیا چیئر برائے مصنوعی ذہانت قائم کی جا رہی ہے۔ اپنے خطاب میں سلوواکیہ کے وزیر اعظم رابرٹ فیکو نے ہندوستان کی تیز رفتار اقتصادی ترقی ڈیجیٹل تبدیلی اور مصنوعی ذہانت کے میدان میں پیش رفت کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے کئی اہم شعبوں میں ترقی یافتہ ممالک کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ فیکو نے کہا کہ سلوواکیہ اور ہندوستان کے درمیان کئی مشترکہ مفادات موجود ہیں اور انہوں نے مختلف شعبوں میں ہندوستان کی کامیابیوں کو سراہا۔ وزیر اعظم مودی کی میزبانی کو اعزاز قرار دیتے ہوئے انہوں نے ہندوستان کے بڑھتے ہوئے عالمی مقام کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ میرے لیے یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ میں دنیا کی سب سے بڑی آبادی والے ملک کے وزیر اعظم کا استقبال کر رہا ہوں۔ یہ دنیا کی پانچویں بڑی معیشت بھی ہے اور اس کا ہدف دنیا کی تیسری بڑی معیشت بننا ہے۔ سلوواکیہ کے وزیر اعظم نے ڈیجیٹلائزیشن اور مصنوعی ذہانت سمیت مختلف شعبوں میں ہندوستان کی پیش رفت پر مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ آپ نے مختلف میدانوں میں شاندار نتائج حاصل کیے ہیں۔ ڈیجیٹلائزیشن اور مصنوعی ذہانت کے استعمال میں آپ نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ آپ نے اتنی تیزی سے ترقی کی ہے کہ دنیا کے کئی ترقی یافتہ ممالک سے بھی آگے نکل گئے ہیں۔

بھارت اور فرانس کے درمیان بڑا معاہدہ

تجارت دوگنی کرنے اور مصنوعی ذہانت، دفاع وخلائی تعاون بڑھانے پر اتفاق

نیس (فرانس): وزیر اعظم نریندر مودی اور فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون نے فرانس کے شہر نیس میں ملاقات کے دوران بھارت اور فرانس کے درمیان اقتصادی، دفاعی، خلائی اور ٹیکنالوجی تعاون کو نئی بلندیوں تک لے جانے کے عزم کا اظہار کیا۔ دونو ں رہنماؤں نے آئندہ پانچ برسوں میں دوطرفہ تجارت کو دوگنا کرنے کے ہدف پر اتفاق کیا۔ ملاقات کے دوران دونوں ممالک نے مصنوعی ذہانت (AI)، کوانٹم ٹیکنالوجی، جدید اختراع، خلائی تحقیق، دفاعی پیداوار اور صاف توانائی سمیت متعدد شعبوں میں تعاون بڑھانے کے منصوبوں پر تبادلہ خیال کیا۔ رہنماؤں نے اس بات پر زور دیا کہ بھارت اور فرانس مستقبل کی ٹیکنالوجیز میں شراکت داری کو مزید گہرا کریں گے۔ دونوں فریقوں نے اقتصادی سلامتی کے لیے ایک نئے مکالمے کے آغاز کا بھی اعلان کیا، جس کا مقصد اہم سپلائی چینز، ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز اور صنعتی تعاون کے شعبوں میں باہمی رابطے مضبوط بنانا ہے۔ دفاعی شعبے میں بھارت اور فرانس نے جاری شراکت داری کو مزید وسعت دینے پر زور دیا۔ دونوں ممالک پہلے ہی رافیل لڑاکا طیاروں، آبدوزوں اور دفاعی ٹیکنالوجی کے مختلف منصوبوں میں تعاون کر رہے ہیں، جبکہ مستقبل میں مشترکہ تحقیق اور صنعتی اشتراک کے امکانات پر بھی غور کیا گیا۔ مصنوعی ذہانت کے شعبے میں دونوں ممالک نے تحقیق، اختراع اور ذمہ دارانہ AI کے فروغ کے لیے قریبی تعاون پر اتفاق کیا۔ اس سلسلے میں تعلیمی اداروں، تحقیقی مراکز اور نجی شعبے کے درمیان روابط بڑھانے پر بھی زور دیا گیا۔ خلائی شعبے میں بھارت اور فرانس نے سیٹلائٹ ٹیکنالوجی، زمین کے مشاہدے، موسمیاتی تحقیق اور خلائی سائنس کے دیگر منصوبوں میں تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ دونوں ممالک گزشتہ کئی دہائیوں سے خلائی تحقیق میں قریبی شراکت دار رہے ہیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، نیس میں ہونے والی یہ ملاقات بھارت اور فرانس کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری کے نئے مرحلے کی عکاسی کرتی ہے، جہاں دفاعی تعلقات کے ساتھ ساتھ تجارت، جدید ٹیکنالوجی، اختراع اور سرمایہ کاری کو بھی مرکزی حیثیت دی جا رہی ہے۔ اس پیش رفت سے دونوں ممالک کے تعلقات مزید مضبوط ہونے اور انڈو پیسیفک سمیت عالمی سطح پر تعاون کے نئے مواقع پیدا ہونے کی توقع ہے۔

جیو پلیٹ فارمز کی پیٹنٹ کی عالمی درجہ بندی میں زبردست چھلانگ

جیو پلیٹ فارمز نے پیٹنٹ کی عالمی درجہ بندی میں نمایاں چھلانگ لگائی ہے

ممبئی: جیو پلیٹ فارمز نے پیٹنٹ کی عالمی درجہ بندی میں نمایاں چھلانگ لگائی ہے۔ ورلڈ انٹلیکچوئل پراپرٹی آرگنائزیشن (ڈبلیو آئی پی او) کی طرف سے جاری کردہ پیٹنٹ کوآپریشن ٹریٹی (پی سی ٹی) کی تازہ ترین درجہ بندی میں جیو پلیٹ فارمز عالمی ٹاپ 20 میں پہنچ گیا ہے۔ کمپنی 2025 کی فہرست میں 320 مقام چڑھ کر 20 ویں نمبر پر آ گئی ہے۔ جیو پلیٹ فارمز ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ کی ٹیکنالوجی یونٹ ہے۔ نئی درجہ بندی کے ساتھ، جیو عالمی ٹاپ 20 میں شامل ہونے والا واحد ہندوستانی ٹیک اختراع کار بن گیا ہے۔ کمپنی اب بڑی عالمی ٹیک کمپنیوں جیسے کہ ہواوے، سیم سانگ، کوالکام، ایل جی، پیناسونک، نوکیا، گوگل، ایپل اور مائیکروسافٹ کی صفوں میں شامل ہوگئی ہے۔ جیو کی پیٹنٹ فائلنگ اگلی نسل کی ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز پر فوکس کرتی ہے۔ ان شعبوں میں 5G، 5G ایڈوانسڈ، 6G، مصنوعی ذہانت، AI نیٹ ورکس، کلاؤڈ نیٹیو پلیٹ فارم، ذہین آٹومیشن، ریڈیو تک رسائی، کور نیٹ ورک سافٹ ویئر، ایج انٹیلی جنس، فکسڈ وائرلیس رسائی، نیٹ ورک سلائسنگ، اور ڈیجیٹل سروسز کا بنیادی ڈھانچہ شامل ہیں۔ اس کامیابی پر تبصرہ کرتے ہوئے، جیو پلیٹ فارمز لمیٹڈ کے مینجنگ ڈائریکٹر آکاش ایم امبانی نے کہا، ڈبلیو آئی پی او پی سی ٹی رینکنگ میں عالمی ٹاپ 20 میں جیو پلیٹ فارمز کا داخلہ ایک گہری ٹیک کمپنی بننے کے لیے ہماری برسوں کی محنت کی عکاسی کرتا ہے۔ آکاش امبانی نے مزید کہا کہ وہ اس کامیابی کو وزیر اعظم نریندر مودی کے آتم نربھر بھارت کے وژن کے لیے وقف کرتے ہیں۔ ان کے مطابق، یہ وژن ہندوستان کو دنیا کے لیے ٹیکنالوجی کا تخلیق کار، مالک اور برآمد کنندہ بننے کی طرف راغب کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جیو کو عالمی ڈیپ ٹیک پاور ہاؤس بننے کی طرف ہندوستان کے سفر میں تعاون کرنے پر فخر ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ جیو کی 320 مقامات کی چھلانگ ایسے وقت میں آئی ہے جب عالمی پی سی ٹی فائلنگ کی ترقی 1 فیصد سے بھی کم رہی ہے۔ یہ ڈبلیو آئی پی او درجہ بندی جیو پلیٹ فارمز کی آر اینڈ ڈی صلاحیتوں اور اس کے دانشورانہ املاک کے پورٹ فولیو کی عالمی سطح پر پہچان کی عکاسی کرتی ہے۔ 31 مارچ 2026 تک، جیو پلیٹ فارمز نے کل 6,817 پیٹنٹ فائل کیے ہیں۔ ان میں سے 2,393 پیٹنٹ ہندوستان میں اور 4,424 غیر ملکی بازاروں میں دائر کیے گئے ہیں۔ کمپنی کے پاس عالمی سطح پر اب تک 1,009 پیٹنٹ دیے گئے ہیں، جن میں سے 538 ہندوستان میں اور 471 بین الاقوامی منڈیوں میں ہیں۔

ہندوستان کی سائنس کی کہانی نے ۱۲ سالوں میں نئی بلندیوں کو چھوا: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

بھارت کے سائنس، ٹکنالوجی اور اختراعی منظر نامے میں گزشتہ بارہ برسوں کے دوران ایک بے مثال تبدیلی آئی ہے

نئی دہلی: بھارت کے سائنس، ٹکنالوجی اور اختراعی منظر نامے میں گزشتہ بارہ برسوں کے دوران ایک بے مثال تبدیلی آئی ہے، جس میں بائیو اکانومی کی تقریباً بیس گنا توسیع، قطب جنوبی کے قریب ایک تاریخی چاند کی لینڈنگ، خلائی اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم کی تیز رفتار ترقی، موسم کی پیشن گوئی میں انقلابی بہتری اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں انقلابی بہتری آئی ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی، ارتھ سائنسز کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) اور وزیر اعظم کے دفتر، عملہ، عوامی شکایات، پنشن، ایٹمی توانائی اور خلائی وزیر مملکت ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج یہ بات کہی۔ ایس ایس بی آڈیٹوریم، سی ایس آئی آر ہیڈکوارٹر، نئی دہلی میں "سائنس، ٹیکنالوجی اور اختراع میں تبدیلی کے 12 سال" پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی تجربہ گاہوں سے عام شہریوں کی زندگیوں میں منتقل ہو چکے ہیں اور وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان کے ترقی کے سفر کا ایک مرکزی ستون بن گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سائنسی کامیابیوں میں عوام کی بڑھتی ہوئی دلچسپی خود اس تبدیلی کی عکاسی کرتی ہے جو گزشتہ دہائی کے دوران ہوئی ہے۔ پریس کانفرنس میں ڈاکٹر این کلیسیلوی، ڈائریکٹر جنرل، سی ایس آئی آر اور سکریٹری، ڈی ایس آئی آر اور ارتھ سائنسز کی وزارت نے شرکت کی۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ آج حکومت کا تقریباً ہر بڑا فلیگ شپ پروگرام ہندوستان کے سائنس اور ٹکنالوجی کے ماحولیاتی نظام سے ابھرنے والی ٹکنالوجیوں سے چلتا ہے، جو ایک مربوط، پوری حکومت کے نقطہ نظر کی کامیابی کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جدت، عالمی مسابقت، صنعت میں شرکت اور نجی شعبے کی شمولیت پر حکومت کے زور نے صحت کی دیکھ بھال اور زراعت سے لے کر خلائی، موسمی سائنس، بنیادی ڈھانچے اور توانائی کے شعبوں میں سائنسی نتائج کو تیز کیا ہے۔ ہندوستان کے بائیو ٹکنالوجی کے انقلاب کو اجاگر کرتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ ملک کی بایو اکانومی 2014 میں تقریباً 10 بلین امریکی ڈالر سے بڑھ کر آج 190 بلین امریکی ڈالر سے زیادہ ہوگئی ہے، جس کا ہدف 2030 تک 300 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان ایک عالمی بایوٹکنالوجی کے مرکز کے طور پر ابھرا ہے۔ ہندوستان کی سائنس اور ٹیکنالوجی کی کہانی نے گزشتہ 12 برسوں میں انقلابی کامیابیوں کے ساتھ نئی بلندیوں کو چھوا ہے جس کا سہرا وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت اور سائنسی شعبوں میں کی گئی بڑی اصلاحات کے سر جاتا ہے۔ نئی دہلی میں پریس انفارمیشن بیورو کے مطابق، مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے ایک پریس کانفرنس کے دوران انکشاف کیا کہ اب سائنس اور ٹیکنالوجی محض لیبارٹریوں تک محدود نہیں رہی بلکہ ملک کے عام شہریوں کی زندگیوں کا ایک اہم حصہ بن چکی ہے۔

هندوستان کا مقصد ۲۰۳۵ تک

۱۵۵ گیگاواٹ ونڈ انرجی کی نصب شدہ صلاحیت تک پہنچنا ہے

پنجی: نئی اور قابل تجدید توانائی کے مرکزی وزیر پرہلاد جوشی نے پیر کو کہا کہ ہندوستان 2030 تک 100 گیگاواٹ ونڈ انرجی کی نصب شدہ صلاحیت کو حاصل کرنے کا ہدف رکھتا ہے جو اب 1.56 گیگاواٹ سے زیادہ ہے اور اسے 2035 تک 155 گیگاواٹ تک لے جانا ہے۔ انہوں نے برقرار رکھا کہ ہوا کی صنعت نے ایک لچکدار اور عالمی معیار کی سپلائی چین ایکو سسٹم بنا کر آتم نربھر بھارت کے وژن کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مرکزی وزیر ہندوستان کے پہلے ونڈ ٹربائن سپلائی چین مینجمنٹ پورٹل WT-MARUT کا آغاز کرنے کے بعد بول رہے تھے۔ پورٹل کو گوا میں نئی اور قابل تجدید توانائی کی وزارت کی طرف سے منعقدہ ایک عالمی ونڈ ڈے کانفرنس کے دوران شروع کیا گیا تھا جس میں صنعتی اداروں کے تعاون سے انڈین ونڈ ٹربائن مینوفیکچررز ایسوسی ایشن، ونڈ انڈیپنڈنٹ پاور پروڈیوسرز ایسوسی ایشن اور انڈین ونڈ پاور ایسوسی ایشن شامل ہیں۔ ایک سرکاری بیان کے مطابق، WT-MARUT ونڈ سپلائی چین مینجمنٹ کے لیے ہندوستان کا پہلا سرشار ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہے اور اس کا مقصد گھریلو مینوفیکچرنگ کو مضبوط بنانا، سپلائی چین کی شفافیت کو بڑھانا اور برآمدات کو بڑھانا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ پورٹل اجزاء کی سورسنگ میں مرئیت فراہم کرے گا، ماڈلز اور مینوفیکچررز فریم ورک کی منظور شدہ فہرست کے تحت گھریلو سورسنگ کی ضروریات کو سپورٹ کرے گا، سپلائر کی دریافت اور اہلیت کو قابل بنائے گا، سپلائی چین میں تعاون کو مضبوط کرے گا اور برآمدی تیاری کو بہتر بنائے گا۔

بھارت اور سلواک دہشت گردی کے خلاف جوائنٹ ورکنگ گروپ قائم کرنے پر متفق

بریٹیسلاوا: ہندوستان اور سلوواکیہ نے پیر کو انسداد دہشت گردی پر ایک مشترکہ ورکنگ گروپ کے قیام کا اعلان کیا، جبکہ وزیر اعظم مودی کے سلوواکیہ کے تاریخی سرکاری دورے کے دوران سرحد پار دہشت گردی سمیت اس کی تمام شکلوں اور مظاہر میں دہشت گردی کی مذمت کی۔ اپنے مشترکہ بیان میں، دونوں رہنماؤں (وزیر اعظم نریندر مودی اور سلوواک وزیر اعظم رابرٹ فیکو) نے "22 اپریل 2025 کو پہلگام، جموں وکشمیر میں ہونے والے گھناؤنے دہشت گردانہ حملے" کی واضح طور پر مذمت کی اور دہشت گردی کے خلاف مشترکہ ورکنگ گروپ کے قیام کے ذریعے دہشت گردی سے نمٹنے میں تعاون کو گہرا کرنے پر اتفاق کیا۔ متحدہ عالمی ردعمل کا مطالبہ کرتے ہوئے، رہنماؤں نے "جامع اور پائیدار انداز میں دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے مربوط بین الاقوامی کوششوں" کی ضرورت پر زور دیا اور انسداد دہشت گردی میں دوطرفہ اور کثیر الجہتی تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ بیان میں دہشت گردوں اور دہشت گرد اداروں کے خلاف سخت اور فیصلہ کن کارروائی کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ دونوں فریقوں نے دہشت گردی کی کارروائیوں کے مجرموں، منتظمین اور اسپانسرز کو جوابدہ ٹھہرانے" کی اہمیت پر بھی زور دیا اور اقوام متحدہ کے فریم ورک کے اندر بین الاقوامی دہشت گردی پر جامع کنونشن (CCIT) کو جلد حتمی شکل دینے اور اسے اپنانے کے لیے مل کر کام کرنے پر اتفاق کیا۔

وزیر اعظم نریندر مودی کے جکارتہ دورے کا اہم ایجنڈا

انڈونیشیا کے ساتھ براہموس میزائل معاہدے کو حتمی شکل دینے کی کوشش

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی کے جولائی 2026 میں متوقع انڈونیشیا کے دورے کے دوران بھارت اور انڈونیشیا کے درمیان براہموس سپرسونک کروز میزائل معاہدے کو حتمی شکل دینا اہم ترین ترجیحات میں شامل ہوگا۔ اگر یہ معاہدہ مکمل ہو جاتا ہے تو انڈونیشیا فلپائن اور ویتنام کے بعد جنوب مشرقی ایشیا کا تیسرا ملک بن جائے گا جو براہموس میزائل حاصل کرے گا۔ رپورٹس کے مطابق، نئی دہلی اور جکارتہ کے درمیان دفاعی تعاون گزشتہ چند برسوں میں تیزی سے بڑھا ہے اور براہموس معاہدہ دونوں ممالک کی جامع اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کی جانب ایک اہم قدم سمجھا جا رہا ہے۔ بھارتی دفاعی حکام پہلے ہی اشارہ دے چکے ہیں کہ ویتنام کے ساتھ براہموس معاہدہ طے پا چکا ہے جبکہ انڈونیشیا کے ساتھ اسی نوعیت کا معاہدہ آخری مراحل میں داخل ہو چکا ہے۔ انڈونیشیا کی وزارت دفاع اس سے قبل تصدیق کر چکی ہے کہ ملک نے بھارت سے براہموس میزائل نظام کے حصول کے لیے ایک معاہداتی فریم ورک میں شمولیت اختیار کی ہے۔ اس اقدام کا مقصد بالخصوص بحری دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط بنانا اور فوجی جدید کاری کے عمل کو آگے بڑھانا ہے۔ براہموس میزائل بھارت اور روس کے مشترکہ اشتراک سے تیار کیا گیا ایک جدید سپرسونک کروز میزائل ہے، جو خشکی، سمندر اور فضائی پلیٹ فارمز سے داغا جا سکتا ہے۔ یہ نظام بھارت کی دفاعی برآمدات کی کامیاب ترین مصنوعات میں شمار ہوتا ہے۔

بھارت۔نیوزی لینڈ آزاد تجارتی معاہدہ

دستخطوں سے آگے اس کے حقیقی اثرات کیا ہوں گے؟

نئی دہلی: بھارت اور نیوزی لینڈ کے درمیان مجوزہ آزاد تجارتی معاہدہ (FTA) کو دونوں ممالک کے تعلقات میں ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے، تاہم ماہرین کا کہنا ہے کہ اس کی اہمیت صرف تجارتی اعداد وشمار تک محدود نہیں بلکہ اس کے اسٹریٹجک، جغرافیائی اور اقتصادی اثرات بھی دور رس ہوں گے۔ تجزیے کے مطابق، بھارت اور نیوزی لینڈ کے درمیان تجارتی مذاکرات ایک دہائی سے زیادہ عرصے تک تعطل کا شکار رہے، لیکن حالیہ برسوں میں انڈو پیسیفک خطے کی بدلتی ہوئی صورتحال اور سپلائی چینز کی نئی ترجیحات نے دونوں ممالک کو دوبارہ قریب لانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ نیوزی لینڈ کے لیے بھارت دنیا کی تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشتوں میں سے ایک ہے، جبکہ بھارت کے لیے نیوزی لینڈ ایک قابلِ اعتماد شراکت دار، زرعی ٹیکنالوجی کا اہم مرکز اور بحرالکاہل کے خطے تک رسائی کا ایک مؤثر ذریعہ بن سکتا ہے۔ معاہدے سے نیوزی لینڈ کو اپنی ڈیری مصنوعات، زرعی برآمدات، تعلیم اور خدمات کے شعبے میں نئے مواقع مل سکتے ہیں، جبکہ بھارت آئی ٹی، دواسازی، انجینئرنگ مصنوعات، قابلِ تجدید توانائی اور پیشہ ورانہ خدمات کے شعبوں میں اپنی موجودگی بڑھانے کی کوشش کرے گا۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، اس معاہدے کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ یہ بھارت کی وسیع تر تجارتی حکمت عملی کا حصہ ہے، جس کے تحت نئی دہلی آسٹریلیا، متحدہ عرب امارات، برطانیہ اور یورپی یونین سمیت مختلف شراکت داروں کے ساتھ اقتصادی روابط کو مضبوط بنا رہا ہے۔ رپورٹ میں نشاندہی کی گئی ہے کہ اگرچہ زرعی شعبے خصوصاً ڈیری مصنوعات کے حوالے سے بعض حساس مسائل موجود ہیں، تاہم دونوں ممالک بتدریج اور متوازن طریقے سے ایسے حل تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو مقامی صنعتوں کے تحفظ اور تجارت کے فروغ کے درمیان توازن قائم رکھ سکیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بھارت۔ نیوزی لینڈ آزاد تجارتی معاہدہ صرف محصولات میں کمی کا معاہدہ نہیں ہوگا بلکہ یہ انڈو پیسیفک خطے میں اقتصادی شراکت داری، سپلائی چین کے تنوع، سرمایہ کاری اور اسٹریٹجک تعاون کو بھی نئی سمت دے سکتا ہے۔ اسی لیے اس معاہدے کی اصل اہمیت اس کے تجارتی فوائد سے کہیں زیادہ وسیع سمجھی جا رہی ہے۔

بھارت کو عالمی منظر نامے میں اپنا جائز مقام حاصل کرنا چاہیے

سنڈے گارڈین میں وزیر اعظم مودی کے دورِ حکومت کا جائزہ

نئی دہلی: ایک تازہ تجزیاتی مضمون میں کہا گیا ہے کہ بھارت آج عالمی سیاست، معیشت اور سفارت کاری میں پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط اور بااثر مقام رکھتا ہے، اور اب وقت آ گیا ہے کہ وہ عالمی منظر نامے میں اپنی حیثیت کے مطابق مزید نمایاں کردار ادا کرے۔ مضمون میں وزیر اعظم نریندر مودی کے طویل دورِ اقتدار کو بھارت کے عالمی عروج کے ایک اہم مرحلے کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ مضمون کے مطابق 10 جون 2026 کو نریندر مودی بھارت کے سب سے طویل عرصے تک خدمات انجام دینے والے منتخب وزیر اعظم بن گئے، جس کے بعد ان کے دورِ حکومت کے سیاسی، اقتصادی اور سفارتی اثرات پر نئی بحث شروع ہو گئی ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ ایک دہائی کے دوران بھارت نے عالمی سطح پر اپنی موجودگی میں نمایاں اضافہ کیا ہے اور آج اسے ایک اہم عالمی طاقت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ تحریر میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ بھارت اب صرف ایک علاقائی طاقت نہیں بلکہ ایک ایسی ریاست بن چکا ہے جو عالمی معیشت، ٹیکنالوجی، سلامتی اور سفارت کاری کے اہم معاملات میں مؤثر کردار ادا کر رہی ہے۔ جی 20 کی صدارت، عالمی جنوب کی آواز بننے کی کوششیں اور مختلف بین الاقوامی فورمز پر بڑھتی ہوئی سرگرمیاں اس تبدیلی کی مثالیں قرار دی گئی ہیں۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ بھارت نے اپنی خارجہ پالیسی میں توازن برقرار رکھتے ہوئے امریکہ، یورپ، مشرق وسطیٰ، روس اور انڈو پیسیفک خطے کے ممالک کے ساتھ تعلقات کو مضبوط بنایا ہے۔ اس حکمت عملی نے نئی دہلی کو ایک ایسے ملک کے طور پر ابھارا ہے جو مختلف عالمی طاقتوں کے ساتھ بیک وقت مؤثر روابط رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ تجزیے کے مطابق بھارت کی اقتصادی ترقی، ڈیجیٹل انقلاب، بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری اور دفاعی صلاحیتوں میں اضافہ بھی اس کے عالمی اثر ورسوخ کو بڑھانے میں اہم عوامل رہے ہیں۔ مضمون میں استدلال کیا گیا ہے کہ ان کامیابیوں کی بنیاد پر بھارت کو عالمی اداروں اور فیصلہ سازی کے نظام میں زیادہ نمایاں مقام ملنا چاہیے۔ مضمون کے اختتام پر کہا گیا ہے کہ بدلتے ہوئے عالمی نظام میں بھارت کے پاس یہ موقع موجود ہے کہ وہ نہ صرف اپنے قومی مفادات کا تحفظ کرے بلکہ عالمی استحکام، ترقی اور کثیر الجہتی تعاون کے فروغ میں بھی قائدانہ کردار ادا کرے۔

پاکستان جب تک دہشت گردی کو ریاستی پالیسی کے طور پر استعمال کرتا رہے گا بامعنی مذاکرات ممکن نہیں

پاکستان کے زیرِ قبضہ جموں وکشمیر بھارت کی اولین ترجیح ہے: دانش بھٹ

سری نگر: بی جے پی کے ریاستی ترجمان دانش بھٹ نے آر ایس ایس سربراہ کے حالیہ بیان، جس میں پاکستان کے ساتھ مذاکرات کے دروازے کھلے رکھنے کی بات کی گئی تھی، پر ردِعمل دیتے ہوئے کہا کہ بھارت اصولی طور پر کبھی بھی بات چیت کا مخالف نہیں رہا۔ بھارت نے ہمیشہ سیاسی پختگی اور تزویراتی اعتماد کا مظاہرہ کرتے ہوئے سفارت کاری کے ذریعے امن کے قیام کی کوشش کی ہے۔ تاہم پاکستان نے بارہا دہشت گردی کو ریاستی پالیسی کے ایک آلے کے طور پر استعمال کرتے ہوئے ان تمام کوششوں کو سبوتاژ کیا ہے۔ تاریخ اس معاملے میں کسی ابہام کی گنجائش نہیں چھوڑتی۔ سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی جی کی جانب سے شروع کی گئی دہلی لاہور بس سفارت کاری کا مقصد دوطرفہ تعلقات میں بہتری اور باہمی اعتماد کی فضا قائم کرنا تھا۔ پاکستان نے اس کا جواب کارگل جنگ، بھارتی پارلیمنٹ پر حملے اور سرحد پار دہشت گردی کی مسلسل مہم کے ذریعے دیا۔ بھارت کی جانب سے مفاہمت کی ہر مخلصانہ کوشش کا جواب دشمنی، فریب اور تشدد کی صورت میں دیا گیا۔ دانش بھٹ نے کہا کہ سفارت کاری کو جوابدہی سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ جو ریاست دہشت گرد تنظیموں کو پناہ دیتی ہو، ان کی مالی معاونت کرتی ہو یا انہیں سہولت فراہم کرتی ہو، وہ قابلِ اعتبار انداز میں امن کی داعی نہیں بن سکتی۔ مذاکرات اعتماد پر قائم ہوتے ہیں، اور اعتماد اس وقت برقرار نہیں رہ سکتا جب ایک فریق سرحد پار دہشت گردی کو آلۂ کار بنا کر رکھے، جبکہ اسی کی سرزمین پر ... منصوبہ ساز اور مرکزی افراد پاکستان کے تحفظ میں انصاف سے بچتے پھرتے ہیں۔ اگر اسلام آباد واقعی امن چاہتا ہے تو اس کی پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ دہشت گردی کے نظام کو ختم کرے، دہشت گرد تنظیموں کے خلاف کارروائی کرے اور دہشت گردی کی سنگین وارداتوں میں مطلوب افراد کو بھارت کے حوالے کرے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت تک بھارت بین الاقوامی قانون کے تحت اپنے شہریوں اور اپنی علاقائی سالمیت کے دفاع کے لیے اپنے خودمختار حق کا استعمال جاری رکھے گا۔ بالاکوٹ فضائی کارروائی نے یہ واضح کر دیا تھا کہ سرحد پار موجود دہشت گردوں کی محفوظ پناہ گاہیں صرف جغرافیائی حدود کی وجہ سے محفوظ نہیں رہیں گی۔ آپریشن سندھور نے بھی اس عزم کو مزید واضح کیا ہے کہ دہشت گردی کے نتائج بھگتنا ہوں گے اور قومی سلامتی کو علامتی سفارت کاری کی خاطر قربان نہیں کیا جا سکتا۔ بھٹ نے کہا کہ بی جے پی آر ایس ایس سربراہ کے اس وسیع تر موقف سے مکمل اتفاق کرتی ہے کہ پاکستان کے اندر ایسے طبقات موجود ہیں جو دو قومی نظریے کی فکری بنیادوں کو مسترد کرتے ہیں اور ایک مختلف مستقبل کے خواہاں ہیں۔ پاکستان کے زیر قبضہ جموں وکشمیر میں بڑھتی ہوئی عوامی بے چینی اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ وہاں کے لوگ پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کی جانب سے دہائیوں پر محیط سیاسی جبر، معاشی غفلت اور بنیادی حقوق کی محرومی سے نالاں ہیں۔ بھارت مسلسل یہ موقف اختیار کرتا آیا ہے کہ پاکستان کے زیرِ قبضہ جموں وکشمیر کے عوام عزت، جمہوری حقوق اور جبر سے آزادی کے مستحق ہیں۔ پاکستان کے زیرِ قبضہ جموں وکشمیر کوئی ایسا ضمنی مسئلہ نہیں جسے سفارتی سہولت کی خاطر غیر معینہ مدت تک مؤخر کیا جا سکے۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

بھارت مسلسل اقتصادی ترقی کے لیے اچھی پوزیشن میں ہے۔سیتارمن

نئی دہلی، 15 جون۔ ایم این این۔ مالیات اور کارپوریٹ امور کی مرکزی وزیر نرملا سیتارامن نے پیر کو کہا کہ ہندوستان نے اقتصادی محاذ پر معقول کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے،لیکن ملک کی ترقی کی کہانی کو معمولی سمجھنے سے احتیاط برتتے ہوئے کہا کہ طویل مدتی رفتار کو برقرار رکھنے کے لیے مسلسل جدت، اصلاحات اور ادارہ جاتی مضبوطی ضروری ہے۔ مائنڈ مائن سمٹ 2026 سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر خزانہ نے کہا کہ اکیلے اقتصادی ترقی کافی نہیں ہے اور پائیدار اور جامع ترقی کو یقینی بنانے کے لیے مضبوط اداروں، موثر پالیسیوں اور مضبوط سپورٹ سسٹم کی حمایت ہونی چاہیے۔ وزیرخزانہ سیتارمن نے کہا"میں جانتی ہوں کہ ہمارا ملک معقول حد تک اچھا کام کر رہا ہے،لیکن ہمیں اپنی کارکردگی کا بغور جائزہ لینا چاہیے اوران شعبوں کی نشاندہی کرنا چاہیے جہاں مزید بہتری کی ضرورت ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ایک بڑی اور پیچیدہ معیشت میں ترقی کو برقرار رکھنے کے لیے صلاحیتوں کو مضبوط کرنے، کارکردگی کو بہتر بنانے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مسلسل کوششوں کی ضرورت ہوتی ہے کہ ترقی کے ثمرات معاشرے کے تمام طبقات تک پہنچیں۔ان کے بقول، ہندوستان کے پالیسی فریم ورک کو مضبوط اور قابل موافق رہنا چاہیے کیونکہ عالمی اقتصادی ماحول مسلسل تیار ہو رہا ہے۔"ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ ترقی کی ضمانت ہے۔ رفتار کو برقرار رکھنے کے لیے مسلسل کوشش، جدت اور

پانی کے تنازع میں ہندو نوجوان کے قتل کے بعد فرقہ وارانہ کشیدگی

مسلم بستی میں گھس کر بھیڑ نے توڑ پھوڑ کی اور دکان و مکان کو آگ لگائی، بلڈوزر بھی چلا، ۴/افراد گرفتار،متعدد کے خلاف رپورٹ درج۔

اتراکھنڈ کی راجدھانی دہرادون کے وکاس نگر میں کھیت میں پانی دینے کا تنازعہ خونریز لڑائی اور فرقہ وارانہ تشدد میں تبدیل ہوگیا۔ علاقہ کے ایک گروپ نے جمع ہوکر ونود نامی شخص پر جان لیوا حملہ کردیا۔ علاج کے دوران ونود کی موت ہوگئی چونکہ اس جھگڑے میں دو مختلف فرقوں کے لوگ شامل تھے،جس سے علاقے میں کشیدگی پھیل گئی۔مقتول کے کسی ہندو تنظیم سے وابستہ ہونے کے سبب بڑی تعداد میں مختلف تنظیموں کے لوگ اور مقامی افراد جمع ہوگئے اور انھوں نے ملزمین کے ساتھ دیگر لوگوں کی املاک کو بھی نشانہ بنایا۔ کچھ گھروں میں آگ لگادی گئی،توڑ پھوڑ کی گئی اور پتھر بازی کی گئی۔اس کے بعد بھی ہندو تنظیموں کا ہنگامہ جاری رہا اور انھوں نے ملزمین کے گھروں کو مسمار کرنے کا مطالبہ کیا۔انتظامیہ بھی فوری حرکت میں آئی اور کلیدی ملزم کے گھر پر بلڈوزر چلا دیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق یہ واقعہ سہسپور پولیس اسٹیشن کے بیراگی والا گاؤں میں پیش آیا۔ واقعہ کے بعد فرقہ وارانہ کے درمیان کشیدگی کے پیش نظر دہرادون کے کئی تھانوں کے سینئر پولیس افسران اور فورسز کو فوری طور پر تعینات کیا گیا۔ صورتحال کی حساسیت کو دیکھتے ہوئے پی اے سی کی نفری بھی طلب کر لی گئی۔ پولیس کے مطابق ملزمین نے دوسرے فریق پر ڈنڈوں اور لاٹھیوں سے حملہ کیا،جس سے ونود کمار نامی نوجوان شدید زخمی ہوگیا، جو علاج کے دوران زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا۔ واقعہ سے علاقے میں شدید غم وغصہ پھیل گیا۔ سیکڑوں لوگ احتجاج کرتے ہوئے ہائی وے پر جمع ہو گئے۔ پولیس نے واقعے کے سلسلے میں تین نامزد ملزمین اور ۲۵/ نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے۔ ملزمان پر قتل، اقدام قتل، ہنگامہ آرائی اور دیگر متعلقہ دفعات کے تحت مقدمات قائم کیے گئے ہیں۔ اس پورے واقعہ کے بارے میں ایس پی دیہات پنکج گیرولا کے مطابق کھیت میں پانی دینے پر دو فریقوں کے درمیان معمولی جھگڑے کے بعد گاؤں میں کچھ نوجوان جمع ہوئے اور ونود نامی نوجوان کو پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا، جبکہ تین دیگر کو شدید زخمی کر دیا۔ ایس پی دیہات نے مزید بتایا کہ لوگ ناراض ہیں اور ملزمین کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ پولیس کی ٹیمیں ملزمین کی گرفتاری کے لیے ان کے ٹھکانوں پر چھاپے مار رہی ہیں۔ انہیں جلد گرفتار کرلیا جائے گا۔ پولیس نے رزاق، امان، یونس، جاوید، امتیاز، شہباز، شرافت علی، عادل، شمعون، سلمان، انتظار سمیت متعدد ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ دونوں فرقوں کے افراد کے درمیان پہلے سے جھگڑا چل رہا تھا۔ تین دن پہلے بھی کھیتوں میں پانی دینے پر جھگڑا ہوا تھا۔ دہرادون کے ایس ایس پی پرمود سنگھ ڈوبل نے بتایا کہ چار ملزمان رزاق، سلمان، یونس اور جاوید کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پولیس نے افواہوں اور اشتعال انگیز مواد کی روک تھام کے لیے سوشل میڈیا کی نگرانی بھی سخت کردی ہے۔ بھارتی ریاست اتراکھنڈ کے دارالحکومت دہرادون میں پانی کے ایک معمولی تنازع پر ہندو نوجوان کے بہیمانہ قتل کے بعد شدید فرقہ وارانہ کشیدگی پھیل گئی ہے۔

کاکروچ جنتا پارٹی کے حیدرآباد اور بنگلور میں مظاہرہ

سونم وانگ چُک نے حیدرآباد میں خطاب کیا، بنگلور میں ابھیجیت دِپکے کی قیادت میں منعقدہ احتجاج میں فلم اداکار پرکاش راج بھی شریک ہوئے

سونم وانگ چُک نے حیدرآباد میں خطاب کیا، بنگلور میں ابھیجیت دِپکے کی قیادت میں منعقدہ احتجاج میں فلم اداکار پرکاش راج بھی شریک ہوئے۔ نیٹ پیپر لیک اور امتحانات میں مبینہ بدنظمیوں کے خلاف کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے احتجاج کا سلسلہ جاری ہے۔ سی جے پی کی جانب سے اتوار کو حیدرآباد اور بنگلور میں زبردست مظاہرہ کیا گیا۔ جس میں بڑی تعداد میں طلبہ اور نوجوان شریک ہوئے اور وزیر تعلیم پردھان کے استعفیٰ کا پرزور مطالبہ کیا۔ رپورٹ کے مطابق 'سی جے پی' نے اتوار کو کرناٹک کے دارالحکومت بنگلور کے فریڈم پارک میں احتجاجی مظاہرہ کیا، جس میں معروف اداکار پرکاش راج بھی شریک ہوئے۔ پورے احتجاج کے دوران ان کے ہاتھ میں ایک پھول تھا۔ شدید بارش کے باوجود بڑی تعداد میں لوگ پوسٹرز اور چھتریاں لے کر احتجاج میں شریک ہوئے۔ مظاہرین نے نیٹ امتحان کا پرچہ لیک ہونے اور سی بی ایس ای کی آن اسکرین مارکنگ کے عمل میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کا مطالبہ کیا۔ اس سے قبل حیدرآباد کے دھرنا چوک میں بھی احتجاج کیا گیا، جہاں سماجی کارکن سونم وانگچک نے شرکاء سے خطاب کیا۔ اس دوران جب نعرے بازی ہوئی اور وانگچک کی حمایت میں نعرے بلند ہوئے تو سونم وانگچک نے کہا کہ یہ کسی سیاسی پارٹی بنانے یا وزیر بننے کی تحریک نہیں ہے۔ وانگچک نے واضح الفاظ میں کہا کہ یہ تحریک نہ تو وزیر تعلیم بننے کے لیے ہے اور نہ ہی کوئی نئی سیاسی جماعت بنانے کے لیے، بلکہ یہ ملک کے نوجوانوں کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کو درست کرنے کی ایک کوشش ہے۔ یہ ایک بیداری کی تحریک ہے۔ انہوں نے کہا کہ مستقبل میں ہمیں ایسا جمہوری نظام قائم کرنا چاہیے جہاں ہندوستان خوف اور نفرت سے آزاد ہو، اور ہر فرد کو بغیر کسی امتیاز یا سوال کے آزادی حاصل ہو۔ وانگچک نے مزید کہا کہ یہ تحریک صرف امتحانات کے مسائل تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد پورے نظام کی بنیاد کو مضبوط کرنا بھی ہے، جس کے لیے آئندہ ایک جامع روڈ میپ تیار کیا جائے گا۔ تاہم فی الحال سب سے بڑا مسئلہ امتحانی نظام میں پائی جانے والی خامیاں ہیں۔ خیال رہے کہ سی جے پی کے بانی ابھیجیت دپکے اور ان کے حامی گزشتہ ۹/دنوں کے دوران ملک کے ۶/شہروں میں احتجاج کر چکے ہیں۔ اس مہم کا آغاز ۶/جون کو دہلی کے جنتر منتر سے ہوا تھا۔ اس کے بعد ۱۱/جون کو پونے، ۱۲/جون کو لکھنؤ، ۱۳/جون کو امرتسر میں مظاہرے کیے گئے۔

حکومت بے روزگاری کا حل نہیں نکال پا رہی، اسلئے ہم روزگار میلہ کر رہے ہیں

انڈین یوتھ کانگریس اور دلی پردیش کانگریس کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹/جون کو کانگریس لیڈر راہل گاندھی کی سالگرہ کے موقع پر دارالحکومت کے تال کٹورہ اسٹیڈیم میں ایک میگا روزگار میلہ منعقد کیا جائیگا

انڈین یوتھ کانگریس اور دلی پردیش کانگریس کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹/جون کو کانگریس لیڈر راہل گاندھی کی سالگرہ کے موقع پر دارالحکومت کے تال کٹورہ اسٹیڈیم میں ایک میگا روزگار میلہ منعقد کیا جائیگا۔ انڈین یوتھ کانگریس اور دلی پردیش کانگریس کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹/جون کو کانگریس لیڈر راہل گاندھی کی سالگرہ کے موقع پر دارالحکومت کے تال کٹورہ اسٹیڈیم میں ایک میگا روزگار میلہ منعقد کیا جائیگا۔ یہ معلومات یوتھ کانگریس کے قومی صدر ادے بھانو چب نے اتوار کے روز کانگریس ہیڈکوارٹر، ۲۴/ اکبر روڈ میں منعقدہ پریس کانفرنس کے دوران دی۔ ادے بھانو نے مرکزی حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ مودی حکومت کے دور میں بے روزگاری اور امتحان کے پرچوں کے لیک ہونے کے واقعات میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بے روزگار نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کے بجائے مختلف مسائل میں الجھایا جا رہا ہے، جبکہ مسابقتی امتحانات میں پیپر لیک ہونے سے لاکھوں نوجوانوں کا مستقبل متاثر ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان دن رات محنت کر کے امتحانات کی تیاری کرتے ہیں اور ان کے خاندان کوچنگ اور تعلیم پر بھاری اخراجات کرتے ہیں، لیکن آخرکار پیپر لیک جیسے واقعات ان کی محنت کو ضائع کر دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے وقت میں جب حکومت بے روزگاری کا کوئی مؤثر حل پیش نہیں کر پا رہی، یوتھ کانگریس روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے مقصد سے یہ میگا روزگار میلہ منعقد کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ۱۹/جون کو ہونے والے اس پروگرام میں تقریباً ۱۵۰/کمپنیاں شرکت کریں گی اور اہل امیدواروں کے انٹرویو موقع پر ہی لیے جائیں گے۔ منتخب امیدواروں کو اسی دن آفر لیٹر بھی دیے جا سکتے ہیں۔ چب نے مزید بتایا کہ نوجوانوں کی مدد کے لیے ایک ہیلپ لائن نمبر بھی جاری کیا جائے گا تا کہ روزگار میلے یا آفر لیٹر سے متعلق کسی بھی مسئلے کا حل فراہم کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پہلا ایسا پروگرام نہیں ہے۔ گزشتہ سال بھی تال کٹورہ اسٹیڈیم میں منعقدہ روزگار میلے میں تقریباً ۱۸/ ہزار نوجوانوں نے رجسٹریشن کرایا تھا، جن میں سے لگ بھگ سات ہزار نوجوانوں کو آفر لیٹر ملے تھے۔ اس کے علاوہ جے پور اور پٹنہ میں بھی اسی نوعیت کے روزگار میلوں کا کامیاب انعقاد کیا جا چکا ہے۔

وزیراعظم مودی نے امریکہ۔ایران امن معاہدہ کا خیر مقدم کیا

مغربی ایشیا کے خطے میں امن کی بحالی کی امید ظاہر کی

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی نے پیر کو مغربی ایشیا میں تنازعہ کے درمیان امریکہ اور ایران کے درمیان امن مذاکرات کا خیر مقدم کیا اور نیویگیشن کی آزادی کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ خطے میں امن اور استحکام کی تیزی سے بحالی پر زور دیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، وزیراعظم نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ کس طرح تنازعہ کے نتیجے میں کئی ممالک میں شدید اقتصادی رکاوٹیں اور جانی نقصان ہوا۔ انہوں نے کہا کہ نئی دہلی ایک پائیدار حتمی معاہدے تک پہنچنے کے لیے باقی ماندہ مسئلے پر بات چیت کا منتظر ہے۔ پی ایم مودی نے کہا"میں مغربی ایشیا میں تنازعہ کو ختم کرنے پر امریکہ اور ایران کے درمیان طے پانے والے مفاہمت کا خیر مقدم کرتا ہوں، جس کی وجہ سے پوری دنیا میں شدید اقتصادی خلل پڑا ہے اور کئی ممالک میں جانوں کا نقصان ہوا ہے۔ ہندوستان کو امید ہے کہ اس مفاہمت پر عمل درآمد سے خطے میں امن و استحکام کو بحال کرنے اور نیویگیشن اور تجارت کی آزادی کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی۔ ہم ایک پائیدار حتمی معاہدے تک پہنچنے کے لیے بقیہ مسائل پر بات چیت کے منتظر ہیں۔ غور طلب ہے کہ واشنگٹن اور تہران کے درمیان ایک اہم سفارتی پیش رفت کا اتوار کو اعلان کیا گیا، صدر ٹرمپ نے کہا کہ مغربی امن اور سلامتی کے معاہدے کو ایشیا اور مغربی ممالک کے درمیان امن و سلامتی کا معاہدہ" لایا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد، ایران کے نائب وزیر خارجہ برائے قانونی اور بین الاقوامی امور، کاظم غریب آبادی نے امن معاہدے کی تصدیق کی اور مذاکرات کے ساتھ آگے بڑھنے کے لیے تہران کی شرائط کا خاکہ پیش کیا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اتوار کو اپنے ٹروتھ سوشل پلیٹ فارم پر اعلان کیا اسلامی جمہوریہ ایران کے ساتھ معاہدہ اب مکمل ہو گیا ہے۔ دنیا کے بحری جہاز، اپنے انجن شروع کرو۔ تیل کو بہنے دو!

بھارت اور ویتنام کے ثقافتی تعلقات کو اجاگر کیا

ہنوئی میں اجتماعی یوگا مظاہرے نے

ہنوئی/نئی دہلی: ویتنام کے دارالحکومت ہنوئی میں بین الاقوامی یومِ یوگا کے سلسلے میں سینکڑوں افراد نے ایک بڑے اجتماعی یوگا مظاہرے میں حصہ لیا، جس نے بھارت اور ویتنام کے درمیان ثقافتی روابط اور عوامی سطح کے تبادلوں کو مزید مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ تقریب ویتنام اکیڈمی آف سوشل سائنسز کے تحت انسٹی ٹیوٹ برائے جنوبی ایشیا، مغربی ایشیا و افریقہ اسٹڈیز، ویتنام میوزیم آف ایتھنولوجی اور ویتنام میں بھارتی سفارت خانے کے اشتراک سے منعقد کی گئی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ویتنام اکیڈمی آف سوشل سائنسز کے نائب صدر ڈاکٹر نگوین ڈک منہ نے کہا کہ موجودہ دور میں ثقافتی تبادلے اور عوامی سفارت کاری مختلف ممالک کے درمیان باہمی اعتماد، دوستی اور تعاون کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے یوگا کو بھارت کا ایک قیمتی ثقافتی ورثہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس کی مقبولیت ویتنام میں مسلسل بڑھ رہی ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر نگوین شوان ترونگ نے کہا کہ یوگا اب پوری انسانیت کا مشترکہ ثقافتی ورثہ بن چکا ہے، جو افراد، معاشروں اور فطرت کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔ ان کے مطابق ایسی سرگرمیاں ویتنام اور بھارت کے درمیان عوامی سطح پر روابط کو مزید مستحکم کرتی ہیں۔ ویتنام میوزیم آف ایتھنولوجی کی نائب ڈائریکٹر ڈاکٹر تران ہونگ ہانہ نے کہا کہ یوگا اور عجائب گھر دونوں انسانوں کو اپنی شناخت، ثقافتی تنوع اور باہمی احترام کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ ویتنام میں بھارتی سفارت خانے کے نائب سربراہ باشٹین این چاکو نے بتایا کہ 2026 میں اقوام متحدہ کی جانب سے 21 جون کو بین الاقوامی یومِ یوگا قرار دیے جانے کے بارہ سال مکمل ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سال کا موضوع "صحت مند بڑھاپے کے لیے یوگا" ہے، جس کا مقصد ہر عمر کے افراد میں جسمانی اور ذہنی صحت کو فروغ دینا ہے۔ انہوں نے ویتنام بھر میں یومِ یوگا کے حوالے سے منعقد ہونے والی متعدد تقریبات کو سراہتے ہوئے کہا کہ یوگا دونوں ممالک کے درمیان دوستی، ثقافتی ہم آہنگی اور عوامی روابط کو مزید مضبوط بنانے کا ایک مؤثر ذریعہ بن چکا ہے۔

عمان میں ہندوستانی ایلچی نے وطن واپسی سے قبل بچائے گئے ۲۰/ایم ٹی جلویر عملے سے ملاقات کی

مسقط: عمان میں ہندوستان کے سفیر پرشانت پیس نے مسقط میں ایم ٹی جلویر کے عملے کے 20 ہندوستانی ارکان سے ہندوستان واپسی سے قبل بات چیت کی اور ان کے گھر کے محفوظ سفر کی خواہش کی۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، مسقط میں ہندوستان کے سفارتخانے نے کہا، 11 جون 2026 کو جہاز میں شامل ہونے والے واقعے کے بعد، عمان اتھارٹی کے ساتھ مل کر عملے کو بحفاظت ساحل سے نکال لیا گیا تھا۔"اس بات چیت نے اعلیٰ سفارت کار کو میری ٹائم سیکورٹی کے واقعے کے بعد بچائے گئے ملاحوں کی خیریت کا ذاتی طور پر جائزہ لینے کا موقع فراہم کیا۔ بیرون ملک مقیم شہریوں کی حفاظت کے لیے اپنے غیر متزلزل عزم کا اعادہ کرتے ہوئے، مشن نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر مزید روشنی ڈالی کہ ہندوستان کا سفارت خانہ مصیبت میں گھرے ہندوستانی شہریوں کو فوری مدد اور مدد فراہم کرنے اور ان کی فلاح و بہبود اور محفوظ گھر واپسی کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ یہ بچاؤ آپریشن اور ایم ٹی جلویر کے عملے کی اس کے بعد وطن واپسی گزشتہ ہفتے نئی دہلی کی طرف سے ایک بڑی سفارتی کشیدگی کے پس منظر میں ہوئی۔ جمعہ کے روز، ہندوستان نے عمانی ساحل پر تجارتی جہازوں پر لگاتار حملوں کے بعد اپنی سفارتی مداخلت کو بڑھایا، جس نے 48 گھنٹوں کے اندر دوسری بار ریاستہائے متحدہ کے ناظم الامور جیسن میکس کو طلب کیا تا کہ سمندری واقعات پر شدید احتجاج درج کیا جا سکے جس کے نتیجے میں تین ہندوستانی بحری جہازوں کی موت واقع ہوئی تھی۔ یہ سفارتی احتجاج ایک دن بعد درج کیا گیا تھا جب پلاؤ کے جھنڈے والے ٹینکر ایم ٹی سیٹیبیلو پر حملے کے بعد لاپتہ ہونے والے بھارتی عملے کے تینوں ارکان کی ہلاکت کی تصدیق کی گئی تھی۔ نئی دہلی نے عمان کے ساحل سے ہندوستانی میرینز کو لے جانے والے تجارتی جہازوں پر مسلسل حملوں پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کیا اور شہری جہاز رانی کے خلاف طاقت کے استعمال کی مخالفت کا اعادہ کیا۔

ہند۔ناروے کا دوطرفہ تعلقات اور عالمی ترجیحات پر تبادلہ خیال

نئی دہلی: ہندوستان اور ناروے نے پیر کو عالمی ترجیحات اور دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ یہ بات چیت ہندوستان میں ناروے کے سفیر مے ایلن سٹینر اور وزارت خارجہ میں پالیسی پلاننگ اور ریسرچ کے جوائنٹ سکریٹری ایرنا رے کے درمیان ایک میٹنگ کے دوران ہوئی۔ بھارت میں ناروے کے سفیر نے ایکس پر پوسٹ کیا ایرنا رے جوائنٹ سکریٹری (پالیسی پلاننگ اینڈ ریسرچ)، وزارت خارجہ امور سے مل کر خوشی ہوئی۔ ہم نے عالمی ترجیحات کو تیار کرنے اور ناروے اور ہندوستان کے درمیان کثیر جہتی شراکت داری کو مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا۔ میں اپنے قریبی تعاون کو جاری رکھنے کا منتظر ہوں۔ گزشتہ ماہ وزیراعظم نریندر مودی ناروے کے دو روزہ سرکاری دورے پر تھے، جہاں انہوں نے ہندوستان-نارڈک سربراہی ملاقات اور دوطرفہ مصروفیات بھی منعقد کیں۔ پی ایم مودی نے اوسلو میں اپنے ناروے کے ہم منصب جوناس گہر اسٹور کے ساتھ میٹنگ کی۔ دونوں رہنماؤں نے دوطرفہ شراکت دار گرین اسٹریٹجک پارٹنرشپ کو اپ گریڈ کیا اور جدت، تحقیق، تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، ہنرمندی کے دیگر شعبوں میں تعلقات کو مضبوط بنانے پر بات کی۔

بھارت اور امریکہ عبوری تجارتی معاہدے کو حتمی شکل دینے کے لیے ۲۳/۔۲۴ جون کو تازہ مذاکرات کریں گے

نئی دہلی: ہندوستان اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے تجارتی نمائندے (یو ایس ٹی آر) کے دفتر کے سینئر عہدیداروں کے ساتھ ایک مجوزہ عبوری تجارتی معاہدے پر بات چیت کو تیز کرنے کے لئے تیار ہیں، جو 23-24 جون کو نئی دہلی کا دورہ کرنے والے ہیں جس کا مقصد معاہدے کی پہلی قسط کو حتمی شکل دینا ہے۔ ماہانہ تجارتی ڈیٹا بریفنگ میں بات کرتے ہوئے، کامرس سکریٹری راجیش اگروال نے کہا کہ یو ایس ٹی آر کا وفد اس دورے کے دوران مرکزی وزیر تجارت اور صنعت پیوش گوئل اور سینئر ہندوستانی حکام سے بات چیت کرے گا۔ اگروال نے کہا" ہماری توقع ہے کہ بات چیت معاہدے کی پہلی قسط کے ساتھ ساتھ بڑے دوطرفہ تجارتی معاہدے (بی ٹی اے) کو حتمی شکل دینے کے ارد گرد مرکوز ہوگی جس پر بات ہو رہی ہے۔ ان کے مطابق، بات چیت میں نہ صرف عبوری معاہدے کو ختم کرنے بلکہ دونوں ممالک کے درمیان وسیع تر بی ٹی اے پر بات چیت کو آگے بڑھانے پر توجہ مرکوز کرنے کی توقع ہے۔ یہ دورہ اس مہینے کے شروع میں یہاں ہونے والے مذاکرات کے ایک دور کے بعد آیا ہے، جب یو ایس ٹی آر کے ایک وفد نے ہندوستانی حکام کے ساتھ مجوزہ تجارتی معاہدے کے مختلف پہلوؤں پر بات چیت کی۔ 2-4 جون تک ہونے والی ان بات چیت کے بعد، حکومت نے کہا تھا کہ دونوں فریقوں نے اشیا کی تجارت، نان ٹیرف اقدامات، کسٹم اور تجارتی سہولت، اقتصادی سلامتی کی صف بندی، اور باہمی دلچسپی کے دیگر شعبوں پر غور کیا۔

بھارتی ریلوے نے شمالی ریلوے کے امبالہ ڈویژن کے لیے ۲۰۱/کروڑ روپے کے کوچ پروجیکٹ کو منظوری دی

نئی دہلی: ریلوے کی حفاظت کو مضبوط بنانے کی سمت ایک اہم قدم میں، بھارتی ریلوے نے شمالی ریلوے کے امبالہ ڈویژن کے بیلنس براڈ گیج حصوں پر کوچ کی تنصیب کو منظوری دی ہے۔ یہ پروجیکٹ 811 روٹ کلومیٹر پر محیط ہے اور اسے 201 کروڑ روپے کی لاگت سے منظور کیا گیا ہے۔ ہندوستانی ریلوے کے بیلنس راستوں پر ایل ٹی ای پر مبنی کمیونیکیشن ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ کاوچ کی فراہمی کے لیے چھتری پروگرام کے تحت کام کو منظوری دی گئی ہے۔ منظور شدہ کام امبالہ ڈویژن کے اہم ریل راستوں کا احاطہ کرے گا، بشمول امبالہ چھاؤنی-لدھیانہ، کالکا-چنڈی گڑھ-نیو مورندا-ساہنیوال، سرہند-دولت پور چوک، راج پورہ-بٹھنڈہ-شری گنگا نگر اور لدھیانہ-دھوری-جکھل سیکشنز روٹ شامل ہیں۔ یہ راستے ہریانہ، پنجاب اور ہماچل پردیش کی ریاستوں کو جوڑنے والے اہم ریل راہداری کے طور پر کام کرتے ہیں۔ وہ کافی مسافر اور مال بردار ٹریفک کو سنبھالتے ہیں اور پورے خطے میں لوگوں اور سامان کی نقل و حرکت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کوچ ایک مقامی طور پر تیار کردہ آٹومیٹک ٹرین پروٹیکشن سسٹم ہے جو آپریشنل سیفٹی کو بڑھانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہ خطرے میں سگنل پاسنگ کو روکنے میں مدد کرتا ہے، غیر محفوظ حالات سے بچنے کے لیے ضرورت پڑنے پر خود بخود بریک لگاتا ہے، نازک حالات میں ٹرین کی رفتار کو کنٹرول کرتا ہے، اور تصادم کے خطرے کو نمایاں طور پر کم کرتا ہے۔ ہندوستانی ریلوے اعلیٰ کثافت اور حکمت عملی کے لحاظ سے اہم راستوں پر حفاظت، معتبریت اور صلاحیت کو بہتر بنانے کی اپنی جاری کوششوں کے ایک حصے کے طور پر اپنے نیٹ ورک میں آہستہ آہستہ کوچ کو پھیلا رہا ہے۔

برازیل کی نظر میں بھارت کے دفاعی شعبے پر۔برکس تعاون کو نئی رفتار دینے کی کوشش

برازیل نے برکس کے دائرے میں بھارت کے ساتھ دفاعی تعاون کو مزید وسعت دینے میں گہری دلچسپی ظاہر کی ہے

ساؤ پاؤلو/نئی دہلی: برازیل نے برکس کے دائرے میں بھارت کے ساتھ دفاعی تعاون کو مزید وسعت دینے میں گہری دلچسپی ظاہر کی ہے۔ اس سلسلے میں برازیل کی معروف فضائی کمپنی ایمبریئر بھارتی فضائیہ کی ضرورت کے مطابق درمیانے درجے کے فوجی ٹرانسپورٹ طیاروں کی فراہمی کے لیے اپنے KC-390 ملینیم طیارے کی پیشکش کر رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق بھارتی فضائیہ کو مستقبل میں تقریباً 80 درمیانے درجے کے فوجی ٹرانسپورٹ طیاروں کی ضرورت ہوسکتی ہے، اور ایمبریئر اس موقع کو دونوں ممالک کے درمیان دفاعی شراکت داری کو مضبوط بنانے کے ایک اہم ذریعہ کے طور پر دیکھ رہی ہے۔ KC-390 کی 26 ٹن وزن اٹھانے کی صلاحیت اسے اسی زمرے کے بعض دیگر طیاروں کے مقابلے میں نمایاں بناتی ہے، جبکہ یہ مختصر اور غیر ہموار رن ویز سے بھی آپریشن کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ برازیلی حکام کا کہنا ہے کہ بھارت اور برازیل کے درمیان دفاعی تعاون صرف ساز و سامان کی فروخت تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس میں مشترکہ پیداوار، ٹیکنالوجی کی منتقلی، تحقیق اور صنعتی شراکت داری کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ دونوں ممالک پہلے ہی دفاعی صنعتوں کے درمیان قریبی روابط بڑھانے پر زور دے چکے ہیں۔ دفاعی تعاون کے علاوہ برازیل اور بھارت اہم معدنیات، ہوابازی اور جدید ٹیکنالوجی کے شعبوں میں بھی اشتراک بڑھا رہے ہیں۔ برازیل کے پاس دنیا کے بڑے نایاب معدنی ذخائر موجود ہیں، جنہیں بھارت اپنی توانائی، الیکٹرک گاڑیوں اور سیمی کنڈکٹر صنعت کی ضروریات پوری کرنے کے لیے اہم سمجھتا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بھارت کی دفاعی پیداوار میں تیزی سے اضافے اور مقامی صنعت کو فروغ دینے کی حکومتی پالیسی نے برازیل سمیت کئی ممالک کی دلچسپی بڑھا دی ہے۔ دونوں جمہوری ممالک کے درمیان دفاعی صنعت میں بڑھتا ہوا تعاون نہ صرف دوطرفہ تعلقات کو مضبوط کرے گا بلکہ برکس کے اندر اقتصادی اور تزویراتی اشتراک کو بھی نئی جہت فراہم کرے گا۔ واضح رہے کہ وزیراعظم نریندر مودی نے اپنے سلوواکیہ کے دورے کے دوران پیر کو اپنے سلوواک ہم منصب رابرٹ فیکو کے ساتھ وفود کی سطح پر بات چیت کی۔ مذاکرات میں شرکت کرنے والے ہندوستانی وفد میں وزیر خارجہ ایس جے شنکر، قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال، خارجہ سکریٹری وکرم مصری، وزارت خارجہ (ایم ای اے) کے سکریٹری (مغرب) سبی جارج اور ایم ای اے میں ایڈیشنل سکریٹری پوجا کپور شامل تھے۔ اس سے قبل دن میں، وزیراعظم مودی کا ایک تقریب میں وزیراعظم مودی کا استقبال کیا گیا۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

فیفا ورلڈکپ ۲۰۲۶ء: جرمنی نے تاریخ رقم کردی

ورلڈکپ میں سب سے زیادہ گول کرنے والی ٹیم بن گئی

فیفا ورلڈ کپ 2026 میں جرمنی نے کیوراساؤ کو 7-1 سے روندتے ہوئے ٹورنامنٹ کا شاندار آغاز کیا۔ فیفا ورلڈ کپ میں اب جرمنی کے مجموعی گولز کی تعداد 239 ہو چکی ہے۔ فیفا ورلڈ کپ 2026 میں جرمنی نے کیوراساؤ کو 7-1 سے روندتے ہوئے ٹورنامنٹ کا شاندار آغاز کیا۔ اس دھماکے دار کارکردگی کے ساتھ ہی جرمنی نے تاریخ رقم کر دی

ہے۔ جرمنی فیفا ورلڈ کپ کی تاریخ میں سب سے زیادہ گول کرنے والی ٹیم بن گئی ہے۔ جرمنی نے یہ تاریخی کامیابی کیوراساؤ کے خلاف میچ میں ساتواں گول اسکور کرتے ہوئے حاصل کی۔ فیفا ورلڈ کپ میں اب جرمنی کے مجموعی گولز کی تعداد 239 ہو چکی ہے۔ جرمنی نے اس معاملے میں 5 بار کی عالمی چیمپئن برازیل کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ برازیل نے اس میگا ایونٹ میں اب تک مجموعی طور پر 238 گول کیے ہیں۔ دوسری جانب، دفاعی چیمپئن ارجنٹائن 152 گولز کے ساتھ اس فہرست میں تیسرے نمبر پر ہے، جبکہ 136 گول کر کے فرانس چوتھے نمبر پر قابض ہے۔ اٹلی نے ورلڈ کپ میں 128 گول کیے ہیں اور وہ پانچویں نمبر پر موجود ہے۔ کیوراساؤ کے خلاف میچ کے ابتدائی 6 منٹ میں ہی جرمنی نے پہلا گول داغ کر اپنے ارادے ظاہر کر دیے۔ حالانکہ کیوراساؤ نے ہر کسی کو حیران کرتے ہوئے جلد ہی اسکور 1-1 کی برابری پر لا کھڑا کیا۔ اس کے بعد جرمنی کی جانب سے ایک کے بعد ایک کئی گول داغے گئے۔ نیکو شلوٹر بیک نے کارنر کک پر بہترین ہیڈر مارتے ہوئے جرمنی کو 2-1 کی برتری دلا دی۔ اس کے بعد پہلے ہاف کے 'اسٹاپیج ٹائم' میں کائی ہیورٹز نے ملنے والی پنالٹی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جرمنی کی برتری کو 3-1 کر دیا۔ دوسرے ہاف میں جرمنی نے اور بھی زیادہ جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ کھیل شروع ہونے کے محض 69 سیکنڈز بعد ہی جمال موسیالا نے زبردست گول کرتے ہوئے ٹیم کی جانب سے میچ کا چوتھا گول کیا۔ واضح رہے کہ کیوراساؤ کا دفاع جرمنی کے اسٹار کھلاڑیوں کے سامنے مکمل طور پر بے بس نظر آیا۔ ورلڈ کپ میں اپنا ڈیبیو کرنے والے تھینیل براؤن نے شاندار گول کرتے ہوئے اسکور کو 5-1 کر دیا۔

بنگلہ دیش کے خلاف آسٹریلیا وہائٹ واش سے بچ گیا

سلامی بلے باز کوپر کونولی (۱۴۹) کی شاندار سنچری کی بدولت آسٹریلیا نے تیسرے یک روزہ بین الاقوامی میچ میں بنگلہ دیش کو ۳ گیندیں باقی رہتے ایک وکٹ سے شکست دے دی

سلامی بلے باز کوپر کونولی (۱۴۹) کی شاندار سنچری کی بدولت آسٹریلیا نے تیسرے یک روزہ بین الاقوامی میچ میں بنگلہ دیش کو ۳/گیندیں باقی رہتے ایک وکٹ سے شکست دے دی۔ سلامی بلے باز کوپر کونولی (۱۴۹) کی شاندار سنچری کی بدولت آسٹریلیا نے تیسرے یک روزہ بین الاقوامی میچ میں بنگلہ دیش کو ۳/گیندیں باقی رہتے ایک وکٹ سے شکست دے دی۔ تاہم بنگلہ دیش نے سیریز دو ایک سے اپنے نام کرلی۔ اس فتح کیساتھ ہی آسٹریلیا میزبان ٹیم کیخلاف وہائٹ واش سے بچ گیا۔ بنگلہ دیش نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے ۵۰/اوورز میں ۵/وکٹوں کے نقصان پر ۲۷۴/رن بنائے، جس کے جواب میں آسٹریلیا نے ۴۹.۳/اوورز میں ۹/وکٹوں پر ۲۷۷/رن بنا کر سنسنی خیز کامیابی حاصل کی۔ پلییئر آف دی میچ کوپر کونولی نے ۱۳۴/گیندوں پر ۱۳/چوکوں اور ۶/چھکوں کی مدد سے ۱۴۹/رنوں کی شاندار اننگز کھیلی۔ ہدف کے تعاقب میں آسٹریلیا نے جارحانہ آغاز کیا، تاہم ابتدائی شراکت ٹوٹنے کے بعد جوش انگلس، میتھیو رینشا اور ایلکس کیری جلد آؤٹ ہوگئے۔ اس موقع پر کوپر کونولی نے مارنس لبوشین اور بعد میں کیمرون گرین کے ساتھ اہم شراکتیں قائم کر کے ٹیم کو سنبھالا۔ دوسرے اینڈ سے وکٹیں گرتی رہیں لیکن کونولی نے پُراعتماد بلے بازی جاری رکھی اور مسلسل باؤنڈریز کے ذریعے آسٹریلیا کو ہدف کے قریب پہنچایا۔ وہ ۴۹/ویں اوور میں آؤٹ ہوئے، تاہم ایڈم زمپا نے شاندار کور ڈرائیو کھیل کر ٹیم کو فتح دلائی۔ بنگلہ دیش کی جانب سے شرف الاسلام نے ۴۸/رن دے کر ۶/وکٹیں حاصل کیں لیکن کونولی کی سنچری ان کی کارکردگی پر بھاری پڑی۔ اس سے قبل بنگلہ دیش کیلئے محمد توحید ہردوئے نے ۸۳/، مصدق حسین نے ناٹ آؤٹ ۵۶/ اور لٹن کمار داس نے ناٹ آؤٹ ۵۸/رن بنائے تھے۔ آسٹریلیا کی جانب سے میٹ رینشا اور زیویئر بارٹلیٹ نے ۲-۲/وکٹیں حاصل کیں۔ ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے بنگلہ دیش کا آغاز اچھا نہیں رہا اور ۶۱/رنوں تک اس کے ۳/کھلاڑی پویلین لوٹ گئے۔ سومیہ سرکار (۲)، تنزید حسن (۱۹) اور کپتان نجم الحسن شانتو (۲۴) نمایاں اسکور نہ کر سکے۔ اس کے بعد محمد توحید ہردوئے اور لٹن داس نے چوتھی وکٹ کیلئے ۹۲/ رنوں کی شراکت قائم کر کے ٹیم کو مضبوط بنیاد فراہم کی۔ ہردوئے ۸۸/گیندوں پر ۸/چوکوں کی مدد سے ۸۳/رن بنا کر آؤٹ ہوئے۔ جی ہاں، آسٹریلیا کی ٹیم بنگلہ دیش کے خلاف تیسرے اور آخری ون ڈے میچ میں سنسنی خیز مقابلے کے بعد 1 وکٹ سے کامیابی حاصل کر کے وائٹ واش سے بچ گئی ہے۔ تاہم، بنگلہ دیش نے ابتدائی دو میچز جیت کر پہلی بار آسٹریلیا کے خلاف ون ڈے سیریز اپنے نام کر کے تاریخ رقم کر دی ہے۔ میزبان بنگلہ دیش نے آسٹریلیا کو جیت کے لیے 275 رنز کا ہدف دیا تھا۔ کینگروز نے یہ ہدف آخری اوور (50 ویں اوور) میں 9 وکٹیں گنوانے کے بعد حاصل کیا۔ آسٹریلیا کی جانب سے کوپر کونولی نے 149 رنز کی شاندار اور جارحانہ اننگز کھیل کر اپنی ٹیم کو یقینی شکست سے بچایا۔ مارنس لبوشین نے 29، اولیور پیک نے 27 اور کیمرون گرین نے 27 رنز بنائے۔ بنگلہ دیش کے دورے پر آئی عالمی چیمپئن آسٹریلیا کو اس سیریز میں سخت ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا۔ بنگلہ دیش نے آسٹریلیا کو ڈک ورتھ لوئس میتھڈ (DLS) کے تحت 86 رنز سے شکست دی، جو کہ 21 سال بعد کینگروز کے خلاف ان کی پہلی ون ڈے فتح تھی۔ بنگلہ دیش نے آسٹریلیا کو 5 وکٹوں سے ہرا کر 3 میچوں کی سیریز میں 2-0 کی فیصلہ کن برتری حاصل کی۔ آسٹریلیا نے 1 وکٹ سے جیت کر بنگلہ دیش کا کلین سویپ (وائٹ واش) کرنے کا خواب ادھورا کر دیا۔

ویسٹ انڈیز نے سری لنکا کو پانچ وکٹوں سے شکست دے کر سیریز جیتی

ویسٹ انڈیز نے پیر کو تیسرے ٹی ۲۰/مقابلے میں سری لنکا کو دو گیندیں باقی رہتے ہوئے پانچ وکٹوں سے شکست دے دی

ویسٹ انڈیز نے پیر کو تیسرے ٹی ۲۰/مقابلے میں سری لنکا کو دو گیندیں باقی رہتے ہوئے پانچ وکٹوں سے شکست دے دی۔ اسی کے ساتھ ویسٹ انڈیز نے تین میچوں کی سیریز ۱-۲/سے اپنے نام کر لی۔ شمار جوزف (پانچ وکٹ) اور شرفین ردرفورڈ (ناٹ آؤٹ ۵۴/رن) کی شاندار کارکردگی کی بدولت ویسٹ انڈیز نے پیر کو تیسرے ٹی ۲۰/مقابلے میں سری لنکا کو دو گیندیں باقی رہتے ہوئے پانچ وکٹوں سے شکست دے دی۔ اسی کے ساتھ 0 ویسٹ انڈیز نے تین میچوں کی سیریز ۱-۲/سے اپنے نام کر لی۔ کنگسٹن میں ویسٹ انڈیز نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ بلے بازی کرنے اتری سری لنکا کی ٹیم شمار جوزف کی قیادت میں گیند بازوں کے حملے کے آگے مقررہ ۲۰/اوورز میں ۱۶۹/رنز پر ڈھیر ہوگئی۔ ڈُنیت ویلا لگے نے ۲۸/گیندوں پر چھ چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے ۴۳/رنز کی اننگز کھیلی۔ ان کے علاوہ کامل مشارا نے ۲۸/رن، پاتھم نسانکا نے ۲۶/رن، کامینڈو مینڈس نے ۲۰/رن، ونیندو ہسرنگا نے ۲۱/اور دسون شاناکا نے ۱۷/رنز کا تعاون دیا۔ ویسٹ انڈیز کے لیے شمار جوزف نے پانچ وکٹیں حاصل کیں۔ عقیل حسین، میتھیو فورڈ، جیسن ہولڈر اور روسٹن چیس نے ایک ایک بلے باز کو آؤٹ کیا۔ اس کے بعد ۱۷۰/رنز کے ہدف کا تعاقب کرنے اتری ویسٹ انڈیز نے ۱۹.۴/اوورز میں پانچ وکٹ پر ۱۷۰/رنز بنا کر مقابلہ پانچ وکٹوں سے اپنے نام کرلیا۔ ویسٹ انڈیز کی شروعات اچھی نہیں رہی اور ایک وقت اس نے ۵۳/رنز پر چار وکٹیں گنوا دی تھیں۔ کپتان شائی ہوپ صفر، برینڈن کنگ ۱۶، ایکیم اگسٹ ایک اور شمرون ہیٹمائر ۱۹/گیندوں میں ۳۲/رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ انہوں نے اپنی اننگز میں تین چوکے اور دو چھکے لگائے۔ ایسے بحرانی وقت میں شرفین ردرفورڈ اور رومین پاویل نے اننگز کو سنبھالا اور ٹیم کو جیت کی طرف لے گئے۔ دونوں بلے بازوں کے درمیان پانچویں وکٹ کے لیے ۸۱/رنز کی شراکت داری ہوئی۔ رومین پاویل نے ۲۷/گیندوں میں ایک چوکے اور تین چھکوں کی مدد سے ۳۳/رنز کی اننگز کھیلی۔ شرفین ردرفورڈ نے ۴۰/گیندوں میں تین چوکوں اور چار چھکوں کی مدد سے ناٹ آؤٹ ۵۴/رنز بنائے۔ جیسن ہولڈر نے پانچ گیندوں میں تین چھکے اڑا کر ناٹ آؤٹ ۲۱/رنز کی اننگز کھیلی۔ سری لنکا کی جانب سے ونیندو ہسرنگا نے دو وکٹیں حاصل کیں۔ ڈُنیت ویلا لگے، دشمنتھا چمیرا اور مہیش تھیکشنا نے ایک ایک بلے باز کو آؤٹ کیا۔

میچ ٹائی ہونے کے بعد کھلاڑی امپائر سے الجھ پڑے

سپر اوور میں شکست کے بعد سری لنکن کھلاڑیوں سے تکرار

سری لنکا میں انڈیا-اے اور سری لنکا-اے کے درمیان میچ ٹائی ہونے کے بعد امپائروں اور بھارتی کھلاڑیوں کے درمیان بحث ہوئی۔ کم روشنی کے باوجود سپر اوور کھیلا گیا، جس میں انڈیا-اے کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ سری لنکا میں جاری سہ فریقی سیریز کے چوتھے میچ میں انڈیا-اے اور سری لنکا-اے کے درمیان سنسنی خیز مقابلہ دیکھنے کو ملا۔ بھارت نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 2.49 اوورز میں 265 رنز بنائے۔ جواب میں سری لنکا-اے نے بھی 50 اوورز میں 9 وکٹوں کے نقصان پر 265 رنز اسکور کیے اور میچ ٹائی ہوگیا۔ قوانین کے مطابق میچ ٹائی ہونے کی صورت میں سپر اوور ہونا چاہیے تھا، لیکن میدان میں روشنی کم ہونے کے باعث امپائر سپر اوور کرانے کے حق میں نہیں تھے۔ بھارتی کپتان تلک ورما اس فیصلے سے ناراض ہوگئے اور امپائروں کے ساتھ طویل بحث میں مصروف ہوگئے۔ وہ ہر صورت میں نتیجہ چاہتے تھے اور سپر اوور کرانے پر اصرار کرتے رہے۔ تقریباً 5 سے 10 منٹ تک میدان میں بحث اور ڈرامائی صورتحال برقرار رہی۔ ابتدا میں ایسا لگ رہا تھا کہ امپائرز کا فیصلہ برقرار رہے گا اور بھارتی ٹیم پویلین واپس لوٹ جائے گی، لیکن کھلاڑیوں کے سخت احتجاج کے بعد امپائروں نے اپنا مؤقف تبدیل کر لیا اور سپر اوور کرانے پر رضامندی ظاہر کر دی۔ سپر اوور میں بھارت کی جانب سے ارشد خان نے گیند بازی کی، لیکن وہ 16 رنز دے بیٹھے۔ جواب میں بیٹنگ کے لیے سوریا نش شیڈ گے اور ویبھو سوریہ ونشی میدان میں اترے، تاہم ٹیم 6 گیندوں میں صرف 10 رنز ہی بنا سکی۔ اس طرح انڈیا-اے کو مسلسل دوسری شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ میچ کے دوران ہونے والی بحث، کھلاڑیوں کے احتجاج اور سپر اوور کے ڈرامے نے اس مقابلے کو کرکٹ حلقوں میں خاصا موضوعِ بحث بنا دیا۔ کھلاڑیوں کے اصرار اور امپائروں کے بدلے ہوئے فیصلے نے اس میچ کو یادگار بنا دیا۔

بالی ووڈ اداکارہ کترینہ کیف کی بڑے پردے پر واپسی؟

چاندنی بار ۲/میں مرکزی کردار کی خبریں

کترینہ کیف طویل وقفے کے بعد فلمی دنیا میں واپسی کی تیاری کر رہی ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق وہ ہدایت کار راجے بہل کی مجوزہ فلم "چاندنی بار ۲" میں مرکزی کردار ادا کرسکتی ہیں۔ یہ فلم ۲۰۰۱ء کی قومی ایوارڈ یافتہ فلم "چاندنی بار" کا سیکوئل بتائی جا رہی ہے، جس میں تبو نے یادگار کردار نبھایا تھا۔ بالی ووڈ کی معروف اداکارہ کترینہ کیف کے بارے میں اطلاعات ہیں کہ وہ طویل وقفے کے بعد ایک اہم فلمی منصوبے کے ذریعے بڑے پردے پر واپسی کرسکتی ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق کترینہ کیف کو ہدایت کار راجے بہل کی مجوزہ فلم "چاندنی بار ۲" کے لیے زیرِ غور لایا جا رہا ہے۔ اگر یہ منصوبہ حتمی شکل اختیار کرتا ہے تو یہ زچگی کے بعد اداکارہ کی پہلی بڑی بالی ووڈ فلم ہوگی۔ گزشتہ کچھ عرصے سے کترینہ کیف اپنی ذاتی زندگی، خاندان اور اپنے بیوٹی برانڈ Kay Beauty پر توجہ مرکوز کیے ہوئے تھیں۔ اسی دوران ان کی فلمی سرگرمیاں محدود رہیں، جس کے باعث مداح ان کی واپسی کے منتظر تھے۔ رپورٹس کے مطابق "چاندنی بار ۲" کا موضوع ریڈ لائٹ ایریا اور اس سے جڑے جرائم کے نیٹ ورک کے گرد گھومے گا۔ تاہم فلم کی کہانی، کاسٹ اور پروڈکشن سے متعلق تفصیلات تا حال باضابطہ طور پر جاری نہیں کی گئیں۔ اصل "چاندنی بار" کی ہدایت کاری مدھر بھنڈارکر نے کی تھی جس میں تبو نے مرکزی کردار ادا کیا تھا۔ فلم کو ناقدین اور شائقین دونوں کی جانب سے زبردست پذیرائی ملی تھی اور اسے جدید ہندوستانی سنیما کی اہم فلموں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ذرائع کے مطابق بعض رپورٹس میں یہ دعویٰ بھی کیا گیا ہے کہ تبو سیکوئل میں کسی نہ کسی شکل میں نظر آ سکتی ہیں، لیکن اس حوالے سے بھی کوئی سرکاری تصدیق موجود نہیں۔ اس دوران او ٹی ٹی کے ذریعے بھی کترینہ کیف کی واپسی کی خبریں گردش کر رہی ہیں، تاہم اداکارہ کے قریبی ذرائع نے ان اطلاعات کی تردید کی۔ ذرائع کے مطابق، "کترینہ کیف کے آئندہ اداکاری کے منصوبوں سے متعلق زیرِ گردش دعوؤں میں کوئی صداقت نہیں۔ یہ تمام خبریں قیاس آرائیوں اور غیر مصدقہ معلومات پر مبنی ہیں۔ فلم کے عنوان کے حوالے سے بھی تنازع سامنے آ چکا ہے۔ مدھر بھنڈارکر نے پروڈیوسر سندیپ سنگھ اور ہدایت کار راجے بہل کے خلاف انڈین موشن پکچر پروڈیوسرز اسوسی ایشن میں شکایت درج کرائی تھی۔ ان کا مؤقف تھا کہ "چاندنی بار" کے عنوان کا استعمال ان کی اجازت کے بغیر کیا جا رہا ہے۔

اسٹیون اسپیلبرگ نے جیمز بانڈ فلم نہ ملنے کی وجہ بتائی

بالی ووڈ کے لیجنڈری ہدایت کار اسٹیون اسپیلبرگ نے انکشاف کیا ہے کہ وہ برسوں تک جیمز بانڈ فلم کی ہدایت کاری کے خواہش مند رہے

بالی ووڈ کے لیجنڈری ہدایت کار اسٹیون اسپیلبرگ نے انکشاف کیا ہے کہ وہ برسوں تک جیمز بانڈ فلم کی ہدایت کاری کے خواہش مند رہے، مگر انہیں کبھی یہ موقع نہیں ملا۔ ایک حالیہ پوڈکاسٹ میں گفتگو کرتے ہوئے اسپیلبرگ نے بتایا کہ انہوں نے Jaws کی کامیابی کے بعد بانڈ فرنچائز کے پروڈیوسر البرٹ "کیوبی" بروکولی سے خود رابطہ کیا تھا، لیکن ان کی پیشکش مسترد کردی گئی۔ ہالی ووڈ کے معروف فلم ساز اسٹیون اسپیلبرگ نے انکشاف کیا ہے کہ وہ کئی برسوں تک جیمز بانڈ کی فلم کی ہدایت کاری کرنا چاہتے تھے، لیکن انہیں کبھی یہ موقع نہیں دیا گیا۔ پوڈکاسٹ The Rest Is Entertainment میں گفتگو کرتے ہوئے اسپیلبرگ نے بتایا کہ انہوں نے اپنی بلاک بسٹر فلم Jaws کی غیر معمولی کامیابی کے بعد بانڈ فرنچائز کے پروڈیوسر البرٹ آر بروکولی سے براہِ راست رابطہ کیا تھا۔ اسپیلبرگ نے کہا کہ "مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے کبھی مجھ سے بانڈ فلم کی ہدایت کاری کے لیے رابطہ نہیں کیا۔ Jaws کی کامیابی کے بعد میں نے کیوبی بروکولی کو فون کیا اور کہا کہ اگر آپ کو ہدایت کار کی ضرورت ہو تو میں یہ کام کرنا پسند کروں گا، لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔" انہوں نے مزید بتایا کہ بعد میں بھی انہوں نے ایک اور مرتبہ پروڈیوسر کو قائل کرنے کی کوشش کی۔ اسپیلبرگ کے بقول، "میں نے ان سے کہا کہ اگر وہ مجھے بانڈ فلم کی ہدایت کاری کا موقع دیں تو میں انہیں اپنی اگلی فلم کے لیے پانچ تخلیقی تجاویز استعمال کرنے کی اجازت دوں گا، لیکن انہوں نے پھر بھی انکار کر دیا۔" اسپیلبرگ نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "مجھے آج تک کبھی یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ مجھے بانڈ خاندان کا حصہ کیوں نہیں بنانا چاہتے تھے۔" اگرچہ انہیں جیمز بانڈ فلم نہ مل سکی، لیکن یہی محرومی بعد میں ان کے لیے ایک نئی اور تاریخی کامیابی کا سبب بنی۔ اسپیلبرگ نے بتایا کہ ۱۹۷۷ء میں جب وہ جارج لوکاس کے ساتھ ہوائی میں وقت گزار رہے تھے اور "اسٹار وارز: اے نیو ہوپ" کی ریلیز کا انتظار کر رہے تھے، تو انہوں نے لوکاس کو اپنی بانڈ فلم بنانے کی خواہش کے بارے میں بتایا۔ اسپیلبرگ کے مطابق، جارج لوکاس نے جواب دیا کہ "میرے پاس بانڈ سے بھی بہتر کچھ ہے۔" بعد ازاں یہی تصور انڈیانا جونز کی صورت میں سامنے آیا، جو دنیا کے مقبول ترین فلمی کرداروں میں شمار ہوتا ہے۔ اسپیلبرگ نے کہا کہ اگر انہیں آج جیمز بانڈ فلم کی ہدایت کاری کی پیشکش بھی کی جائے تو وہ شاید اسے قبول نہ کریں۔ اس سوال کے جواب میں کہ وہ ایسی پیشکش پر کیا کہیں گے۔

اداکارہ ٹیلر سوئفٹ 'سونگ رائٹرز ہال آف فیم' کا حصہ، اعزاز یافتہ کم عمر ترین نغمہ نگار

عالمی شہرت یافتہ امریکی گلوکارہ اور نغمہ نگار ٹیلر سوئفٹ نے اپنے شاندار کریئر میں ایک اور تاریخی سنگ میل عبور کر لیا ہے۔ انہیں 'سونگ رائٹرز ہال آف فیم' میں شامل کر لیا گیا ہے، جس کے ساتھ وہ اس اعزاز سے نوازے جانے والی کم عمر ترین خاتون بن گئی ہیں

عالمی شہرت یافتہ امریکی گلوکارہ اور نغمہ نگار ٹیلر سوئفٹ نے اپنے شاندار کریئر میں ایک اور تاریخی سنگِ میل عبور کر لیا ہے۔ انہیں "سونگ رائٹرز ہال آف فیم" میں شامل کر لیا گیا ہے، جس کے ساتھ وہ اس اعزاز سے نوازے جانے والی کم عمر ترین خاتون بن گئی ہیں۔ ۳۶/سالہ ٹیلر سوئفٹ نے یہ اعزاز اپنے پہلے سنگل "ٹم میک گرا" کی ریلیز کے ۲۰/برس بعد حاصل کیا۔ عالمی میوزک انڈسٹری کی ممتاز ترین شخصیات میں شمار ہونے والی امریکی گلوکارہ اور نغمہ نگار ٹیلر سوئفٹ کو "سونگ رائٹرز ہال آف فیم" میں شامل کر لیا گیا ہے، جس کے ساتھ انہوں نے موسیقی کی تاریخ میں ایک اور اہم اعزاز اپنے نام کر لیا ہے۔ ۳۶/سالہ ٹیلر سوئفٹ اس باوقار ادارے میں شامل ہونے والی اب تک کی کم عمر ترین خاتون نغمہ نگار بن گئی ہیں۔ اس سے قبل یہ ریکارڈ معروف نغمہ نگار کیرول بائرسیگر کے پاس تھا، جنہیں ۱۹۸۷ء میں ۴۳/سال کی عمر میں ہال آف فیم میں شامل کیا گیا تھا۔ موسیقی کی دنیا کی دیگر معروف شخصیات، جن میں ماریہ کیری اور ڈولی پارٹن شامل ہیں، کو بھی یہ اعزاز ۵۰/سال کی عمر کے بعد ملا تھا۔ مجموعی طور پر کم عمر ترین انڈکٹی کا ریکارڈ اب بھی اسٹیوی ونڈر کے پاس ہے، جنہیں ۱۹۸۳ء میں ۳۲/سال کی عمر میں سونگ رائٹرز ہال آف فیم کا حصہ بنایا گیا تھا۔ سونگ رائٹرز ہال آف فیم کے قواعد کے مطابق کسی بھی نغمہ نگار کو اپنی پہلی تجارتی ریکارڈنگ کے ۲۰/سال مکمل ہونے کے بعد اس اعزاز کے لیے اہل قرار دیا جاتا ہے۔ ٹیلر سوئفٹ نے جون ۲۰۰۶ء میں اپنا پہلا پہلی سنگل "Tim McGraw" جاری کیا تھا جس کے دو دہائیاں مکمل ہونے پر انہیں یہ اعزاز دیا گیا۔ ٹیلر سوئفٹ نے گزشتہ ۲۰/برسوں کے دوران موسیقی کی دنیا میں غیر معمولی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ کنٹری میوزک سے اپنے سفر کا آغاز کرنے والی فنکارہ نے بعد میں پاپ اور فوک موسیقی میں بھی نمایاں مقام حاصل کیا۔ اب تک وہ ۱۲/اسٹوڈیو البمز جاری کر چکی ہیں اور ۱۴/گریمی ایوارڈز اپنے نام کر چکی ہیں۔ ان کے اعزازات میں چار مرتبہ "Album of the Year" کا گریمی ایوارڈ جیتنے کا منفرد ریکارڈ بھی شامل ہے، جو موسیقی کی دنیا میں ایک غیر معمولی کامیابی تصور کیا جاتا ہے۔ تجارتی اعتبار سے بھی ٹیلر سوئفٹ کا کریئر بے مثال رہا ہے۔ اندازوں کے مطابق ان کی موسیقی کی عالمی فروخت ۲۵۰/ملین سے زائد البم مساوی یونٹس تک پہنچ چکی ہے، جبکہ ان کا تاریخی "The Eras Tour" تقریباً دو ارب ڈالر کی آمدنی کے ساتھ موسیقی کی تاریخ کا سب سے زیادہ کمائی کرنے والا کنسرٹ ٹور بن چکا ہے۔ بل بورڈ چارٹس پر بھی ٹیلر سوئفٹ مسلسل ریکارڈ قائم کرتی رہی ہیں۔ انہیں سب سے زیادہ ٹاپ ۱۰/ہٹس رکھنے والی خاتون آرٹسٹ کا اعزاز حاصل ہے، جو ان کی مسلسل مقبولیت اور موسیقی پر اثر و رسوخ کا واضح ثبوت ہے۔ نیویارک میں منعقدہ سونگ رائٹرز ہال آف فیم کی تقریب میں ٹیلر سوئفٹ سیاہ رنگ کے خوبصورت اسٹریپ لیس لباس میں شریک ہوئیں۔ اس سال مجموعی طور پر نو گیت نگاروں کو ہال آف فیم میں شامل کیا گیا، جن میں معروف گلوکارہ ایلانس موریسیٹ اور مشہور موسیقی پروڈیوسر والٹر افاناسیف بھی شامل تھے۔ اس کے علاوہ راک بینڈ KISS کے بانی اراکین جین سیمنز اور پال اسٹینلے کو بھی اس سال ہال آف فیم کا حصہ بنایا گیا۔ اپنے بیان میں سونگ رائٹرز ہال آف فیم نے ٹیلر سوئفٹ کی تخلیقی صلاحیتوں اور مختلف موسیقی اصناف میں کامیاب انداز میں لکھنے کی قابلیت کو سراہا۔ ادارے نے کہا کہ "ٹیلر سوئفٹ کی بطور گیت نگار مسلسل ارتقا پذیر رہنے کی صلاحیت، مختلف موسیقی انداز اپنانے کا ہنر اور ہر صنف میں یکساں مؤثر انداز میں اظہار کرنا ان کی سب سے بڑی طاقتوں میں شامل ہے۔" بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ "ان کی فنکاری کی جرات اس بات میں بھی جھلکتی ہے کہ وہ کامیابی کے روایتی راستے پر چلتے رہنے کے بجائے مسلسل نئی تخلیقی سمتوں کا انتخاب کرتی ہیں اور نئے تجربات سے گریز نہیں کرتیں۔" تازہ ترین اعزاز کے ساتھ ٹیلر سوئفٹ نے اپنے کریئر میں ایک اور تاریخی باب کا اضافہ کر دیا ہے۔ دو دہائیوں قبل موسیقی کی دنیا میں قدم رکھنے والی یہ فنکارہ آج بھی ریکارڈ قائم کرنے اور نئی نسل کے گیت نگاروں کے لیے مثال بننے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ عالمی شہرت یافتہ امریکی گلوکارہ اور نغمہ نگار ٹیلر سوئفٹ نے موسیقی کی دنیا میں ایک اور تاریخی سنگِ میل عبور کرتے ہوئے "سونگ رائٹرز ہال آف فیم" میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ وہ اس معتبر اعزاز سے نوازے جانے والی کم عمر ترین خاتون نغمہ نگار بن گئی ہیں۔ 36 سالہ ٹیلر سوئفٹ نے یہ کامیابی اپنے پہلے کمرشل سنگل گانے "ٹم میک گرا" کی ریلیز کے ٹھیک 20 برس بعد حاصل کی ہے، جو جون 2006 میں سامنے آیا تھا۔